e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14• RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 25 , Issue, 337 Thursday , September 10 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۵) شمارہ نمبر(۳۳۷) لکھنؤ، بروز جمعرات ۱۰-ستمبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۲۷ ربیع الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

ستیہ نکیتن حادثہ: دہلی ہائی کورٹ کا مرکز، ڈی یو اور دہلی حکومت سے جواب طلب

نئی دہلی: دہلی کے ستیہ نکیتن علاقے میں عمارت منہدم ہونے کے حادثے کے بعد دہلی یونیورسٹی (ڈی یو) کے کالجوں میں طلبہ کے لیے مناسب اور محفوظ ہاسٹل کی سہولت فراہم کرنے کے مطالبے سے متعلق داخل کی گئی مفاد عامہ کی عرضی (پی آئی ایل) پر دہلی ہائی کورٹ نے مرکز، دہلی یونیورسٹی اور دہلی حکومت سے جواب طلب کیا ہے۔ عدالت نے کہا ہے کہ اس معاملے کی سماعت مرکزی مقدمے کے ساتھ کی جائے گی۔ دہلی ہائی کورٹ میں داخل کی گئی نئی پی آئی ایل میں متعلقہ حکام کو ہدایت دینے کی درخواست کی گئی ہے کہ دہلی یونیورسٹی کے زیر انتظام تمام کالجوں میں طلبہ کے لیے ہاسٹل کی مناسب سہولت یقینی بنائی جائے۔ عرضی میں کہا گیا ہے کہ طلبہ کو محفوظ اور مناسب رہائش فراہم کرنا ضروری ہے، تاکہ انہیں غیر محفوظ نجی پیئنگ گیسٹ (پی جی) یا ہاسٹل میں رہنے پر مجبور نہ ہونا پڑے۔ عدالت میں اس معاملے کی اگلی سماعت 25 ستمبر کو ہوگی۔

سی پی آئی نے منی پوری موسیقار کے قتل کو انتشار کا زندہ ثبوت قرار دیا

نئی دہلی (یو این آئی) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (سی پی آئی) نے بدھ کو دہلی میں ایک ہجوم کے ذریعہ منی پوری کے موسیقار چو تلتھم وکرم سنگھ کے بہیمانہ قتل کی سخت مذمت کرتے ہوئے اس واقعہ کو دارالحکومت دہلی میں امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورتحال اور بڑھتی ہوئی انارکی کا براہ راست ثبوت قرار دیا۔ سی پی آئی کی طرف سے یہاں جاری ایک سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ایک معروف موسیقار کو اس کے گھر کے باہر شور مچانے کے خلاف احتجاج کرنے پر تین منزل پیچھا کر کے مارنے پیٹنے کا واقعہ انتہائی افسوسناک اور ہولناک ہے۔ پارٹی نے کہا کہ چو تلتھم وکرم سنگھ کو پچھلی دھمکیوں کی خبریں اس واقعہ کو مزید سنگین بناتی ہیں اور اس کی مکمل تحقیقات کی ضرورت ہے۔ سی پی آئی (ایم) نے دہلی پولیس کے کام کاج پر سوال اٹھاتے ہوئے الزام لگایا کہ مرکزی وزیر امت شاہ کی قیادت میں دہلی پولیس شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے میں پوری طرح ناکام رہی ہے۔

سپریم کورٹ میں ازدواجی عصمت دری پر سماعت

حکومت 'میریٹل ریپ' کو الگ جرم بنانے کے حق میں نہیں

اسے جرم قرار دینا پارلیمنٹ کا اختیار: مرکز، بیوی کو نقصان پہنچانے پر شوہر کے خلاف کارروائی ہوگی: سپریم کورٹ، عرضی گزاروں کا موقف: شوہر کو قانون سے تحفظ نہیں ملنا چاہیے

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ میں بدھ کے روز ازدواجی عصمت دری (میریٹل ریپ) کو جرم قرار دینے کا مطالبہ کرنے والی عرضیوں پر سماعت ہوئی۔ مرکزی حکومت نے عدالت میں موقف اختیار کیا کہ میریٹل ریپ کو الگ جرم قرار دینا پارلیمنٹ اور انتظامیہ کے دائرۂ اختیار کا معاملہ ہے، سپریم کورٹ کا نہیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا جسٹس سوریہ کانت، جسٹس جوئے مالیا باگچی اور جسٹس وی۔ موہنا کی بنچ نے کہا کہ شادی کا مطلب عورت کی آزادی کا خاتمہ نہیں ہے۔ عدالت نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا موجودہ قوانین کے تحت شوہر کے خلاف میریٹل ریپ کے معاملے میں مقدمہ چلایا جا سکتا ہے؟ معاملے کی حتمی سماعت تین ہفتے بعد ہوگی۔

دراصل یہ معاملہ اس سوال سے متعلق ہے کہ بیوی کی مرضی کے خلاف شوہر کی جانب سے جنسی تعلق قائم کرنا عصمت دری کے زمرے میں آتا ہے یا نہیں۔ موجودہ قانون کے مطابق اگر بیوی کی عمر 18 سال یا اس سے زیادہ ہے تو اس کی مرضی کے خلاف شوہر کے ساتھ جنسی تعلق کو ریپ نہیں مانا جاتا۔ اسے میریٹل ریپ کے حوالے سے قانونی استثنا کہا جاتا ہے۔

عرضی گزاروں کا کہنا ہے کہ شادی شوہر کو بیوی کی مرضی کے خلاف زبردستی کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر شوہر بیوی کو سنگین جسمانی نقصان پہنچاتا ہے تو صرف میاں بیوی کا رشتہ ہونے کی بنیاد پر اسے قانون سے تحفظ نہیں ملنا چاہیے۔ عرضی گزاروں نے مطالبہ کیا ہے کہ شادی شدہ خواتین کو بھی زبردستی جنسی تعلق کے خلاف وہی قانونی تحفظ فراہم کیا جائے جو دیگر خواتین کو حاصل ہے۔

مرکزی حکومت میریٹل ریپ کو الگ سے جرم قرار دینے کے حق میں نہیں ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ ایسا قانون بنائے جانے سے شادی اور میاں بیوی کے رشتے پر گہرے اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ حکومت کا موقف ہے کہ شادی کے اندر جنسی تعلقات سے متعلق معاملات کو موجودہ قوانین کے تحت ہی دیکھا جانا چاہیے۔ حکومت نے یہ بھی کہا کہ اس معاملے میں سماجی اور قانونی، دونوں پہلوؤں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

عدالت بنیادی طور پر دو اہم سوالات پر فیصلہ کرے گی: 1. اگر میریٹل ریپ سے متعلق موجودہ قانونی استثنا برقرار رہتا ہے تو کیا شوہر کے خلاف ریپ کا مقدمہ چلایا جا سکتا ہے؟ کیا بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) میں دی گئی میریٹل ریپ کی چھوٹ آئین کے مطابق درست ہے؟ 2. عدالت یہ بھی غور کرے گی کہ جس عمل کو قانون نے ریپ نہیں مانا ہے، کیا عدالت اپنے فیصلے کے ذریعے اسے جرم قرار دے سکتی ہے یا اس کے لیے پارلیمنٹ کو قانون میں ترمیم کرنا ہوگی۔

دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج

یہ معاملہ سب سے پہلے 2022 میں دہلی ہائی کورٹ پہنچا تھا۔ ہائی کورٹ کے دو ججوں نے اس معاملے پر الگ الگ رائے دی تھی۔ جسٹس راجیو شکدھر نے میریٹل ریپ سے متعلق قانونی استثنا کو غیر آئینی قرار دیا تھا۔ دوسری جانب جسٹس سی۔ ہری شنکر نے اس قانونی استثنا کو درست قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ شوہر اور بیوی کے رشتے کو قانون میں الگ انداز سے دیکھنے کی بنیاد موجود ہے۔ دونوں ججوں کی مختلف آرا کے بعد یہ معاملہ سپریم کورٹ پہنچ گیا۔

سی جے آئی کی نوئیڈا مجسٹریٹ کو سخت پھٹکار

سی جے پی احتجاج سے متعلق ایف آئی آر منسوخ کرنے کا حکم پہلے ہی دے چکے ہیں، پھر بھی نوٹس کیوں؟

نئی دہلی۔ (ایجنسی) سپریم کورٹ نے جولائی میں طلبہ کی جانب سے کیے گئے احتجاج کی حمایت میں مبینہ طور پر مہم چلانے کے الزام میں ایک طالب علم کو نوٹس جاری کرنے پر گریٹر نوئیڈا کے ایگزیکٹو مجسٹریٹ کو سخت پھٹکار لگائی۔ چیف جسٹس آف انڈیا کی سربراہی والی بنچ نے سوال اٹھایا کہ جب سپریم کورٹ نے طلبہ کے احتجاج سے متعلق ایف آئی آر منسوخ کر دی تھیں اور احتجاج میں شامل کسی بھی طالب علم کے خلاف آئندہ کسی قسم کی تعزیری کارروائی پر پابندی عائد کر دی تھی، تو ایگزیکٹو مجسٹریٹ نے یہ نوٹس کس طرح جاری کیا۔ واضح رہے کہ سپریم کورٹ نے آئین کے آرٹیکل 142 کے تحت حاصل خصوصی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یکم ستمبر کو حکم دیا تھا کہ 20 سے 25 جولائی کے درمیان ہونے والی تحریک کے سلسلے میں ملک بھر میں نوجوان مظاہرین کے خلاف درج ایف آئی آر منسوخ کی جائیں۔ عدالت نے طلبہ کے خلاف آئندہ کسی بھی قسم کی تعزیری کارروائی پر بھی روک لگا دی تھی۔

اس کے باوجود ایگزیکٹو مجسٹریٹ نے بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس) کی دفعہ 130 کے تحت نوٹس جاری کیا۔ اس دفعہ کے تحت ایگزیکٹو مجسٹریٹ اس وقت کارروائی کر سکتے ہیں جب انہیں قابلِ اعتماد اطلاع ہو کہ کسی شخص کی سرگرمیوں سے عوامی نظم و نسق متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔ سینئر وکیل بشواجیت بھٹاچاریہ نے چیف جسٹس کی سربراہی والی بنچ کے سامنے یہ معاملہ اٹھایا۔ انہوں نے بتایا کہ ایگزیکٹو مجسٹریٹ نے گوتم بدھ یونیورسٹی کے دوسرے سال کے ایک طالب علم کو نوٹس جاری کیا تھا۔ نوٹس میں طالب علم سے وضاحت طلب کی گئی تھی کہ کیوں نہ اس سے 5 لاکھ روپے کا ذاتی مچلکہ بھروایا جائے، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ وہ امن و امان برقرار رکھے گا۔

بھٹاچاریہ نے بتایا کہ بعد میں یہ نوٹس واپس لے لیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق وکیل نے عدالت سے کہا کہ یہ ہندوستانی طلبہ کے ساتھ ایک تجربہ ہے۔ بادی النظر میں یہ عدالت کی توہین کا معاملہ ہے۔ نوئیڈا اور اتر پردیش کے افسران طلبہ کے درمیان خوف کا ماحول پیدا نہیں کر سکتے۔ چیف جسٹس نے بھی اس کارروائی پر سخت ناراضی کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "ایک مجسٹریٹ ایسا نوٹس جاری کرنے کی جرأت کیسے کر سکتا ہے؟ ہم نے واضح کر دیا تھا کہ کسی بھی طالب علم کے خلاف کوئی تعزیری کارروائی نہیں ہوگی۔ کوئی بھی مجسٹریٹ اس حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔"

راجناتھ کا سری لنکا سے سمندری تعاون بڑھانے کا مطالبہ

نئی دہلی، (یو این آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے بحر ہند کے خطے میں اجتماعی سکیورٹی اور خوشحالی کے لیے محفوظ سمندری راستے، جہاز رانی کی آزادی، بین الاقوامی قانون کے احترام اور بلا تعطل سمندری تجارت کو ضروری قرار دیتے ہوئے ہندوستان اور سری لنکا کے درمیان سمندری تعاون کو بڑھانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک کو ابھرتے ہوئے سمندری چیلنجوں کے سنگین خطرہ بننے سے پہلے ان سے مل کر نمٹنے کے لیے نئے پروٹوکول، مہارت اور تجربات کا تبادلہ کرنا ہوگا۔ سری لنکا کے دورے پر گئے راج ناتھ سنگھ نے بدھ کے روز وہاں کی وزارت دفاع میں منعقدہ ایک پروگرام میں کہا کہ قومی سکیورٹی اور اقتصادی ترقی کو الگ الگ نہیں دیکھا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ خطے کی صورتحال کے تئیں دونوں ممالک غیر جانبدار نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے کہا کہ صلاحیت سازی اور مشترکہ مشقوں کے ذریعے دونوں ممالک نے اپنی صلاحیتیں بڑھائی ہیں لیکن دفاعی اور اسٹریٹجک شراکت داری کو، خاص طور پر سمندری شعبے میں، مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ راج ناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان اور سری لنکا مشترکہ سمندر سے جڑے ہوئے ہیں اور سمندری سکیورٹی دونوں ممالک کی تجارت، سکیورٹی اور مستقبل کو متاثر کرتی ہے۔ انہوں نے تلاش و بچاؤ کی مہمات میں دونوں ممالک کے تعاون کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے سمندر میں کئی لوگوں کی جانیں بچائی گئی ہیں۔ دونوں ممالک منشیات کی اسمگلنگ، سمندری قزاقی اور انسانی اسمگلنگ سے نمٹنے میں بھی تعاون کر رہے ہیں۔ انہوں نے سمندری سکیورٹی، دہشت گردی مخالف کارروائی، سائبر سکیورٹی اور منظم جرائم پر مرکوز کولمبو سکیورٹی کنکلیو میں دونوں ممالک کی شراکت داری کو بھی اہم قرار دیا۔

سہارنپور مسجد انہدام معاملہ پہنچا الہ آباد ہائی کورٹ، مسجد کمیٹی نے دائر کی عرضی

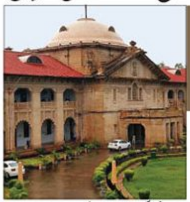

کمیٹی نے بغیر نوٹس کارروائی اور 1991 کے عبادت گاہ قانون کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے

سہارنپور: (ایجنسی) اتر پردیش کے سہارنپور میں کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کے انہدام کا معاملہ اب الہ آباد ہائی کورٹ پہنچ گیا ہے۔ مسجد کمیٹی کی جانب سے اس کارروائی کے خلاف عدالت میں عرضی دائر کی گئی ہے، جس میں ضلع انتظامیہ پر قانونی طریقہ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسجد منہدم کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ مسجد کمیٹی کے متولی محمد تنویر کی جانب سے دائر کی گئی عرضی میں ضلع انتظامیہ، اتر پردیش حکومت اور اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کو فریق بنایا گیا ہے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسجد کو منہدم کرنے سے قبل قانونی نوٹس اور انہدام کا مناسب حکم جاری کرنے سمیت ضروری قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔

مسجد کمیٹی نے اس کارروائی کو عبادت گاہوں سے متعلق قانونی تحفظات کے بھی خلاف قرار دیا ہے۔ عرضی میں عبادت گاہوں سے متعلق قانون، 1991 (پلیسز آف ورشپ ایکٹ، 1991) کی خلاف ورزی کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس عرضی پر آئندہ ہفتے الہ آباد ہائی کورٹ میں سماعت متوقع ہے۔ خیال رہے کہ سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کو انتظامیہ نے گزشتہ ہفتے ہفتہ، 5 ستمبر کی علی الصبح منہدم کر دیا تھا۔ مسجد کے انہدام کے بعد سیاسی اور سماجی سطح پر بھی معاملہ بحث کا موضوع بن گیا۔ سہارنپور کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود سمیت مسجد فریق سے وابستہ افراد نے کارروائی کو یکطرفہ اور من مانی قرار دیا تھا۔

مسجد کے انہدام کے بعد سہارنپور جانے کی کوشش کرنے والے سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے بعض رہنماؤں کو پولیس نے نظر بند یا حراست میں لے لیا تھا۔ عمران مسعود نے اس معاملے کو سپریم کورٹ تک لے جانے کی بات کہی تھی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ مسجد کی زمین کی ملکیت کا حق اب بھی مسجد کمیٹی کے پاس ہے۔ مسجد کی قانونی حیثیت سے متعلق مقدمہ مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ رپورٹ کے مطابق عدالت نے پیش کیے گئے دستاویزات کی بنیاد پر مسجد کی قانونی حیثیت سے متعلق دعویٰ مسترد کرتے ہوئے اسے منہدم کرنے اور 6 کروڑ روپے سے زائد کی تلافی کی رقم ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ مسجد کمیٹی نے اس فیصلے کے خلاف ضلعی عدالت سے رجوع کیا، تاہم وہاں بھی اس کی درخواست شواہد اور دستاویزات کی بنیاد پر مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد ضلعی انتظامیہ نے مسجد کو منہدم کر دیا۔ اب مسجد کمیٹی نے انہدام کی کارروائی کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ عدالت میں ہونے والی آئندہ سماعت سے یہ واضح ہوگا کہ مسجد کمیٹی کے قانونی اعتراضات پر عدالت کیا موقف اختیار کرتی ہے۔

کلکٹریٹ سہارنپور کی مسجد کے انہدام کے پس پشت فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے کا منصوبہ تھا؟: مسلم پرسنل لا بورڈ کا دعویٰ

نئی دہلی، 9 ستمبر (یو این آئی) آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے سہارنپور کا دورہ کر کے کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع قدیم مسجد کے انہدام کے واقعے کا جائزہ لیا۔ وفد نے مسجد کے انہدام کے پسِ پشت قانونی و انتظامی صورتِ حال، زمین کی ملکیت، وقف کی حیثیت اور آئندہ کی قانونی حکمتِ عملی پر متعلقہ افراد اور وکلاء سے تفصیلی مشاورت کی۔ وفد میں بورڈ کے سکریٹری مولانا ڈاکٹر یاسین علی عثمانی بدایونی، ترجمان ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس، ڈاکٹر عبد المالک مغیثی، ایڈووکیٹ محمد زاہد فلاحی اور محمد عارف اخلاق شامل تھے۔ وفد نے ضلعی سطح پر مقدمے کی پیروی کرنے والے وکلاء، ہائی کورٹ کے سینئر وکلاء، مسجد کے متولی ایڈووکیٹ تنویر احمد اور شہر قاضی ندیم اختر سے ملاقات کی۔ ملاقاتوں میں مسجد کے انہدام، زمین کی ملکیت، وقف رجسٹریشن، انتظامیہ کی کارروائی اور آئندہ کی ممکنہ قانونی حکمتِ عملی پر تفصیلی غور کیا گیا۔ مشاورت کے دوران اس بات پر زور دیا گیا کہ مسجد کی تعمیر والی زمین کی ملکیت اور قانونی حیثیت کا باقاعدہ تعین ضروری ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق مسجد وقف بورڈ میں رجسٹرڈ بتائی جاتی ہے، تاہم اس کی حتمی تصدیق متعلقہ سرکاری ریکارڈ اور دستاویزات سے ہونا باقی ہے۔ وفد نے اس بات پر بھی زور دیا کہ زمین کی ملکیت سے متعلق تمام دستاویزات اور وقف ریکارڈ آئندہ قانونی کارروائی میں عدالت کے سامنے پیش کیے جائیں۔ دستیاب معلومات کے مطابق 16 / جولائی کو حکمِ امتناعی حاصل کیا گیا تھا، جو 24 / جولائی کو جاری ہوا۔ بتایا گیا ہے کہ 2 / ستمبر کو مذکورہ حکمِ امتناعی واپس لئے جانے یا منسوخ کئے جانے کے بعد مسجد کو منہدم کر دیا گیا۔ وفد نے اس امر پر گہری تشویش کا اظہار کیا کہ دستیاب معلومات کی حد تک بظاہر کسی مجاز عدالت نے مسجد منہدم کرنے کا براہِ راست حکم جاری نہیں کیا تھا۔ تاہم وفد نے واضح کیا کہ معاملے کی حتمی قانونی حیثیت متعلقہ عدالتی ریکارڈ، سرکاری دستاویزات اور دیگر شواہد کے مکمل جائزے کے بعد ہی متعین کی جا سکتی ہے۔ وفد کے مطابق انتظامی کارروائی کا جائزہ قانونی طریقہ کار، حقوقِ ملکیت، قانونِ وقف اور آئینی تحفظات کی روشنی میں لیا جانا چاہیے۔ یہ بھی جانچنا ضروری ہے کہ آیا متعلقہ حکام نے اپنے قانونی دائرۂ اختیار سے تجاوز کیا یا اختیارات کا نامناسب استعمال کیا۔

بیٹیوں کی عزت سے کھلواڑ کرنے والوں کے لیے صرف جیل یا جہنم: سی ایم یوگی

وارانسی۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے بدھ کو کہا کہ ریاست میں بیٹیوں اور خواتین کی حفاظت سے کھیلنے والوں کے لیے صرف دو جگہیں ہیں- جیل یا جہنم۔ پنڈرا میں کام کرنے والی خواتین کے اعزاز میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے کہا کہ عالمی سطح پر مقبول سیاست دانوں کی بات کی جائے تو کاشی کے رکن پارلیمنٹ اور وزیر اعظم نریندر مودی کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نے معاشرے کے ہر طبقے کے لیے کچھ کیا ہے۔ اپوزیشن کو نشانہ بناتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت ووٹ بینک کی حمایت کے لیے کسی مافیا کے سامنے نہیں جھکتی۔ انتخابات کے دوران بہت سے لوگ نئے اعلانات کریں گے اور سماج کو ذات پات کی بنیاد پر تقسیم کرنے کی کوشش کریں گے، لیکن جب کسی بدنام مافیا کے خلاف کارروائی کی بات آتی ہے تو ان کا موقف بدل جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے مافیا اور غنڈوں کو واضح پیغام دیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے بیٹیوں کی حفاظت کو پامال کرنے کی کوشش کی تو انہیں جیل یا جہنم میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا پڑے گا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ 2017 سے پہلے خاندان اپنی بیٹیوں کو اسکول بھیجتے وقت ان کی حفاظت کے بارے میں فکر مند تھے۔ گھر میں بیت الخلا نہ ہونے کی وجہ سے بیٹیوں، بہنوں اور ماؤں کی عزتوں کے خدشات تھے۔ باورچی خانے کے دھوئیں سے صحت پر پڑنے والے اثرات، طبی علاج کے لیے فنڈز کی کمی اور گھر چلانے کے لیے آمدنی کے بارے میں بھی خدشات تھے۔ جب ایک عورت اپنا گھر چھوڑنا چاہتی تھی، تو راستے، رابطے، مواقع اور ان تک رسائی کے اخراجات کے بارے میں بھی خدشات تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج ریاست میں ایک ایسا نظام تیار کیا گیا ہے جو نہ صرف اسکیمیں بناتا ہے بلکہ ان کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو بھی دور کرتا ہے اور ان کے فوائد اہل افراد تک پہنچنے کو یقینی بناتا ہے۔ یوگی نے کہا کہ اس سے پہلے بیٹی کو کالج یا کسی بھی تربیت کے لیے بھیجنے سے پہلے خاندان کے سامنے سب سے بڑا سوال اس کی حفاظت کا تھا۔ جب خاندان کو تحفظ کی یقین دہانی نہیں کرائی جاتی ہے تو سب سے پہلا کام یہ ہوتا ہے کہ بیٹی کے خوابوں کو روک دیا جاتا ہے۔ اسی بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے سال 2017 میں حکومت نے بیٹیوں کو پرموٹ کرنے، انہیں تعلیم دینے اور ان کے راستے سے خوف کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔

امریکہ میں ملا یکطرفہ طلاق کا فیصلہ ہندوستان میں قابلِ قبول نہیں: فیملی کورٹ

نئی دہلی: دہلی کے ساکیت میں واقع فیملی کورٹ نے ایک اہم فیصلے میں واضح کیا ہے کہ امریکہ کی عدالت سے سنایا گیا طلاق کا فیصلہ ہندوستان میں خود بخود قابلِ قبول یا نافذ نہیں ہو جاتا۔ اے بی پی نیوز پر شائع خبر کے مطابق، عدالت نے کہا کہ اگر کسی غیر ملکی عدالت نے یکطرفہ کارروائی کے دوران طلاق دی ہو اور ہندوستانی شوہر یا بیوی کو اپنا موقف پیش کرنے کا مناسب موقع نہ ملا ہو تو ایسے فیصلے کو ہندوستانی عدالتوں میں حتمی اور قابلِ نفاذ نہیں مانا جا سکتا۔ فیملی کورٹ کی جج پوروا سرین نے یہ فیصلہ ایک ایسے معاملے میں سنایا، جس میں بیوی نے امریکہ کی ریاست میسوری کے سینٹ لوئس کاؤنٹی کے فیملی کورٹ میں طلاق کی درخواست دائر کی تھی۔

'دِشا' کی میٹنگ میں راہل گاندھی نے دکھائی گڈھوں والی سڑکوں کی تصاویر، افسران سے مانگا جواب

رائے بریلی۔ لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد اور رائے بریلی سے کانگریس رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی نے بدھ کو ضلع ترقیاتی رابطہ و نگرانی کمیٹی (دِشا) کی میٹنگ میں علاقے کی خراب سڑکوں کی تصاویر دکھا کر افسران سے جواب طلب کیا۔ دِشا کی میٹنگ کے نامزد رکن امیش بہادر سنگھ عرف ببلو سنگھ نے بتایا کہ میٹنگ میں راہل گاندھی ایک الگ انداز میں نظر آئے۔ انہوں نے 'پردھان منتری گرام سڑک یوجنا' (پی ایم جی ایس وائی) کے تحت بنائی گئی سڑکوں پر موجود گڈھوں کی تصاویر دکھائیں۔

بہادر سنگھ نے بتایا کہ ایسی سڑکوں کے نام گناتے ہوئے راہل گاندھی نے موقع پر موجود افسران سے پوچھا کہ آخر ان سڑکوں پر گڑھے کیوں ہیں اور انہیں ٹھیک کرنے کے لیے وہ کیا کر رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ راہل گاندھی نے میٹنگ میں کہا کہ یہ نشان زد کیا جانا چاہیے کہ کون سی سڑک کس تعمیراتی ادارے نے بنائی ہے۔ بہادر سنگھ نے بتایا کہ پی ایم جی ایس وائی کے ایگزیکٹو انجینئر نے میٹنگ میں کہا کہ سڑکوں کے گڑھوں کی مرمت کرائی جائے گی۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی باہر نکلے اور صحافیوں سے کچھ کہے بغیر روانہ ہو گئے۔

راہل گاندھی نے بھوماؤ میں اپنی رہائش گاہ پر ایم پی ایل اے ڈی ایس کے تحت شروع کئے گئے مختلف ترقیاتی منصوبوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ ان ترقیاتی منصوبوں میں مختلف مقامات پر شادی ہال، الیکٹرک ٹرانسفارمر ٹرالیاں، ایمبولینس سروسز اور چھوٹی اور بڑی انٹر لاکنگ سڑکوں کی تعمیر شامل ہے۔ توقع ہے کہ ان منصوبوں کی تکمیل سے دیہی علاقوں میں نقل و حمل، صحت کی دیکھ بھال اور دیگر بنیادی سہولیات میں بہتری آئے گی، جبکہ مقامی باشندوں کو براہ راست فائدہ پہنچے گا۔ ترقیاتی پروجیکٹوں کو علاقے کے لوگوں کے نام وقف کرتے ہوئے مسٹر گاندھی نے کہا کہ ترقیاتی پروجیکٹوں کا اصل مقصد عام لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنا اور انہیں بہتر سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس موقع پر امیٹھی کے ایم پی کے ایل شرما، کانگریس ضلع صدر پنکج تیواری اور کئی دیگر کانگریس لیڈر اور کارکنان موجود تھے۔ انہوں نے پارٹی رہنماؤں اور کارکنوں سے ملاقات کی اور علاقہ مکینوں کے مسائل سنے۔ وہ سینٹرل بار ایسوسی ایشن اور ڈاکٹروں کے وفد سے بھی ملاقات کریں گے۔ مسٹر گاندھی کلکٹریٹ کمپلیکس کے سیونگس بلڈنگ آڈیٹوریم میں ڈسٹرکٹ ڈیولپمنٹ کوآرڈینیشن اینڈ مانیٹرنگ کمیٹی (دیشا) کی میٹنگ کی صدارت کریں گے۔

پانچ ریاستوں کے انتخابات میں بی جے پی کو 1473 کروڑ روپے کا چندہ

کانگریس سے 7 گنا زیادہ، آسام میں 96 کروڑ خرچ کرکے 22 نشستیں زیادہ جیتیں

نئی دہلی۔ (ایجنسی) آسام، مغربی بنگال، پڈوچیری، کیرالم اور تمل ناڈو اسمبلی انتخابات کے دوران بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو کانگریس کے مقابلے میں تقریباً سات گنا زیادہ انتخابی چندہ ملا۔ 15 مارچ سے 4 مئی تک جاری انتخابی مدت کے دوران بی جے پی کو 1472.8 کروڑ روپے، جبکہ کانگریس کو 207.17 کروڑ روپے چندے کی شکل میں حاصل ہوئے۔ الیکشن کمیشن نے بدھ کے روز یہ اعداد و شمار جاری کیے۔ تاہم کیرالم اور مغربی بنگال اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کے اخراجات کی تفصیلات ابھی سامنے نہیں آئی ہیں۔ الیکشن کمیشن کے مطابق بی جے پی نے آسام میں سب سے زیادہ 96 کروڑ روپے خرچ کیے۔ پارٹی نے یہاں 82 نشستوں پر کامیابی حاصل کی، جو 2021 کے اسمبلی انتخابات کے مقابلے میں 22 نشستیں زیادہ ہیں۔ آسام، مغربی بنگال اور پڈوچیری میں این ڈی اے نے حکومت تشکیل دی، جبکہ کیرالم میں انڈیا اتحاد اور تمل ناڈو میں ٹی وی کے اور کانگریس کی حکومت بنی۔

بی جے پی کے فنڈ میں 904.6 کروڑ روپے کا اضافہ

انتخابی مدت کے دوران بی جے پی کے فنڈ میں 904.6 کروڑ روپے کا اضافہ ہوا۔ 15 مارچ کو پارٹی کے پاس 6722.6 کروڑ روپے تھے، جو 6 مئی تک بڑھ کر 7627.2 کروڑ روپے ہو گئے۔ اس کے برخلاف کانگریس کے انتخابی فنڈ میں 65.86 کروڑ روپے کی کمی واقع ہوئی۔ انتخابی مدت کے آغاز میں پارٹی کے پاس تقریباً 169.06 کروڑ روپے موجود تھے، جن میں 22.9 کروڑ روپے نقد اور 146.1 کروڑ روپے بینک کھاتوں میں جمع تھے۔ 6 مئی تک یہ رقم گھٹ کر تقریباً 103.2 کروڑ روپے رہ گئی۔

پڈوچیری میں بی جے پی نے 11.90 کروڑ روپے خرچ کیے

بی جے پی نے آسام، تمل ناڈو اور پڈوچیری میں مجموعی طور پر تقریباً 159.7 کروڑ روپے خرچ کیے۔ اس میں تقریباً 130.4 کروڑ روپے پارٹی کی عمومی انتخابی تشہیر پر خرچ ہوئے، جبکہ باقی رقم امیدواروں اور دیگر متعلقہ اخراجات پر صرف کی گئی۔ آسام میں بی جے پی نے سب سے زیادہ 96.27 کروڑ روپے خرچ کیے۔ اس میں 76.73 کروڑ روپے عمومی پارٹی تشہیر اور 19.54 کروڑ روپے امیدواروں پر خرچ ہوئے۔ تمل ناڈو میں بی جے پی کا مجموعی انتخابی خرچ 51.56 کروڑ روپے رہا۔ اس میں 44.51 کروڑ روپے عمومی تشہیر، جبکہ 7.05 کروڑ روپے امیدواروں کے نامزدگی سے متعلق اخراجات پر صرف کیے گئے۔ تاہم پارٹی کو یہاں صرف ایک نشست پر کامیابی حاصل ہوئی۔ تمل ناڈو میں میڈیا اشتہارات پر تقریباً 23.96 کروڑ روپے، اسٹار تشہیری مہم چلانے والے رہنماؤں کے سفر پر تقریباً 10.04 کروڑ روپے اور تشہیری مواد پر تقریباً 5.85 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔ پڈوچیری میں بی جے پی نے 11.90 کروڑ روپے خرچ کیے۔ اس میں 9.19 کروڑ روپے عمومی انتخابی تشہیر اور 2.71 کروڑ روپے امیدواروں سے متعلق اخراجات پر صرف ہوئے۔

کانگریس نے انتخابی تشہیر پر 143 کروڑ روپے خرچ کیے

کانگریس نے پانچوں ریاستوں میں عمومی پارٹی تشہیر پر 143 کروڑ روپے اور امیدواروں پر 105.55 کروڑ روپے خرچ کیے۔ اس طرح پارٹی کا مجموعی انتخابی خرچ 248.55 کروڑ روپے رہا۔ کانگریس کے مرکزی دفتر نے پانچوں ریاستوں میں عمومی انتخابی تشہیر پر 40.52 کروڑ روپے خرچ کیے، جبکہ ریاستی اور مقامی اکائیوں نے اسی مد میں 102.49 کروڑ روپے خرچ کیے۔ کانگریس کے عمومی تشہیری اخراجات میں کیرالم کا حصہ سب سے زیادہ رہا۔ پارٹی نے وہاں 59.28 کروڑ روپے خرچ کیے اور لیفٹ فرنٹ کو اقتدار سے بے دخل کیا۔ اس کے بعد آسام میں عمومی تشہیر پر 22.62 کروڑ روپے خرچ کیے گئے۔

2024-25 میں سیاسی جماعتوں کی آمدنی

ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک ریفارمز (اے ڈی آر) نے مالی سال 25-2024 کے لیے سیاسی جماعتوں کی آمدنی کے اعداد و شمار بھی جاری کیے تھے۔ رپورٹ کے مطابق بی جے پی کی مجموعی آمدنی 6769.15 کروڑ روپے رہی۔

ستیہ نکیتن حادثہ: تینوں ملزمان کو 2 دن کی پولیس حراست میں بھیجا گیا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) دہلی کے ستیہ نکیتن عمارت حادثے کے معاملہ میں پٹیالہ ہاؤس کورٹ نے گرفتار کیے گئے تینوں ملزمان کو 2 دن کی پولیس حراست میں بھیج دیا۔ دہلی پولیس نے عمارت کے مالک کے بیٹے مہیش گپتا، تعمیراتی کام کرانے والے ٹھیکیدار سنوج اور پی جی آپریٹر سدھانشو کو پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں پیش کیا۔ مہیش گپتا کی پہلے کی 2 دن کی پولیس حراست مکمل ہونے کے بعد اسے دوبارہ عدالت میں پیش کیا گیا۔ سماعت کے دوران دہلی پولیس نے تینوں ملزمان کی پولیس حراست میں مزید 3 دن کی توسیع کا مطالبہ کیا۔ پولیس نے عدالت کو بتایا کہ معاملے میں ایک دیگر ملزم تھم تیاگی کی گرفتاری اب بھی باقی ہے۔ پولیس کے مطابق مکان مالک ہری رام گپتا نے عمارت کی ایک منزل تھم تیاگی کو لیز پر دی تھی۔ سماعت کے دوران ملزمان کے وکیل نے عدالت میں کہا کہ اس معاملے میں میڈیا ٹرائل کیا جا رہا ہے۔ اس پر اعتراض کیے جانے کے بعد عدالت نے میڈیا نمائندوں کو کورٹ روم سے باہر جانے کی ہدایت دی۔ اس کے بعد کورٹ روم میں صرف ملزمان اور ان کے وکلاء موجود رہے۔

ایران کی فضائی صنعت پر امریکہ کی بڑی ضرب
27 ایئر لائنز سمیت 36 ادارے و افراد پابندیوں کی زد میں
مہان ایئر سمیت تقریباً پوری ایئر لائن صنعت نشانے پر

واشنگٹن، 9 ستمبر (یو این آئی) امریکہ نے ایران کی ہوابازی کی صنعت کے خلاف اب تک کی اپنی سب سے وسیع کارروائیوں میں سے ایک کرتے ہوئے 36 اداروں اور افراد پر پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ ان پر تہران کے فضائی نیٹ ورکس، ہتھیاروں کی منتقلی اور غیر قانونی خریداری کے منصوبوں میں معاونت کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ امریکی محکمہ خزانہ کے دفتر برائے غیر ملکی اثاثہ جات کنٹرول (او ایف اے سی) نے کہا ہے کہ اس کارروائی کا ہدف ایران کی تمام باقی فعال ایئر لائنز کے ساتھ ساتھ غیر ملکی ثالث، فرنٹ کمپنیاں اور دیگر ادارے ہیں، جو مبینہ طور پر ایران کو طیارے، طیاروں کے پرزے اور ہوابازی سے متعلق ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں مدد فراہم کر رہے ہیں۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان ٹومی نے کہا کہ امریکا ایران کے فضائی شعبے کی مدد کرنے والے مختلف دائرہ اختیار میں موجود 36 اداروں اور افراد پر پابندیاں عائد کر کے "آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ" پر عمل درآمد جاری رکھے ہوئے ہے۔ ان کے مطابق ایران کا یہ شعبہ حکومت کو دنیا بھر میں ہتھیاروں کے پھیلاؤ اور دہشت گردی میں معاونت کے قابل بناتا رہا ہے۔ یہ کارروائی "آپریشن اکنامک آؤٹ کاسٹ" کے تحت کی گئی ہے۔ یہ مہم امریکی وزیر خزانہ اسکاٹ بیسنٹ نے 24 اگست کو شروع کرنے کا اعلان کیا تھا، جس کا مقصد واشنگٹن کے مطابق ایرانی حکومت کے باقی ماندہ مالی وسائل کا راستہ بند کرنا ہے۔ بیسنٹ نے کہا، "آج ہم نے اس وعدے کو پورا کرتے ہوئے ان کمپنیوں پر پابندیاں عائد کر دی ہیں جو اب بھی مہان ایئر کی معاونت جاری رکھے ہوئے ہیں۔" انہوں نے ایرانی فضائی کمپنیوں کے ساتھ کاروبار کرنے والی کمپنیوں کو سخت انتباہ دیتے ہوئے کہا، "آپ کو عالمی مالیاتی نظام سے الگ کیے جانے کا خطرہ ہے۔" او ایف اے سی نے ایگزیکٹو آرڈر 13902 کے تحت ایران کی 27 ایئر لائنز کو پابندیوں کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ اس حکم نامے کے تحت ایران کی معیشت کے مختلف شعبوں کو ہدف بنایا جاتا ہے۔ بیان کے مطابق پابندیوں کی زد میں آنے والی فضائی کمپنیوں میں ایران ایئر ٹور، ایران آسمان ایئر لائنز، کیش ایئر لائنز، قشم ایئر، صبا ایئر لائنز، سپہران ایئر لائنز، وارش ایئر لائنز، زاگرس ایئر لائنز اور دیگر شامل ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق ایرانی کمرشل ہوابازی کو اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) اور ایرانی حکومت کے دیگر اداروں کی جانب سے ہتھیاروں، اہلکاروں اور غیر قانونی سامان کی منتقلی کے لیے استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ امریکی محکمہ خزانہ نے کہا کہ تازہ ترین کارروائی کا مقصد ایران کے فضائی شعبے کے لیے بین الاقوامی مالیاتی اور تجارتی نظام میں کام کرنا مزید مشکل بنانا ہے۔ ان پابندیوں سے مہان ایئر پر بھی دباؤ مزید بڑھ گیا ہے۔ واشنگٹن اس سے قبل مہان ایئر پر آئی آر جی سی کی القدس فورس کی حمایت اور ہتھیاروں کے پھیلاؤ اور دہشت گردی سے متعلق سرگرمیوں میں سہولت کاری کے الزامات عائد کر چکا ہے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ تیسرے ممالک کی کمپنیوں نے پابندیوں کے باوجود مہان ایئر کو طیارے حاصل کرنے اور بین الاقوامی پروازیں چلانے میں مدد فراہم کی۔ محکمہ خزانہ کے مطابق 2026 کے موسم گرما کے دوران کم از کم تین بوئنگ 777 طیارے متحدہ عرب امارات اور عمان سے گزرنے والے راستوں کے ذریعے مہان ایئر تک پہنچے۔ امریکی حکام نے متحدہ عرب امارات اور ترکیہ میں موجود بعض کمپنیوں کی شناخت ان طیاروں کی منتقلی میں ثالث کے طور پر کی اور مہان ایئر کی مبینہ معاونت پر ان کمپنیوں کو بھی پابندیوں کا نشانہ بنایا۔ مزید برآں، او ایف اے سی نے کہا کہ وہ ایران سے متعلق ہوابازی کے شعبے کی تین اجازتیں معطل کر رہا ہے۔ ان میں ایسی دفعات بھی شامل ہیں جن کے تحت بعض پروازوں کو ایرانی فضائی حدود سے گزرنے کی اجازت تھی اور غیر امریکی ایئر لائنز کو امریکی ساختہ یا امریکی کنٹرول میں موجود کمرشل طیاروں کو ایران لے جانے کی اجازت حاصل تھی۔ او ایف اے سی نے کہا کہ ہوابازی کی حفاظت سے متعلق درخواستوں پر اب بھی "کیس ٹو کیس" بنیاد پر غور کیا جائے گا۔ امریکی محکمہ خزانہ نے خبردار کیا کہ پابندیوں کا دائرہ صرف ایرانی ایئر لائنز تک محدود نہیں ہے۔ محکمہ خزانہ نے کہا، "کوئی بھی غیر ملکی کمپنی یا فرد جو پابندیوں کی زد میں آنے والی ایرانی ایئر لائنز کو سہولت فراہم کرے گا، خواہ طیاروں کی منتقلی، کارگو خدمات یا جنرل سیلز ایجنٹ کی معاونت کے ذریعے، اسے سنگین نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا۔" یہ انتباہ طیارے فراہم کرنے والی کمپنیوں، کارگو سروسز، جنرل سیلز ایجنٹ کی خدمات اور خریداری کے نیٹ ورکس میں معاونت فراہم کرنے والے اداروں پر بھی لاگو ہوگا۔ محکمہ خزانہ نے کہا کہ ایران نے امریکی ساختہ طیاروں اور ہوابازی کے آلات کی حتمی منزل ایران ہونے کو چھپانے کے لیے فرنٹ کمپنیوں اور تیسرے ممالک میں موجود ثالثوں کا استعمال کیا ہے۔ دریں اثنا، فنانشل کرائمز انفورسمنٹ نیٹ ورک (فن سین) نے مالیاتی اداروں کے لیے ایک الرٹ جاری کیا ہے، جس میں ایرانی ہوابازی کے شعبے کے لیے خریداری کے نیٹ ورکس سے متعلق مشتبہ سرگرمیوں کی نشاندہی کرنے والی علامات کی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔

امریکہ اور کناڈا کے درمیان تجارتی جنگ مزید شدت اختیار کر گئی
ٹرمپ انتظامیہ کا بڑا فیصلہ، کناڈائی مصنوعات پر 50 فیصد ٹیرف اور شراب کی درآمد پر پابندی

امریکہ اور کناڈا کے درمیان تجارتی جنگ تیز ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ وائٹ ہاؤس نے منگل کی شام 5 نئے ایگزیکٹیو آرڈرس جاری کیے ہیں، جس نے تجارتی جنگ کو مزید ہوا دے دی ہے۔ نئے ایگزیکٹیو آرڈرس میں شراب سمیت کناڈا سے درآمد ہونے والی کچھ اشیا پر پابندی لگانے اور کناڈا کی کئی دیگر مصنوعات پر 50 فیصد ٹیرف عائد کرنے کی بات کہی گئی ہے۔ یہ قدم اوٹاوا کی جانب سے امریکہ کی تقریباً 28 ارب ڈالر کی مصنوعات پر جوابی ٹیرف نافذ کرنے کے بعد اٹھایا گیا ہے۔ وائٹ ہاؤس کا کہنا ہے کہ کناڈا سے آنے والی کچھ اشیا پر امریکہ پابندی عائد کرے گا۔ ان میں بیشتر شراب، کچھ ڈیری مصنوعات اور موٹر سائیکلیں بھی شامل ہیں۔ سی بی سی کی رپورٹ کے مطابق کچھ سامانوں پر پابندیوں کے علاوہ ٹرمپ انتظامیہ کناڈا کی کئی مصنوعات کو 50 فیصد ٹیرف والی فہرست میں شامل کر رہی ہے۔ ان میں گدے اور موٹر بوٹس بھی شامل ہیں۔ یہ نئی پابندیاں مہینے کے آخر تک نافذ ہو جائیں گی۔ یہ اعلان ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب آج سے ہی کناڈا نے امریکہ سے درآمد ہونے والی اربوں ڈالر کی مصنوعات پر ٹیرف نافذ کیا ہے۔ کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے ایک نئی ویڈیو میں کناڈا کے لوگوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ سے دوری اختیار کرنے کی کناڈا کو قیمت ادا کرنی ہوگی، لیکن اس کا دوسرا متبادل اس سے بھی کہیں زیادہ برا ہوگا۔ اس طرح ٹرمپ انتظامیہ کسی نہ کسی طرح کناڈا کے ساتھ تجارتی جنگ کو بڑھاتی جا رہی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کناڈا میں شراب پر بڑے پیمانے پر 29 ستمبر سے پابندی نافذ ہونے والی ہے۔ ٹرمپ کے کناڈائی شراب پر پابندی کے حکم میں کہا گیا ہے کہ کناڈا کی بیئر، وائن، سائیڈر، وہسکی، ووڈکا اور دیگر اسپرٹس کو درآمد کرنے پر امریکہ میں پابندی لگا دی گئی ہے۔ ٹرمپ نے شراب کے علاوہ کچھ دیگر مصنوعات پر بھی پابندی لگائی ہے۔ ان میں گڑ، میٹھے کی مصنوعات اور غیر الکحل والی بیئر شامل ہیں۔

جب تک حملہ آور پشیمان نہیں ہوتے ایران مزاحمت جاری رکھے گا: پزشکیان

تہران، 9 ستمبر (یو این آئی) ایران کے صدر مسعود پزشکیان نے کہا ہے کہ جب تک "جارحین" اپنے اقدامات پر مکمل طور پر پشیمان نہیں ہو جاتے تہران حملوں کے خلاف مزاحمت جاری رکھے گا۔ پزشکیان نے آج بروز منگل ایکس سے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ "ایران ہمیشہ جنگ کی مخالفت کرتا رہا اور عوام کے مفادات اور علاقائی سلامتی کے تحفظ کے لیے جنگی جنون سے گریز کو اپنی ترجیح بناتا رہا ہے۔ تاہم، جس طرح ایران نے اب تک جارحیت کے خلاف بہادری سے اپنا دفاع کیا ہے اسی طرح اب کے بعد بھی اس وقت تک کرنا جاری رکھے گا جب تک کہ جارحین اپنے اقدامات پر مکمل طور پر پشیمان نہیں ہو جاتے۔ ہم، عظیم ایرانی قوم کے حقوق کا تحفظ کرتے رہیں گے۔" پزشکیان نے یہ بیانات امریکہ اور ایران کے درمیان جاری جنگ اور پورے خطے میں بڑھتی ہوئی کشیدگی کے ماحول میں جاری کئے ہیں۔ پاکستان اور قطر کی ثالثی کے بعد ایران اور امریکہ نے جون میں ایک مفاہمتی یادداشت پر دستخط کیے تھے، جس میں دشمنی ختم کرنے اور مستقبل میں مذاکرات کے لیے ایک فریم ورک تشکیل دینے کی بات کی گئی تھی۔ تہران نے واشنگٹن کو اس مفاہمت کی خلاف ورزی کرنے اور اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کا قصوروار ٹھہرایا ہے۔ ایرانی حکام متعدد بار کہہ چکے ہیں کہ کشیدگی میں کمی کے لیے امریکہ کو اپنی فوجی کارروائیاں اور بحری ناکہ بندی ختم کرنا ہوگی۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی کارروائیوں پر نیوزی لینڈ برہم
غیر قانونی بستیوں کی توسیع اور آبادکاروں کے تشدد کی مذمت، دو ریاستی حل پر زور

ویلنگٹن، 9 ستمبر (یو این آئی) نیوزی لینڈ نے منگل کے روز مقبوضہ مغربی کنارے میں بگڑتی ہوئی صورتحال پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ شدت پکڑتی "اسرائیلی کارروائیاں" پائیدار امن کے امکانات کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ وزیر خارجہ ونسٹن پیٹرز نے ایکس سے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ "اسرائیلی اقدامات میں واضح طور پر ایسی شدت پیدا ہوئی ہے جو پائیدار امن کے امکانات کو خطرے میں ڈال رہی ہے۔" پیٹرز نے کہا ہے کہ مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں غیر قانونی اسرائیلی بستیاں بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزی ہیں اور ان بستیوں کی توسیع دو ریاستی حل کے امکانات کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ انہوں نے غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کی جانب سے فلسطینیوں پر تشدد کی بھی سخت مذمت کی اور ذمہ داروں کو جواب دہ ٹھہرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پیٹرز نے کہا ہے کہ "نیوزی لینڈ اپنے بین الاقوامی شراکت داروں کے ساتھ مل کر اسرائیلی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ غیر قانونی بستیوں کی توسیع اور آبادکاروں کے پرتشدد حملوں کو روکے اور ان کے خلاف کارروائی کرے، اور امن کے امکانات کو مزید کمزور کر سکنے کے اہل اقدامات سے پرہیز کرے۔" پیٹرز نے زور دیا ہے کہ الحاق کی جانب اٹھائے جانے والے اقدامات یا فلسطینیوں کی جبری ہجرت پر مبنی دھمکی آمیز کارروائیاں بین الاقوامی قانون سے متصادم ہیں لہٰذا ویلنگٹن انہیں سختی سے مسترد کرتا ہے۔ نیوزی لینڈ کے دو ریاستی حل کی حمایت جاری رکھنے کا اعادہ کرتے ہوئے پیٹرز نے کہا ہے کہ یہ حل، اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے لیے امن و سلامتی کے ساتھ زندگی گزارنے کی "بہترین امید" ہے۔ واضح رہے کہ منگل کے روز قبل ازیں برطانیہ، فرانس، کینیڈا، ڈنمارک، فن لینڈ، آئس لینڈ، آئرلینڈ، ناروے، پولینڈ، پرتگال، اسپین اور سویڈن نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں غیر قانونی اسرائیلی بستیوں کے ساتھ تجارت محدود کرنے کے لیے اقدامات کرنے کا اعلان کیا تھا۔

لاطینی امریکہ میں امریکہ کا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوششیں تیز
کولمبیا، پیرو اور ایکواڈور سے جلد تجارتی معاہدوں کی امید: مارکو روبیو

واشنگٹن، 9 ستمبر (یو این آئی) امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا ہے کہ صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کو امید ہے کہ کولمبیا، پیرو اور ایکواڈور کے ساتھ جلد تجارتی معاہدے طے پا جائیں گے، کیونکہ واشنگٹن لاطینی امریکہ میں دائیں بازو کے اتحادیوں کے ساتھ اپنے تعلقات مزید مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ روبیو نے منگل کو کولمبیا کے شہر بیرنکیلا میں صدر ابیلار دو دے لا اسپریلا سے ملاقات کی۔ یہ ان کے تین ملکی دورے کا حصہ ہے، جس کا مقصد اتحادی حکومتوں کے ساتھ تعلقات مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ خطے میں امریکی فوجی شمولیت کو وسعت دینا ہے۔ روبیو نے روانگی سے قبل ان تینوں ممالک کے بارے میں کہا، علاقائی سطح پر سرحد پار منظم جرائم اور دہشت گردی سے نمٹنے کے ساتھ ساتھ اقتصادی روابط کے حوالے سے بھی ہمارے مفادات مشترک ہیں۔ یہ مغربی نصف کرہ میں امریکہ اور امریکی مفادات کے ساتھ ہم آہنگی کے اس رجحان کا حصہ ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ کولمبیا کے علاوہ امریکی وزیر خارجہ رواں ہفتے ایکواڈور اور پیرو کا بھی دورہ کریں گے، جہاں وہ بالترتیب صدر ڈینیئل نوبوا اور صدر کیکو فوجیموری سے ملاقات کریں گے۔ کولمبیا روانگی سے قبل روبیو نے کہا تھا کہ واشنگٹن مستقبل قریب میں تینوں ممالک کے ساتھ اچھے اور مضبوط تجارتی معاہدے کرنا چاہتا ہے۔ یہ سفارتی دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب ٹرمپ انتظامیہ لاطینی امریکہ میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو محدود کرنے کی بھی کوشش کر رہی ہے۔ مثال کے طور پر چین نے 2009 میں پیرو کے ساتھ آزاد تجارتی معاہدہ کیا تھا اور اس کے بعد سے وہ امریکہ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے جنوبی امریکی ملک کا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار بن چکا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے ڈونرو ڈاکٹرائن کے غیر رسمی نام سے موسوم پالیسی کے تحت پورے مغربی نصف کرہ پر زیادہ کنٹرول کے لیے بھی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اس کوشش کا مرکزی نکتہ سلامتی رہا ہے۔ دوسری مرتبہ صدر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد ٹرمپ نے وینزویلا، مشرقی بحرالکاہل اور بحیرۂ کیریبین میں مہلک فوجی کارروائیوں کی منظوری دی ہے، جنہیں وہ منشیات کی اسمگلنگ کے خلاف جنگ کے لیے انتہائی اہم قرار دیتے ہیں۔ دے لا اسپریلا نے اگست میں عہدہ سنبھالا تھا اور جرائم اور مسلح گروہوں کے خلاف فوجی طریقۂ کار دوبارہ اختیار کرنے کا وعدہ کیا تھا، جو ٹرمپ کی ترجیحات سے مطابقت رکھتا ہے۔ انہوں نے امریکہ کے ساتھ قریبی تعلقات استوار کرنے کا بھی عہد کیا ہے، خصوصاً سابق صدر گستاوو پیٹرو کے ساتھ ٹرمپ کے تنازعات کے بعد۔ پیٹرو کولمبیا کے پہلے منتخب بائیں بازو کے صدر تھے۔ روبیو سے ملاقات کے بعد دے لا اسپریلا نے کہا، "کولمبیا مغربی نصف کرہ کی سلامتی کے حوالے سے خود کو دوبارہ امریکہ کا بنیادی شراکت دار بنانا چاہتا ہے۔" روبیو اور دے لا اسپریلا کی ملاقات کے دوران اہم معدنیات اور شہری جوہری تعاون سے متعلق معاہدوں پر دستخط بھی کیے گئے۔ دے لا اسپریلا نے عندیہ دیا کہ وہ فوجی کارروائیوں کے لیے امریکہ کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، جس میں ریڈار اور ڈرون ٹیکنالوجی کا حصول بھی شامل ہے۔ دے لا اسپریلا، جو منتخب عہدے پر فائز ہونے سے قبل کوئی سیاسی تجربہ نہیں رکھتے تھے، حالیہ برسوں میں لاطینی امریکہ میں دائیں بازو کی کامیابیوں کی لہر کا حصہ بنے ہیں۔ ٹرمپ انتظامیہ نے خطے کے قدامت پسند امیدواروں کو مالی اور سیاسی حمایت کی پیشکش کر کے ان کی انتخابی مہمات کو تقویت دی ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے ان رہنماؤں کو "امریکاز کاؤنٹر کارٹل کولیشن" (اے سی سی سی) یا "شیلڈ آف دی امریکاز" میں شامل ہونے کی دعوت بھی دی ہے۔ یہ ایک علاقائی سلامتی کا ڈھانچہ ہے جس میں منشیات اور جرائم سے نمٹنے کے لیے امریکی فوجی شمولیت پر زور دیا جاتا ہے۔ بائیں بازو کے صدارتی امیدوار اور پیٹرو کے اتحادی ایوان سیپیڈا نے کولمبیا میں روبیو کے دورے کو "ہماری خودمختاری کے تزویراتی پہلوؤں سے دستبردار ہونے کا عمل" قرار دیتے ہوئے تنقید کی، اور منگل کو ہونے والے معدنیات اور توانائی کے معاہدوں کی جانب اشارہ کیا۔

آئی آر جی سی نے اردن میں قائم امریکی بیس کو نشانہ بنایا

ماسکو، 9 ستمبر (اسپوتنک/ یو این آئی) اسلامی انقلابی گارڈ کور (آئی آر جی سی) نے کہا ہے کہ اس نے ایرانی تیل کے ٹینکروں پر ہونے والے حملوں کے جواب میں اردن میں واقع امریکی بیس پر حملہ کیا ہے۔ ایرانی نشریاتی ادارے پریس ٹی وی نے بدھ کے روز بتایا کہ جوابی حملے کے دوران انہوں نے ان علاقوں کو نشانہ بنایا جہاں ایف-35، ایف-16 اور ایف-15 جنگی طیارے تعینات ہیں اور ان کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ ایرانی نشریاتی ادارے پریس ٹی وی نے بدھ کو بتایا کہ ایران نے الازرق ایئر بیس پر حملہ کیا۔ آئی آر جی سی نے دعویٰ کیا کہ اس نے امریکی بحریہ کے دو ڈسٹرائرز پر بھی میزائل حملے کیے ہیں۔

نیتن یاہو نے مجرمانہ غفلت کا ارتکاب کیا ہے: نفتالی بینیٹ

تل ابیب، 9 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل کے سابق وزیر اعظم نفتالی بینیٹ نے موجودہ وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو پر 7 اکتوبر 2023 کے حملے سے پہلے ملنے والے انتباہات کے معاملے میں مجرمانہ غفلت کا الزام عائد کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ واضح انتباہات کے باوجود نیتن یاہو نے سیکیورٹی چیفس کو آگاہ نہیں کیا اور ملک کو اس صورتحال کے لیے تیار نہیں کیا۔ آنے والے انتخابات میں نیتن یاہو کے حریف بینیٹ نے اسرائیلی اخبار ہآرتس کی اس رپورٹ کی تصدیق کی ہے جس میں کہا گیا تھا کہ حملے سے چند روز قبل متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے صدر محمد بن زاید نے نیتن یاہو کو حماس کے منصوبوں کے بارے میں ذاتی طور پر خبردار کیا تھا۔ بینیٹ نے ایکس (سابقہ ٹویٹر) پر عبرانی زبان میں لکھا، "آج صبح سامنے آنے والی یہ رپورٹ درست ہے کہ نیتن یاہو کو 7 اکتوبر کے قتل عام سے دس دن پہلے حماس کے غزہ کے رہنما یحییٰ سنوار کے ارادوں کے بارے میں خبردار کیا گیا تھا۔ نیتن یاہو ذاتی اور براہ راست طور پر اس ناکامی کے ذمہ دار ہیں جس کے نتیجے میں ان کے دورِ اقتدار میں ہزاروں اسرائیلی ہلاک ہوئے۔" تاہم بینیٹ نے یہ نہیں بتایا کہ انہیں اس انتباہ کے سچ ہونے کا علم کیسے ہوا۔ ہآرتس کی تحقیقات کے مطابق، یو اے ای کے رہنما نے نیتن یاہو کو واضح طور پر بتایا تھا کہ سنوار اسرائیل کے خلاف ایک بڑے آپریشن کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ دوسری جانب، یروشلم پوسٹ کے مطابق نیتن یاہو کے دفتر نے اس رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس مدت کے دوران نیتن یاہو اور یو اے ای کے صدر کے درمیان کوئی ملاقات یا بات چیت نہیں ہوئی اور نہ ہی ایسا کوئی انتباہ ملا۔ بینیٹ کا دعویٰ ہے کہ نیتن یاہو نے انتباہات کے جواب میں ضروری اقدامات نہیں کیے۔ انہوں نے کہا، "انہوں نے سیکیورٹی فورسز کو الرٹ نہیں کیا، اسرائیل کو حملے کے لیے تیار نہیں کیا اور نہ ہی کابینہ کا اجلاس بلایا۔" بینیٹ کے مطابق، نیتن یاہو نے اس کے برعکس حماس کے دباؤ میں آ کر انہیں مزید فنڈز فراہم کیے اور فلسطینی کارکنوں کے لیے ورک پرمٹ بڑھانے کا وعدہ کر کے حماس کو مضبوط کیا۔ نیتن یاہو پر سیکیورٹی چیفس اور علاقائی رہنماؤں کے انتباہات کو نظر انداز کرنے اور عارضی امن خریدنے کی پالیسی اپنانے کا الزام لگاتے ہوئے بینیٹ نے کہا، "نیتن یاہو اپنی سوچ کے اس قدر اسیر ہو چکے تھے کہ علاقائی رہنماؤں کے واضح انتباہات بھی انہیں حرکت میں نہ لا سکے۔" انہوں نے نیتن یاہو پر یہ الزام بھی لگایا کہ وہ اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے ایک سرکاری تحقیقاتی کمیشن کی تشکیل کو روک رہے ہیں۔ بینیٹ نے کہا، "نیتن یاہو ایک منٹ کے لیے بھی اس عہدے پر برقرار نہیں رہ سکتے۔" اپنے الزامات کو آنے والے انتخابات سے جوڑتے ہوئے بینیٹ نے اسرائیلی عوام کو ایک متحدہ حکومت بنانے اور باقاعدہ تحقیقات شروع کرنے کا یقین دلایا۔

خیبر پختونخوا میں پولیس گشت پارٹی پر حملہ، ایک اہلکار ہلاک، دوسرا زخمی

اسلام آباد، 9 ستمبر (یو این آئی) پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع کرک میں نامعلوم مسلح افراد نے پولیس کی گشت کرنے والی گاڑی پر حملہ کر دیا، جس کے نتیجے میں ایک پولیس اہلکار ہلاک اور دوسرا زخمی ہو گیا۔ پولیس حکام نے یہ اطلاع دی۔ پولیس کے مطابق حملہ شب کے دوسرے پہر صابر آباد تھانے کی حدود میں واقع شگئی ڈیم کے علاقے میں اس وقت ہوا، جب اہلکار معمول کی گشت پر مامور تھے۔ ضلع پولیس افسر عمران خان نے پاکستانی روزنامہ ایکسپریس ٹریبیون کو بتایا کہ مسلح افراد نے گشت کرنے والی پولیس گاڑی کو فائرنگ کا نشانہ بنایا۔ عمران خان کے مطابق فائرنگ میں کانسٹیبل زفران ہلاک ہو گئے، جبکہ کانسٹیبل محمد امتیاز زخمی ہوئے۔ زخمی اہلکار کو طبی علاج کے لیے اسپتال منتقل کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ حملے کی اطلاع ملنے کے بعد وہ رات گئے اضافی پولیس اہلکاروں کے ہمراہ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ بعد ازاں علاقے کو گھیرے میں لے لیا گیا اور حملہ آوروں کی گرفتاری کے لیے تلاشی کارروائی شروع کر دی گئی۔ عمران خان نے کہا، "مختلف مقامات پر اضافی پولیس اہلکار تعینات کیے گئے ہیں اور مشتبہ افراد کی نقل و حرکت پر کڑی نظر رکھی جا رہی ہے۔" یہ حملہ خیبر پختونخوا اور پڑوسی صوبے بلوچستان میں حالیہ برسوں کے دوران عسکریت پسندانہ تشدد میں اضافے کے درمیان ہوا ہے۔ سیکورٹی فورسز نے دونوں صوبوں میں عسکریت پسند گروہوں کا مقابلہ کرنے اور حملوں کی روک تھام کے لیے کارروائیاں تیز کر دی ہیں، بالخصوص افغان سرحد کے ساتھ سرگرم عسکریت پسندوں کے خلاف۔ وفاقی حکومت نے بین الاقوامی فورمز پر متعدد مرتبہ افغانستان میں موجود مبینہ عسکریت پسندوں کی پناہ گاہوں پر تشویش کا اظہار کیا ہے، جنہیں اسلام آباد کے مطابق پاکستان کے خلاف حملوں کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ پاکستان نے افغان سرزمین سے سرگرم گروہوں کے خلاف مزید مؤثر کارروائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ تازہ واقعہ خیبر پختونخوا میں حالیہ مہینوں کے دوران ہونے والے حملوں اور تخریبی کارروائیوں کی ایک کڑی ہے۔ 13 جولائی کو ضلع ٹانک میں وانا-جندولہ روڈ پر ایک مشتبہ دیسی ساختہ بم (آئی ای ڈی) کے ذریعے پولیس کی بکتر بند گاڑی کو نشانہ بنایا گیا تھا، جس کے نتیجے میں دو پولیس اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہو گئے تھے۔ پولیس کے مطابق دھماکہ خیز ڈیوائس کو ریموٹ کے ذریعے دھماکے سے اڑایا گیا تھا، جس کے بعد حملہ آوروں کی تلاش کے لیے کارروائی شروع کی گئی۔ 3 جولائی کو ضلع بنوں میں نامعلوم حملہ آوروں نے تخریب کاری کی دو الگ کارروائیاں کیں، جن میں سرکاری گرلز مڈل اسکول اور ایک اہم رابطہ پل کو نشانہ بنایا گیا۔

مغربی ایشیا میں کشیدگی سے عالمی توانائی منڈی متاثر، برینٹ خام تیل 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گیا

لندن، 9 ستمبر (یو این آئی) مغربی ایشیا میں بڑھتے ہوئے تنازع کے باعث تیل کی سپلائی اور ترسیلی راستوں میں خلل کے خدشات بڑھنے سے برینٹ خام تیل کی قیمت بدھ کو پہلی بار 24 جولائی کے بعد 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی۔ برینٹ خام تیل کے مستقبل کے سودوں کی قیمت 2.15 ڈالر یعنی 2.2 فیصد اضافے کے ساتھ 0721 جی ایم ٹی تک 100.07 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔ امریکی ویسٹ ٹیکساس انٹرمیڈیٹ (ڈبلیو ٹی آئی) خام تیل کی قیمت بھی 1.70 ڈالر یعنی 1.83 فیصد بڑھ کر 73.94 ڈالر فی بیرل ہو گئی۔ اگست کے اوائل سے اب تک برینٹ کی قیمت میں تقریباً 25 فیصد اضافہ ہو چکا ہے، کیونکہ چھ ماہ سے جاری امریکہ-ایران تنازع کے مستقل حل کی امیدیں کمزور پڑ گئی ہیں اور لڑائی پورے خطے میں پھیل گئی ہے۔ تازہ اضافہ اس وقت ہوا جب ایران کی حمایت یافتہ حوثی ملیشیا نے رواں ہفتے کے آغاز میں سعودی عرب کی توانائی تنصیبات پر حملے کیے۔ حملوں کے نتیجے میں تیل کی بعض تنصیبات میں آگ لگ گئی، جس سے یہ خدشات بڑھ گئے ہیں کہ تنازع دنیا کے اہم ترین تیل پیدا کرنے والے خطے میں مزید پھیل سکتا ہے۔ ان حملوں نے بحیرہ احمر کے ذریعے خام تیل کی ترسیل کے حوالے سے بھی تشویش بڑھا دی ہے، جو آبنائے ہرمز کے مقابلے میں تیل کی ترسیل کا ایک اہم متبادل راستہ بن چکا ہے۔ 28 فروری کو ایران جنگ شروع ہونے کے بعد سے آبنائے ہرمز کے ذریعے تیل کی ترسیل پہلے ہی شدید متاثر ہوئی ہے۔ تازہ پیش رفت نے اس لیے تیل کی پیداوار اور نقل و حمل، دونوں کے حوالے سے خدشات بڑھا دیے ہیں، جس سے قیمتوں پر اضافی دباؤ پڑا ہے۔ آبنائے ہرمز سے گزرنے والی بحری آمدورفت میں نمایاں کمی سے خلل کی شدت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ 30 اگست کو دوبارہ لڑائی شروع ہونے سے قبل والے ہفتے میں آبنائے ہرمز سے روزانہ تقریباً 80 لاکھ سے 90 لاکھ بیرل تیل گزرتا تھا، جو اس سے ایک ہفتہ قبل ریکارڈ کی گئی مقدار سے تقریباً دوگنا تھا۔ تاہم اب یہ بہاؤ اپنی سابقہ سطح کے ایک حصے تک محدود ہو گیا ہے اور روزانہ 20 لاکھ بیرل سے بھی کم رہ گیا ہے۔ آبنائے ہرمز دنیا کے اہم ترین تیل ترسیلی راستوں میں شامل ہے، جو خلیجی ممالک کے تیل پیدا کرنے والے علاقوں کو عالمی منڈیوں سے ملاتا ہے۔ اگر تیل کی ترسیل میں یہ کمی طویل عرصے تک جاری رہتی ہے تو عالمی سطح پر تیل کی سپلائی محدود ہو سکتی ہے۔

مقبوضہ مشرقی القدس میں برطانوی قونصل خانہ بند کر دیا جائے: اسرائیل

تل ابیب، 9 ستمبر (یو این آئی) اسرائیل نے مقبوضہ مشرقی القدس میں واقع برطانوی قونصل خانے کو مطلع کیا ہے کہ اس کا بند ہونا ضروری ہے اور یہ کہ وہاں متعین سفارتی عملے کی سفارتی منظوری 30 دن کے اندر منسوخ ہو جائے گی۔ ایک اسرائیلی عہدیدار اور معاملے سے واقف دو ذرائع کی فراہم کردہ معلومات کے مطابق اسرائیل میں امریکی زیرِ قیادت قائم کیے گئے غزہ رابطہ کاری مشن※ میں متعین برطانوی نمائندوں کے علاوہ رام اللہ میں موجود برطانوی سفارت کاروں کو بھی سات دن کے اندر وہاں سے نکلنا ہوگا۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ گیڈون ساعر نے منگل کے روز جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ برطانیہ کے، مقبوضہ مغربی کنارے کی غیر قانونی اسرائیلی بستیوں پر پابندیاں عائد کرنے کے، جواب میں مقبوضہ مشرقی القدس میں فلسطین انتظامیہ کے تسلیم کردہ برطانوی قونصل خانے کو بند کر دیا جانا چاہیے۔ برطانیہ کے ساتھ ساتھ فرانس اور کینیڈا نے بھی غیر قانونی اسرائیلی بستیوں سے آنے والی اشیا کی درآمد پر پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ معاملے سے واقف ذرائع نے نام کو پوشیدہ رکھتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلی حکومت، ممکنہ پابندیوں کی توقع کے ساتھ، بدھ کے روز متوقع اجلاس میں برطانوی اقدام کے حامی ممالک کے خلاف ممکنہ جوابی کارروائی پر غور کرے گی۔ نیتن یاہو دفتر نے اس معاملے پر تبصرے کی درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا۔

ثقافتی ٹیلنٹ ہنٹ سے نوجوانوں کو ورثے اور سیاحت سے جوڑنے کی تیاری

وزیر سیاحت جیویر سنگھ نے نومبر تک ترقیاتی منصوبے مکمل کرنے کی دی ہدایت

لکھنؤ: 9 ستمبر۔اتر پردیش کے سیاحت اور ثقافت کے وزیر جناب جیویر سنگھ نے محکمہ کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ 2 اکتوبر گاندھی جینتی کو ثقافتی ٹیلنٹ ہنٹ پروگرام شروع کریں، تاکہ اسکول اور کالج کے طلباء کو اختراعات اور سیاحت سے جوڑا جاسکے۔ اس عمل کو بھارت رتن، سابق وزیر اعظم آنجہانی اٹل بہاری واجپائی کے یوم پیدائش پر ریاستی سطح کے پروگرام کے ساتھ ختم کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے نوجوان نسل کو اپنے ورثے پر فخر کرنے اور تاریخی یادگاروں سے متعلق کہانیوں اور تجربات کو شیئر کرنے کی ترغیب دینے کی کوششوں پر زور دیا۔ انہوں نے محکمہ کے اندر جاری پروجیکٹوں کو نومبر 2026 تک مکمل کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہند کی سطح پر زیر التواء پروجیکٹوں اور مالی معاملات کو حل کرنے کے لیے جلد ہی وزارت ثقافت اور سیاحت کے حکام کے ساتھ ایک میٹنگ نئی دہلی میں ہوگی۔ جناب جیویر سنگھ آج یہاں ٹورازم بھون میں محکمہ ثقافت اور سیاحت اور اتر پردیش برج تیرتھ وکاس پریشد کی کامیابیوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے ایل ڈی اے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لکھنؤ کے ساتھ مل کر شہید پاتھ کے قریب لولو مال کے پیچھے خالی زمین پر ثقافت اور آثار قدیمہ بھون تعمیر کرنے کی ہدایت دی۔ اس کے علاوہ انہوں نے بھاتکھنڈے کلچر یونیورسٹی کے حق میں 145 ایکڑ اضافی اراضی مفت دینے کے لیے کارروائی شروع کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے ہدایت کی کہ ڈائریکٹوریٹ آف کلچر کی طرف سے یو پی پی سی ایل کو الاٹ کیے گئے 21 پراجیکٹس اور ٹینڈر کے عمل کی تکمیل کے بعدی این ڈی ایس کو الاٹ کیے گئے 13 پروجیکٹ پر کام شروع کیا جائے۔ جناب جیویر سنگھ نے ہدایت دی کہ رام لیلا کی چاردیواری، جو ریاست کے مختلف اضلاع میں زیر تعمیر ہیں، کو رام لیلا کمیٹیوں کے حوالے کر دیا جائے، جہاں وہ مکمل ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے سختی سے ہدایت کی کہ جن منصوبوں کے لیے فنڈز 31 مارچ 2026 تک مختص کیے گئے ہیں ان کے تعمیراتی کام ہر صورت نومبر کے مہینے تک شروع کر دیں۔ محکمہ سیاحت کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے گزشتہ اجلاسوں میں کئے گئے فیصلوں کی تعمیل کی صورتحال کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے سائبیج ٹورسٹ فیسیلیٹیشن سنٹر اور پورے پورٹل کے ہموار آپریشن کے لیے ایک سیل بنانے کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے کہا کہ مالی سال 2025-26 میں 575 پراجیکٹس کی منظوری دی گئی ہے جس میں انکرپشن اور بارکوڈ سسٹم کے لیے انتظامات کیے گئے ہیں۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ جن آرکیٹیکٹس کا کام تسلی بخش نہیں ان کی جگہ نئے آرکیٹیکٹس کو پینل میں شامل کیا جائے۔ ایگزیکیوٹنگ ایجنسی کے مطابق معماروں کے زیر التواء یوٹیلائزیشن سرٹیفکیٹس اور بقایاجات کا جائزہ لیتے ہوئے انہوں نے ہدایت کی کہ جن کا کام تسلی بخش ہے ان کو ادائیگی یقینی بنائی جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے انتظامی کنٹریکٹ پر راہی ٹورسٹ گیسٹ ہاؤسز کے آپریشن کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے یوپی برج تیرتھ وکاس پریشد کے محکمہ کے لحاظ سے مکمل شدہ پروجیکٹوں کا جائزہ لیا۔ اس کے تحت 31.48428 لاکھ روپے کے 126 پروجیکٹ تھے۔ اس کے علاوہ 990.41941 لاکھ روپے کے 24 جاری منصوبوں کا بھی جائزہ لیا گیا۔ اس موقع پر ایڈیشنل چیف سکریٹری سیاحت و ثقافت جناب امرت ابھی جات، ڈائرکٹر اور اسپیشل سکریٹری سیاحت مسٹر مردل چودھری، ڈائرکٹر کلچر جناب سنجے کمار سنگھ، اسپیشل سکریٹری کلچر دیپا رنجن، ایم ڈی آشیش کمار، سیاحت کے مشیر جے پی سنگھ، ریجنل ٹورازم آفیسر انجو چودھری، اسسٹنٹ ڈائرکٹر اور دیگر افسران موجود تھے۔

مکتب جیتی کھیڑا میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد

دینی تعلیم اور خواتین کی تربیت کی ضرورت پر علماء نے زور دیا

لکھنؤ 9 ستمبر (پریس ریلیز): مکتب جیتی کھیڑا، موہن لال گنج، زیر نگرانی مکاتب شعبۂ دعوت وارشاد، ندوۃ العلماء، لکھنؤ میں ایک جلسۂ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز حافظ شفیق کی تلاوت قرآن مجید سے کیا گیا۔ اس کے بعد بارگاہ نبوی میں حافظ شکیل، امام وخطیب مسجد جیتی کھیڑا، نے نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔ نعت رسول کے بعد مولانا بلال احمد قاسمی، امام بھٹگاؤں، نے اپنے خطاب میں دین اسلام کی بنیادی باتوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے ہر بچے کو دین کی بنیادی باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ اس کے بعد مفتی عبدالاحد قاسمی نے اپنے خطاب میں کہا کہ لوگوں کو اللہ کے رسول کی سیرت کو نمونہ بنا کر اپنی زندگی گزارنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مولانا آصف انور ندوی نے اپنے خطاب میں عورتوں کے مقام و مرتبہ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ معاشرے کی اصلاح میں عورتوں کا بہت اہم کردار ہوتا ہے۔ اگر ایک عورت دینی تعلیم حاصل کرلے تو اس کے ذریعے پورے خاندان کی اصلاح ہوسکتی ہے۔ اس لیے عورتوں کو بھی معاشرے کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیے اور اپنے چھوٹے بچوں کی تعلیم وتربیت پر زور دینا چاہیے، تاکہ وہ بچہ بڑا ہوکر والدین کی خدمت کا سہارا بن سکے۔

ریلوے ٹریک پر نوجوان کی لاش ملنے کے بعد سنسنی

پریاگ راج، 9 ستمبر (یواین آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج کے منڈا تھانہ علاقے کے دیگھیا علاقے میں ڈی ایف سی سی ریلوے لائن پر بدھ کی صبح ایک نوجوان کی لاش ملنے سے ہلچل مچ گئی۔ صبح کی سیر کے لیے نکلے لوگوں نے ریلوے ٹریک پر لاش دیکھی اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر تفتیش کی اور بتایا کہ متوفی آسو (20) ولد رادھے کرشنا جوراجا پور گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اہل خانہ کے مطابق آسو منگل کی رات کسی کام سے بازار گیا ہوا تھا۔ وہ گھر واپس نہیں آیا۔ گھر والوں نے رات بھر اس کی تلاش کی۔ آج صبح 9 بجے انہیں اطلاع ملی کہ اس کی لاش ڈی ایف سی ریلوے ٹریک پر پڑی ہے۔ نوجوان کی لاش ملنے کی اطلاع ملتے ہی اہل خانہ جائے وقوعہ پر پہنچ گئے۔ لاش دیکھ کر اہل خانہ میں کہرام مچ گیا۔ گھر والے بے چین تھے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی گاؤں والوں کی بڑی تعداد جائے وقوعہ پر جمع ہوگئی۔ اطلاع ملتے ہی دیگھیا چوکی کے انچارج اکشے سنگھ پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔

ہر گھر جل یوجنا میں لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی: ضلع مجسٹریٹ

مئو 9 ستمبر (یواین آئی) اتر پردیش میں مئو ضلع مجسٹریٹ آنند وردھن کی صدارت میں کیمپ آفس کے آڈیٹوریم میں ضلع پینے کے پانی اور صفائی ستھرائی کمیٹی کی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں، ضلع مجسٹریٹ نے جل جیون مشن کے تحت چلائے جانے والے ہر گھر جل یوجنا کے مختلف پروجیکٹوں کی جسمانی پیش رفت، پانی کی باقاعدہ فراہمی، سڑک کی مرمت، شکایت کے ازالے اور معیار کا تفصیلی جائزہ لیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام عمل آوری ایجنسیوں کو واضح ہدایات دیں کہ جو منصوبے 90 فی صد سے زائد مکمل ہیں انہیں اس ماہ کے آخر تک 100 فی صد مکمل کرلیا جائے۔ اگر ضروری ہو تو افرادی قوت بڑھا کر کام تیز کیا جائے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر مقررہ مدت میں کام مکمل نہ کیا گیا تو متعلقہ عمل درآمد کرنے والے ادارے کے خلاف فوجداری مقدمہ درج کرنے سمیت قواعد کے مطابق سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ غور طلب ہے کہ ماضی میں کے ایل ایس آر پر عمل درآمد کرنے والی ایجنسی پر سست رفتاری کی وجہ سے جرمانے عائد کیے گئے ہیں اور حکومتی سطح پر خط وکتابت بھی کی گئی ہے۔ چلنے والے پانی کی فراہمی والے دیہاتوں میں صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے، ضلع مجسٹریٹ نے پمپوں کے ذریعے فوری پانی کی فراہمی اور اوور ہیڈ ٹینکوں کی تعمیر مکمل نہ ہونے پر ٹرائلز کی تعداد میں اضافہ کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے جل جیون مشن کے تحت "ہر گھر جل" اسکیم کے تحت آنے والے دیہاتوں کی تعداد بڑھانے پر خصوصی زور دیا۔ جب اسکیم کے مختلف اجزاء کی فزیکل پروگریس کا جائزہ لیا گیا تو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پایا کہ پانی کی باقاعدہ فراہمی صرف 55.49 فیصد ہے، اور ہدایت کی کہ اسے ترجیحی بنیادوں پر بڑھایا جائے۔ اسی طرح جب 100 فیصد سڑکوں کی مرمت مکمل کرنے والے دیہات کا فیصد صرف 96.64 فیصد رہا تو انہوں نے تمام عمل درآمد کرنے والے اداروں کو ہدایت کی کہ وہ اس ماہ کے آخر تک سڑکوں کی مرمت کا کام مکمل کر کے ہفتہ وار رپورٹ پیش کریں۔ جل جیون مشن کے تحت موصول ہونے والی شکایات کے ازالے کا جائزہ لیتے ہوئے، ضلع مجسٹریٹ نے اس وقت سخت ناراضگی کا اظہار کیا جب انہوں نے KLSR نافذ کرنے والی ایجنسی میں ایک سال سے زیر التوا پانچ شکایات کا پتہ لگایا۔ انہوں نے ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی کہ وہ تمام شکایات کے فوری، معیاری نمٹانے کو یقینی بنائیں اور رپورٹ پیش کریں۔ تھرڈ پارٹی انویسٹی گیشن کا جائزہ لیتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ٹی پی آئی ٹیم کو ہدایت دی کہ وہ ضلع میں چلائے جا رہے پروجیکٹس اور ان کی تعمیر کے معیار کا باقاعدگی سے معائنہ کریں اور عملدرآمد کرنے والی ایجنسیوں کے ساتھ تال میل قائم کرکے رپورٹ پیش کریں۔ ضلع مجسٹریٹ نے کہا کہ "ہر گھر جل یوجنا حکومت کی ترجیح ہے اور یہ ایک اہم پروگرام ہے جو معاشرے کے آخری فرد سے براہ راست جڑا ہوا ہے۔ کسی بھی سطح پر غفلت یا لاتعلقی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے ہدایت کی کہ افرادی قوت میں اضافہ کرتے ہوئے ستمبر کے آخر تک 90 فیصد سے زائد مکمل ہونے والے تمام کام 100 فیصد مکمل کئے جائیں اور 80 فیصد سے زائد پیش رفت والے کام اکتوبر کے آخر تک مکمل کئے جائیں۔ انہوں نے واضح طور پر متنبہ کیا کہ مقررہ مدت میں کام مکمل کرنے میں ناکامی پر عملدرآمد کرنے والی ایجنسیوں کے خلاف فوجداری مقدمات درج کرنے سمیت سخت قانونی کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت کی کہ کام کی موثر نگرانی کے لیے ٹیمیں تشکیل دی جائیں، ٹیم کی بنیاد پر کام کیا جائے اور منصوبوں کی باقاعدہ نگرانی کو یقینی بنایا جائے۔ میٹنگ میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر مسٹر وویک کمار، جل نگم کے رامیشور دیال، مختلف ایگزیکیوٹنگ ایجنسیوں کے ضلعی نمائندے اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

چوہان سماج کا کانگریس کی جانب بڑھتا رجحان، سیکڑوں افراد پارٹی میں شامل

بی جے پی، بی ایس پی اور نشاد پارٹی چھوڑ کر کانگریس کا دامن تھاما، 2027 میں تبدیلی کا عزم

لکھنؤ۔ کانگریس پارٹی کی پالیسیوں میں یقین اور کانگریس کی اعلیٰ قیادت جناب ملکارجن کھڑگے جی، محترمہ سونیا گاندھی جی، جناب راہل گاندھی جی اور محترمہ پرینکا گاندھی جی پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے آج یہاں اتر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر دفتر میں آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اتر پردیش کے ریاستی انچارج اور سابق وزیر جناب راجندر پال گوتم کی موجودگی میں بھارتیہ جنتا پارٹی چھوڑ کر منوج کمار چوہان اور ہرونش سنگھ چوہان ایڈووکیٹ کی قیادت میں ریاست کے مختلف اضلاع سے تعلق رکھنے والے چوہان سماج کے سیکڑوں افراد نے کانگریس پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ سماج وادی پارٹی کے ریاستی سکریٹری سنیل کشواہا نے بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس موقع پر کانگریس پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر خاص طور پر ضلع امیٹھی سے پھول سنگھ چوہان، وارانسی سے پروفیسر شیورام سنگھ چوہان، جونپور کے راجیش چوہان نے بی ایس پی چھوڑ کر، لکھیم پور سے درباری لال چوہان نے بی ایس پی چھوڑ کر، کاس گنج سے رن سنگھ چوہان (روی لونیا) نے نشاد پارٹی چھوڑ کر، جبکہ بی جے پی چھوڑ کر قدم سنگھ، گرام پردھان سہارنپور، نیترا پال چوہان، گرام پردھان سہارنپور، امر سنگھ چوہان لکھنؤ، کیلاش چوہان گرام پردھان، راجیش چوہان گرام پردھان اعظم گڑھ، امر سنگھ چوہان لکھنؤ، ارون سنگھ چوہان ضلع مئو، مکیش سنگھ چوہان ضلع جونپور، جے پال چوہان ضلع اعظم گڑھ سمیت سیکڑوں کی تعداد میں چوہان سماج کے لوگوں نے کانگریس پارٹی کی رکنیت حاصل کی۔ اس موقع پر ریاستی انچارج جناب راجندر پال گوتم نے ریاست کے مختلف اضلاع سے آئے چوہان سماج کے سیکڑوں افراد کا استقبال کیا اور کہا کہ انصاف کے سپاہی جن نائک جناب راہل گاندھی جی جس طرح سماجی انصاف کی آواز اٹھا رہے ہیں، اس سے پورے ملک کا پسماندہ، دلت اور انتہائی پسماندہ سماج تیزی سے کانگریس کی طرف جڑ رہا ہے، جو آئندہ اسمبلی انتخابات 2027 میں تبدیلی کا آغاز ہے۔ رکنیت حاصل کرنے کے پروگرام میں منوج کمار چوہان نے کہا کہ آج وہ کانگریس پارٹی میں شامل ہو رہے ہیں کیونکہ کانگریس پارٹی ہی سماجی انصاف، آئین اور جمہوریت کے لیے جدوجہد کر رہی ہے۔ "جس کی جتنی تعداد بھاری، اس کی اتنی شراکت داری" کے اعتماد کے ساتھ ریاست کا چوہان سماج کانگریس سے جڑ رہا ہے۔ جب جب چوہان سماج جس جس پارٹی کے ساتھ گیا، اتر پردیش میں اسی پارٹی کی حکومت بنی ہے۔ اب چوہان سماج نے کانگریس پارٹی کو اقتدار میں لانے کا عزم کر لیا ہے۔ رکنیت حاصل کرنے والے ہرونش سنگھ چوہان ایڈووکیٹ نے کانگریس پارٹی کے تئیں چوہان سماج کے عزم کو دہرایا اور کہا کہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں ریاست کا چوہان سماج پوری طاقت کے ساتھ کانگریس پارٹی کو کامیاب بنانے کا کام کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ چوہان سماج گزشتہ چار انتخابات سے ریاست میں تبدیلی کی چابی کے طور پر کام کر رہا ہے اور اب وہ چابی کانگریس کے لیے کام کرے گی۔

سیٹھ آنندرام جے پوریا اسکول میں بین المدارس مباحثے کا انعقاد

لکھنؤ، 9 ستمبر: سیٹھ آنندرام جے پوریا اسکول، شہید پتھ، لکھنؤ کی جانب سے نویں ڈاکٹر راجارام جے پوریا میموریل بین المدارس مباحثے کا انعقاد کیا گیا۔ اس پروگرام میں لکھنؤ اور کانپور کے معروف اسکولوں کے نوجوان مقررین نے تکنیکی دور کے ایک اہم سوال پر اپنے خیالات کا موثر تبادلہ کیا۔ اسکول کے بانی مرحوم ڈاکٹر راجارام جے پوریا کی یاد میں منعقد ہونے والے اس سالانہ مباحثے کا آغاز خدا کی دعا کے ساتھ ہوا۔ اس کے بعد تخلیقی انداز میں تیار کیے گئے کرٹن ریزر کے ذریعے تکنیکی ترقی سے پیدا ہونے والے مواقع اور چیلنجز پیش کیے گئے۔ اس پیشکش کے ذریعے موضوع پیش کیا گیا: "تکنیکی ترقی کی رفتار انسانیت کی جانب سے اسے اخلاقی طور پر استعمال کرنے کی صلاحیت سے آگے نکل گئی ہے۔" مباحثے کی ناظم محترمہ جیوتی تیواری نے مقابلے کا باضابطہ آغاز کرتے ہوئے اس کے قواعد سے آگاہ کیا۔ شریک طلبہ نے پُرجوش اور فکری طور پر سنجیدہ بحث میں حصہ لیا، اپنے دلائل پیش کیے، مخالف خیالات کو چیلنج کیا اور اہم سوالات کے جوابات دیے۔ بحث میں ڈرون جنگ، جینیاتی ترمیم اور تیزی سے ہو رہی تکنیکی ترقی کے دور میں اخلاقی جواب دہی جیسے عصری موضوعات پر غور کیا گیا۔ فیصلہ کن پینل میں محترمہ پونم کوچیتی، پرنسپل، سیٹھ آنندرام جے پوریا اسکول، شہید پتھ، لکھنؤ، ہیڈ مسٹریس محترمہ شیلپی کمار اور محترمہ پاشکلا شامل تھیں۔ اس مقابلے نے طلبہ کو موضوع پر اپنی گرفت کا مظاہرہ کرنے اور مختلف خیالات کے تئیں احترام برقرار رکھتے ہوئے مکالمہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ پروگرام کی اہمیت پر بات کرتے ہوئے محترمہ پونم کوچیتی، پرنسپل، سیٹھ آنندرام جے پوریا اسکول، شہید پتھ، لکھنؤ نے کہا: "ڈاکٹر راجارام جے پوریا میموریل ڈیبیٹ اس یقین کی عکاسی کرتا ہے کہ تعلیم کا مقصد نوجوانوں کو صرف بدلتی ہوئی دنیا کو سمجھنے کے لیے تیار کرنا ہی نہیں، بلکہ اسے غور وفکر کے ساتھ سوال کرنے اور ذمہ داری کے ساتھ اس کی تشکیل کرنے کے لیے بھی تیار کرنا ہے۔

تیز رفتار کینٹر نے بائک کو ماری ٹکر، نوجوان جاں بحق، چچا شدید زخمی

بلندشہر 9 ستمبر۔ زبیر شاد۔ بلندشہر کوتوالی دیہات علاقے میں ہائی وے 34 پر گاؤں دریا پور کے قریب ایک بھیانک سڑک حادثے میں بائیک سوار نوجوان کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ اس کا چچا شدید طور سے زخمی ہوگیا۔ حادثے میں جاں بحق نوجوان کی شناخت سکندرآباد ساکن انوج کے طور پر ہوئی ہے۔ انوج اپنے چچا بدھ پال کے ساتھ سکندرآباد سے بلندشہر کی جانب جا رہا تھا۔ اسی دوران پیچھے سے آنے والے تیز رفتار بے قابو کینٹر نے ان کی موٹر سائیکل کو زوردار ٹکر ماردی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ انوج نے موقع پر ہی دم توڑ دیا، جبکہ بدھ پال کے سر اور جسم کے دیگر حصوں میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ مقامی لوگوں نے زخمی نوجوان کو فوری طور پر اسپتال پہنچایا، جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ اطلاع ملنے پر پولیس موقع پر پہنچی اور انوج کی لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا۔ پولیس نے حادثے کی تحقیقات اور قانونی کارروائی شروع کر دی ہے۔

سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت بی جے پی کی بائیک یاترا کا اعلان

کاکوری، لکھنؤ۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کے کاکوری واقع ضلعی دفتر میں سیوا سنکلپ ابھیان کے سلسلے میں ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں آنے والے دنوں میں منعقد کیے جانے والے پروگراموں کی مکمل خاکہ پیش کیا گیا۔ پریس کانفرنس سے بی جے پی لکھنؤ ضلع کے ضلع صدر وجے موریہ اور بی جے پی یوا مورچہ کے ریاستی وزیر شیوندر شاہی نے مشترکہ طور پر خطاب کیا۔ پریس کانفرنس میں سب سے خاص بات نوجوانوں کے لیے نکالی جانے والی بائیک یاترا کے حوالے سے رہی۔ بی جے پی یوا مورچہ کے ریاستی وزیر شیوندر شاہی نے بتایا کہ یہ بائیک یاترا وزیر اعظم نریندر مودی کی جائے پیدائش وڈنگر سے لے کر ان کی کرم بھومی وارانسی تک نکالی جائے گی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ یاترا ایک ساتھ نہیں بلکہ 10 مختلف راستوں سے گزرے گی اور اس میں تقریباً 500 نوجوان 250 بائیکوں کے ساتھ حصہ لیں گے۔ شیوندر شاہی نے مزید بتایا کہ یاترا جن جن اضلاع سے گزرے گی، وہاں کے ضلع صدر اور یوا مورچہ کے ضلع صدر مل کر یاترا میں شامل نوجوانوں کا استقبال کریں گے اور ان کے قیام اور کھانے پینے جیسی ضروری انتظامات کو بھی یقینی بنائیں گے۔ انہوں نے نوجوانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں نوجوان اس بائیک یاترا سے جڑیں اور سیوا سنکلپ ابھیان کو کامیاب بنانے میں اپنی شرکت یقینی بنائیں۔ وہیں بی جے پی لکھنؤ ضلع کے ضلع صدر وجے موریہ نے بتایا کہ سیوا سنکلپ ابھیان کے تحت 17 ستمبر سے 17 اکتوبر تک مسلسل مختلف پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔

ریل مسافر برائے مہربانی توجہ دیں!

خصوصی ایکسپریس ریل گاڑی۔ 2026

ریل مسافروں کی سہولت کیلئے اتر ریلوے کے ذریعہ مندرجہ ذیل سپیشل ریل گاڑی مندرجہ ذیل نظام اوقات کے مطابق چلائی جائیں گی:

04031/04031 دلی جنکشن۔ وارانسی جنکشن۔ دلی جنکشن ریزروڈ سپیشل ایکسپریس ریل گاڑی — 04 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 04032 آمد	ریل گاڑی نمبر 04032 روانگی	↓ سٹیشن ↑	ریل گاڑی نمبر 04031 آمد	ریل گاڑی نمبر 04031 روانگی
----	21:10	دلی جنکشن	11:45	----
21:35	21:40	نئی دهلی	11:15	11:20
22:30	22:32	غازی آباد	10:08	10:10
23:06	23:08	هاپوڑ	09:08	09:10
00:45	00:55	مرادآباد	07:30	07:40
02:18	02:20	بریلی	05:57	05:59
03:28	03:30	شاهجهانپور جنکشن	05:00	05:02
04:13	04:15	هردوئی	04:03	04:05
06:30	06:40	لکھنؤ	02:10	02:20
09:40	09:45	ایودهیاکینٹ	23:40	23:45
13:10	13:12	جونپور جنکشن	21:18	21:20
15:00	----	وارانسی جنکشن	----	20:15

چلنے کے دن: 04032 دلی جنکشن سے مورخہ 10-09-2026 اور 12-09-2026 کو اور 04031 وارانسی جنکشن سے مورخہ 11-09-2026 اور 13-09-2026 کو

جگہ: 2 ٹیئر اے سی، 3 ٹیئر اے سی سلیپر اور جنرل کلاس۔

ریل مسافروں سے درخواست ہے کہ کسی بھی معلومات کیلئے ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 پر رابطہ کریں یا ریلوے کی ویب سائٹ https://enquiry.indianrail.gov.in یا NTES App دیکھیں

اتر ریلوے
www.nr.indianrailways.gov.in پر لاگ ان کریں
ہمیں فالو کریں
گراهکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

بی جے پی میں جانے کے بعد راج بھر کی عقل بھٹک گئی ہے، اب وہ ٹھیک ہوجائیں گے: شیوپال

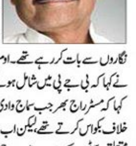

اٹاوہ، 9 ستمبر (یواین آئی) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے بدھ کے روز سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) کے صدر اوم پرکاش راج بھر کو ہدف تنقید بناتے ہوئے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) میں شامل ہونے کے بعد ان کا دماغ بھٹک گیا ہے اور وہ آئندہ اسمبلی انتخابات میں "ٹھیک" ہو جائیں گے۔ مسٹر یادو اپنے آبائی ضلع اٹاوہ کے پکا تالاب میں جاگیشور مندر میں بھگوان کرشن کی چھٹھی کی تقریبات میں شرکت کے بعد نامہ نگاروں سے بات کر رہے تھے۔ اوم پرکاش راج بھر کے سوشل میڈیا پوسٹس کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی میں شامل ہونے کے بعد ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور اب وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر راج بھر جب سماج وادی پارٹی کے ساتھ تھے تو وہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے خلاف بکواس کرتے تھے، لیکن اب وہ سماج وادی لیڈروں کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ مسٹر راج بھر سے "اہیر" اور "ظہیر" سے متعلق پوسٹس کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر یادو نے ان پر بھی نشانہ سادھا، کہا کہ بی جے پی میں شامل ہونے سے پہلے انہوں نے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کے خلاف نازیبا زبان استعمال کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ وہ اب بی جے پی کے ساتھ ہیں اور عوام انہیں آئندہ انتخابات میں جواب دیں گے۔ 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے ایس پی کے ممکنہ اتحاد کے بارے میں پوچھے جانے پر مسٹر یادو نے کہا کہ پارٹی کی قومی قیادت فیصلہ کرے گی کہ وہ کن پارٹیوں کے ساتھ اتحاد کرے گی۔ انہوں نے کسی بھی پارٹی کا نام بتانے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ حتمی فیصلہ اعلیٰ قیادت کرے گی۔ راشٹریہ لوک دل (آر ایل ڈی) کے ترجمان روہت اگروال کی طرف سے لگائے گئے الزامات کے بارے میں پوچھے جانے پر ایس پی لیڈر نے کہا کہ پہلے یہ واضح ہونا چاہئے کہ یہ الزامات کس کے خلاف ہیں۔

عقیل عباس طلبگار کے شعری مجموعہ نئی روشنی کی رسم اجراء

میرا روڈ ممبئی گھانچی ہال میں شاندار عالمی مشاعرے کا انعقاد

لکھنؤ/ممبئی پریس ریلیز۔ میرا روڈ ممبئی کے گھانچی ہال میں ایک عالمی مشاعرے کا انعقاد سماجی کارکن ڈاکٹر مختار شیخ کی صدارت میں ہوا جس میں مہمان خصوصی فیض اللہ شیخ اور مہمان ذی وقار ڈاکٹر زبیر فاروق العرشی رہے جبکہ مہمانان اعزازی کے طور پر اشتیاق سعید، عبد الرحمان، خالد اختر خان، اشفاق کھوپیکر، الحاج باباجی، وغیرہ رہے اس پروگرام میں خصوصی شرکت رہی ایم ایل اے اکولہ ساجد پٹھان کی جن کو کانگریس مائناریٹی کمیٹی کا چیرمین بنایا گیا ہے پروگرام کی سرپرستی سید مظفر حسین نے کیکنوینر ڈاکٹر علی فاضل نے تلاوت کلام ربانی سے مشاعرے کا آغاز کیا بعدازاں عمران فیض ناگپوری نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا مہمان شعراء میں زبیر فاروق العرشی، معید رہبر لکھنوی، محمد علی علوی، طارف نیازی، عمران فیض ناگپوری، ضمیر رتھپوری، تبسم بربراوالا، نے اپنا خوبصورت کلام پیش کر کے خوب داد وتحسین حاصل کی مقامی شعراء میں ڈاکٹر کلیم ضیاء، ثانی اسلم، محشر فیض آبادی، آشو شرما، راجن رامپوری، راجیش اناوی، عقیل عباس طلبگار، وغیرہ نے بھی اپنا کلام پیش کیا نظامت کے فرائض وسیم جھنجھانوی نے انجام دئے -پسندیدہ اشعار نذر قارئین ہیں-

ہے حرف حرف زخم کی صورت کھلا ہوا
فرصت ملے تو تم مرا دیوان دیکھنا
ڈاکٹر زبیر فاروق

اب تعلق کیا رکھیں حجام سے
چار بالوں کو بھلا کٹوائیں کیا
محشر فیض آبادی

تم دیکھنا وقت ان کو مٹا دیگا کسی دن
جو ہم کو مٹانے کی قسم کھائے ہوئے ہیں
معید رہبر لکھنوی

ادب کو حسن حقیقت سے آشنا کرکے
ادب کے حسن کا ہم نے مزاج بدلا ہے
ڈاکٹر کلیم ضیاء

میں تو اک حرف غلط تھا اس کتاب شہر کا
سچ تو یہ ہے مجھ کو لفظ معتبر اس نے کیا
ثانی اسلم (ممبئی)

تو کہاں میری بات سمجھے گا
تیرے سر پر سوار ہے دنیا
طارف نیازی (رامپور)

فاتحہ پڑھنے بھی آئے ہو تو ہے ساتھ رقیب
تم مسلماں ہو تو مردے کو جلاتے کیوں ہو
محمد علی علوی (دہلوی)

مفلسی کے پردے میں اک شریف انساں بھی
مال و زر نہیں ہے تو معتبر نہیں ہوتا
ضمیر رتھپوری

تم کو جنت بھی نظر آئے گی دروازہ بھی
غور کرنا کبھی ماں باپ کے قدموں کی طرف
عمران فیض ناگپوری

تیرنا جانتی تھی میں لیکن
میری قسمت میں ڈوب جانا تھا
شاعرہ آشو شرما

سارے رشتے زمیں پہ چھوٹ گئے
کیا ملا خود کو آسماں کرکے
تبسم بربراوالا

اس موقع میرا روڈ کے کثیر باذوق خواتین و حضرات کی شرکت نے محفل کو مزید پر وقار بنایا اختتام شاندار عشائیہ پر ہوا۔

اودھ نامہ

یہ تصویر کب بدلے گی

گزشتہ 10 اگست کی رات، مہاراشٹرا میں دھنورا تحصیل کے جیت لائی آشرم اسکول میں فرش پر سورہی 6 طالبات کو زہریلے سانپ نے کاٹ لیا، جن میں 3 کی موت ہوگئی۔ باقی 3 میں 14 سالہ سمردھی کی حالت اب بھی سنگین ہے۔ اسے ناگپور کے اسپتال ریفر کیا گیا ہے۔ مہاراشٹر حکومت نے بڑی سرعت کے ساتھ کارروائی کرتے ہوئے فوری طور سے اسکول کا لائسنس منسوخ کردیا اور تقریباً 500 سرکاری امداد یافتہ قبائلی رہائشی اسکولوں کے آڈٹ کا حکم دیا۔ رپورٹ کے مطابق حکام نے بعد میں انکشاف کیا کہ مہاراشٹر کے سرکاری یا امداد یافتہ 'آشرم شالاؤں' میں 2 سالوں کے دوران 584 طلبا کی موت ہوئی ہے، جن کی وجوہات میں بیماری اور حادثات سے لے کر سانپ کا کاٹنا اور خودکشی تک شامل ہیں۔ حالانکہ مہاراشٹر میں قبائلی طلبا کے لیے فلاحی اسکیموں کی کمی نہیں ہے۔ سرکاری محکمے ہیں، پورٹل ہیں، فلاحی اسکیمیں ہیں اور اس کے لیے ذمہ دار افسران بھی ہیں۔ اصل مسئلہ سیاسی عزم اور ان اسکیموں کو زمین پر نافذ کرنے کی نیت کے فقدان کا ہے۔ لیکن جب کچھ ہو جاتا ہے تب سرکاری محکمے لکیر پیٹنا شروع کرتے ہیں اور جدھر نظر پڑتی ہے اسی کے خلاف کارروائی کردی جاتی ہے اور پھر دھیرے دھیرے سب کچھ اپنی حالت پر واپس آجاتا ہے۔ لیکن احتجاج کے اس دور میں ایسا لگتا ہے کہ ریاست کے قبائلی طلبا نے بھی مان لیا ہے کہ اب پانی سر سے اوپر نکل چکا ہے۔

گزشتہ دنوں دہلی میں ہوئی طلبا تحریک سے ممکنہ طور پر تحریک لے کر مشتعل قبائلی طلبا بھی سڑکوں پر اتر آئے۔ حسب معمول سرکار نے اپنی آنکھوں میں پٹی باندھ لی اور کانوں میں روئیاں ٹھونس لیں۔ 17 دنوں تک طلبا پونے کے مانجری میں بھوک ہڑتال پر بیٹھے رہے۔ آہستہ آہستہ ناگپور، ناسک اور مہاراشٹر کے دیگر حصوں کے طلبا بھی اپنے اپنے شہروں میں اس تحریک سے جڑ گئے۔ احتجاج کا دائرہ بڑھتا گیا اور آوازیں تیز ہوتی گئیں۔ آخرکار 29 اگست کو مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے ان کے تمام مطالبات تسلیم کر لیے اور تحریری یقین دہانی کرائی کہ وہ 3 ماہ کے اندر وعدوں پر عمل درآمد کا جائزہ لیں گے۔ طلبا نے اس انتباہ کے ساتھ اپنی ہڑتال فی الحال واپس لے لی ہے کہ اگر حکومت نے وعدہ پورا نہیں کیا تو وہ دوبارہ احتجاج شروع کردیں گے۔

تمام سرکاری قوانین اور احکامات کو لے کر گزشتہ کچھ برسوں سے قبائلی طلبہ کا عدم اطمینان مسلسل بڑھ رہا تھا، جو اجتماعی طور پر قبائلی تعلیم کے تئیں حکومت کے پورے رویے کی قلعی کھولتے ہیں۔ حال ہی میں فڑنویس حکومت کی جانب سے قبائلی ہاسٹلوں کے لیے نافذ کیے گئے نئے قوانین کو ہی لے لیں۔ 5 اگست کو ہاسٹل کی سہولت حاصل کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ عمر کی حد 26 سال مقرر کی گئی، لیکن احتجاج کے بعد اسے پہلے 39 سال کیا گیا اور پھر 25 اگست کو عمر کی حد ہی ختم کردی گئی۔ طلبا نے سوال اٹھایا کہ 26، 28 یا 39 سال کی عمر میں اعلیٰ تعلیم حاصل کررہا قبائلی طالب علم آخر ہاسٹل کے لیے کیوں نااہل ہونا چاہیے۔ غربت، اسکول کی دوری، خراب اسکولی تعلیم، خاندانی ذمہ داریاں اور پڑھائی میں آنے والی رکاوٹیں کسی طالب علم کے کالج کے سالوں کو روایتی عمر سے کافی آگے دھکیل دیتی ہیں۔ کسی دور دراز گاؤں کے قبائلی طالب علم کے لیے کالج میں داخلہ مل جانا ہی پابندیوں سے آزاد ہونے کے لیے کافی نہیں ہے۔ ریاست کو ان طلبا کے لیے کھانے، کتابوں، دواؤں اور رہنے و پڑھنے کی جگہ جیسی بنیادی ضروریات میں مدد دے کر کالج میں ان کا قائم رہنا ممکن بنانا ہوگا۔ کسی دور دراز قبائلی گاؤں کے طالب علم کے لیے ہاسٹل کی سہولت نہ ملنے کا سیدھا مطلب اعلیٰ تعلیم کے خوابوں کا ٹوٹ جانا ہے۔ عمر کی ان پابندیوں کے علاوہ، فڑنویس حکومت نے ہر قسم کے احتجاجی مظاہروں پر بھی پابندیاں عائد کردی تھیں اور 'آدیواسی حقوق بچاؤ کرتی کمیٹی' کے مطابق حکومت ریاست کے تمام قبائلی ہاسٹلوں کا انتظام بی جے پی/آر ایس ایس کے قریبی لوگوں کے ذریعے چلائے جانے والے ایک پبلک چیریٹیبل ٹرسٹ کو آؤٹ سورس کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔

قبائلی طلبا نے بار بار ڈی بی ٹی ادائیگیوں اور اسکالرشپ میں تاخیر کی شکایت کی۔ کبھی کبھی یہ تاخیر 2 سال تک بھی کھنچ جاتی تھی۔ کچھ طلبا کو قرض لینا پڑا یا ہاسٹل چھوڑنا پڑا، کیونکہ وہ کھانے اور روزمرہ کے اخراجات اٹھانے سے قاصر تھے۔ طلبا کے شدید غصے کے بعد اب ریاستی حکومت نے یقین دلایا ہے کہ ڈی بی ٹی نظام ختم کیا جائے گا اور ان ہاسٹلوں میں مقامی کچن دوبارہ شروع کیے جائیں گے۔ گزشتہ دنوں پونے میں کانگریس پارٹی کے 'چھاتروں کی گونج' پروگرام میں ایک قبائلی طالبہ نے بتایا کہ مہاراشٹر کے قبائلی ہاسٹلوں میں چھٹیوں سے واپس آنے والی طالبات کا زبردستی حمل کا ٹیسٹ کرایا جا رہا تھا۔ مقامی قبائلی ترقیاتی افسران نے بتایا ہے کہ انہوں نے ایسا کوئی حکم جاری نہیں کیا ہے۔ لیکن 23 ستمبر 2025 کو مہاراشٹر ریاستی خواتین کمیشن کی جانب سے پونے کے واکڑ واقع قبائلی طالبات کے ہاسٹل کے اچانک معائنے کے اگلے ہی دن پونے کے سول سرجن نے میڈیا کو بتایا کہ چھٹیوں سے واپس آنے والی لڑکیوں کے حمل کے ٹیسٹ کے لیے طبی عملے کو زبانی ہدایات دی گئی تھیں۔ تاحال یہ معلوم نہیں ہوسکا ہے کہ یہ زبانی ہدایات کس نے دی تھیں۔ احتجاج کرنے والے قبائلی طلبا نے درج فہرست قبائل (ایس ٹی) امیدواروں کے لیے محفوظ ہزاروں خالی عہدوں کو بھرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ریاست میں ایسے تقریباً 12,500 عہدے خالی پڑے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ملک کی آزادی کو ایک طویل عرصہ گزر جانے کے بعد بھی جمہوریت میں عوام کو احتجاج کے لیے سڑکوں اور پارکوں میں کیوں اترنا پڑتا ہے۔ اور جب عوام نکل ہی آتے ہیں تو پہلے انھیں نظر انداز کیوں کیا جاتا ہے۔ حکومت خواہ کسی کی بھی ہو وہ عوام کے حقوق ادا کرنے سے کیوں آنکھیں چراتی ہے۔ یہی عوام حکومتوں کو اپنے ووٹ دے کر منتخب کرتے ہیں اور عوام ہر بار خود کو ٹھگا محسوس کرتے ہیں۔ یہ تصویر کب بدلے گی۔

ذات، صنف اور مذہب کی بنیاد پر تشدد کیوں؟

ڈاکٹر مظفر حسین غزالی

بھارت کا آئین ہر شہری کو مساوات، آزادی، عزتِ نفس اور قانون کے یکساں تحفظ کی ضمانت دیتا ہے۔ آئین کی نظر میں نہ کوئی اونچی ذات ہے نہ نیچی، نہ مرد کو عورت پر فطری برتری حاصل ہے اور نہ مذہب کسی شہری کے بنیادی حقوق کا معیار بن سکتا ہے۔ اس کے باوجود ہندوستانی معاشرے میں ذات، صنف اور مذہب کی بنیاد پر تشدد آج بھی ایک سنگین حقیقت ہے۔ سوال یہ ہے کہ آئینی مساوات کے باوجود سماجی زندگی میں یہ عدم مساوات کیوں برقرار ہے؟

قومی جرائم ریکارڈ بیورو NCRB اور انسانی حقوق کمیشن NHRC کی رپورٹیں ذات، صنف اور مذہب کی بنیاد پر جرائم کی ایک ایسی تصویر پیش کرتی ہیں جو تشویش میں مبتلا کرتی ہے۔ بھارتیہ سماج میں ذات صرف شناخت نہیں ہے بلکہ یہ سماجی مرتبے، پیشے، رہائش، شادی، وسائل اور طاقت کے تعین کا ذریعہ ہے۔ آئین نے چھوت چھات ختم کی، مساوات کی ضمانت دی اور دلتوں کے تحفظ کے لیے خصوصی قوانین بنائے، لیکن سماج کی ذہنیت تبدیلی قانونی حکم سے ممکن نہیں۔ دلتوں کے خلاف تشدد کے واقعات میں اکثر زمین، پانی، روزگار، سماجی برابری، بین ذات شادی، سیاسی خود اختیاری یا محض "روایتی حدود" عبور کرنے جیسے عوامل سامنے آتے ہیں۔ یعنی جرم صرف اس وقت نہیں ہوتا جب کوئی دلت قانون توڑتا ہے، بعض اوقات اس وقت بھی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب وہ اپنے قانونی اور آئینی حقوق استعمال کرنا چاہتا ہے۔ قومی جرائم ریکارڈ بیورو کے اعداد اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ 2023 میں درج فہرست ذاتوں کے خلاف 57,789 جرائم درج ہوئے، جبکہ 2022 میں یہ تعداد 57,582 تھی۔ اترپردیش میں سب سے زیادہ 15130 مقدمات درج ہوئے اس کے بعد راجستھان میں 8449 اور مدھیہ پردیش میں 8232 مقدمات درج ہوئے۔ این سی آر بی کے مطابق درج فہرست ذاتوں کی آبادی کے ہر ایک لاکھ افراد پر جرائم کی شرح 28.7 رہی۔ 2019-2023 کے دوران درج فہرست ذاتوں کے خلاف جرائم میں 25.8 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔ یہ محض ایک اعداد نہیں، ان کے پیچھے مارپیٹ، دھمکی، توہین، جنسی تشدد، قتل اور ذات کی بنیاد پر دوسرے مظالم کے واقعات موجود ہیں۔

خواتین کے خلاف جرائم کا مسئلہ اس سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے، کیونکہ اس کا بڑا حصہ ایسے ماحول میں جنم لیتا ہے جسے معاشرہ "نجی" سمجھتا ہے۔ شوہر یا سسرال کا ظلم، جہیز، جنسی تشدد، عصمت دری، تعاقب، سائبر ہراسانی، اغوا اور کام کی جگہ پر جنسی استحصال یہ سب عورت کے خلاف طاقت کے استعمال کی مختلف شکلیں ہیں۔ قومی جرائم ریکارڈ بیورو کے مطابق 2023 میں خواتین کے خلاف 4,48,211 جرائم درج ہوئے۔ جبکہ 2022 میں یہ تعداد 4,45,256 تھی۔ 2024 میں گھٹ کر 4,41,534 ہوگئی، یعنی تقریباً ڈیڑھ فیصد کی کمی آئی۔ بظاہر یہ کمی اطمینان بخش معلوم ہوتی ہے، لیکن چار لاکھ سے زیادہ مقدمات کا سالانہ اندراج ہمیں یہ بتانے کے لیے کافی ہے کہ خواتین کی سلامتی کا مسئلہ معمولی نہیں۔

خواتین کے خلاف تشدد کی بنیادی وجہ محض مجرمانہ ذہنیت نہیں بلکہ پدرانہ سماجی ڈھانچہ بھی ہے۔ عورت کو خاندان کی عزت، مرد کی ملکیت یا گھر کی ذمہ داری سمجھنے والی سوچ اس کی آزادی اور خود مختاری کو محدود کرتی ہے۔ جہاں مرد کو فیصلہ کرنے والا اور عورت کو تابع سمجھنے کی تربیت دی جائے، وہاں عورت کی خود مختاری، تعلیم، ملازمت، شادی، لباس، نقل و حرکت اور جائیداد جیسے معاملات بھی تنازع کا سبب بن سکتے ہیں۔ سب سے افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ عورت کے خلاف تشدد کسی اجنبی کی طرف سے نہیں بلکہ کسی قریبی یا خاندان کے شخص کی طرف سے ہوتا ہے۔ کئی مرتبہ اسے خاندان کی "اندرونی بات" کہہ کر نظر انداز کردیا جاتا ہے۔ یوں متاثرہ عورت کو انصاف حاصل کرنے کے لیے اپنوں سے ہی مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے قومی جرائم ریکارڈ بیورو نے خواتین کے حقوق کے سلسلے میں One Stop Centers، قانونی امداد، مشاورت، محفوظ پناہ گاہوں اور ادارہ جاتی حساسیت کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ لیکن محض ادارے قائم کردینا کافی نہیں ہوگا، عورت کو یہ اعتماد ہونا چاہئے کہ اگر وہ ظلم کے خلاف کھڑی ہوگی تو خاندان، پولیس، معاشرہ اور عدالت اس کے ساتھ کھڑے ہوں گے۔

مذہب کی بنیاد پر تشدد کا مسئلہ اعداد و شمار کے اعتبار سے سب سے زیادہ پیچیدہ ہے۔ قومی جرائم ریکارڈ بیورو مذہب کی بنیاد پر جرائم کے اعداد تو جاری نہیں کرتا لیکن فرقہ وارانہ، مذہبی فسادات یا تشدد کا ریکارڈ رکھتا ہے۔ دستیاب سرکاری اعداد کے مطابق 2020 میں ایسے واقعات میں غیر معمولی اضافہ ہوا تھا۔ اس کے بعد 2021 اور 2022 میں نمایاں کمی آئی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ مذہبی منافرت ختم ہوگئی۔ فرقہ وارانہ نوعیت کے تشدد میں کمی سے مسئلہ کی سنگینی ختم نہیں ہوتی۔ کسی شخص کو مذہب کی وجہ سے دھمکانا، عبادت گاہ کو نقصان پہنچانا، مذہبی شناخت کی بنیاد پر سماجی یا معاشی بائیکاٹ، نفرت انگیز مہم چلانا یا سوشل میڈیا پر کسی برادری کو مجرم قرار دینا یا افواہ کی بنیاد پر ہجوم کو مشتعل کرنا، یہ سب وسیع تر معنوں میں مذہبی تعصب کے مظاہر ہیں۔

ذات اور مذہب کی بنیاد پر تشدد کی سب سے خطرناک شکل ہجومی تشدد ہے۔ ہجوم جب کسی فرد کو عدالت کے فیصلے کے بغیر مجرم قرار دے کر سزا دینے لگے تو یہ صرف ایک قتل یا حملہ نہیں رہتا بلکہ ریاست کے قانونی اختیار کے لیے چیلنج بن جاتا ہے۔ ہجومی تشدد کے بارے میں مستند سرکاری اعداد و شمار دستیاب نہیں۔ لیکن مختلف اداروں کی رپورٹس موجود ہیں ان میں اختلاف کا ہونا فطری ہے۔ سٹیزن فار جسٹس اینڈ پیس کے مطابق 2014 سے جولائی 2018 تک ہجومی تشدد کے 109 معاملے درج ہوئے۔ ان میں 174 زخمی اور 78 کی موت ہوئی، مرنے والوں میں سب سے زیادہ 32 مسلمان تھے جبکہ 17 کی ذات یا مذہب معلوم نہیں ہوسکا۔ ویژن اے آئی اے ایس نے 2014 سے اب تک 180 معاملے درج ہونے کی بات کہی ہے۔ وہیں سی ایس ایس ایس نے 2014 سے 2025 تک ہجومی تشدد میں 90 مسلمانوں کے مارے جانے کا انکشاف کیا ہے۔

ہجوم اکثر افواہ، مذہبی تعصب، ذات پات، گائے، چوری، بچوں کے اغوا، داڑھی ٹوپی یا کسی اور الزام کے نام پر قانون ہاتھ میں لیتا ہے۔ سوشل میڈیا افواہ کو تیزی سے پھیلا کر بھیڑ کو اکٹھا کردیتا ہے جسے حکومت کو روکنا چاہیے۔

بظاہر ذات، صنف اور مذہب کے مسائل الگ الگ ہیں، لیکن ان کی جڑ میں ایک مشترک عنصر ہے طاقت کا عدم توازن۔ ذات پات میں طاقت ور ذات کمزور ذات کو محکوم رکھنا چاہتی ہے۔ صنفی تشدد میں مردانہ بالادستی عورت کی خود مختاری کو محدود کرتی ہے۔ مذہبی تشدد میں اکثریتی یا طاقت ور گروہ کی اجتماعی شناخت اقلیت کو "دوسرا" بنا سکتی ہے۔ یعنی تشدد اس وقت جنم لیتا ہے جب شناخت انسانی وجود سے بڑی ہوجاتی ہے اور کسی شخص کو اس کی ذات، مذہب یا جنس کے ذریعے پرکھا جانے لگتا ہے۔ تشدد کے پس منظر میں معاشی عدم مساوات ہے۔ جس شخص کے پاس زمین، روزگار، تعلیم، سیاسی رسائی اور قانونی مدد کم ہو، وہ تشدد کے خلاف مزاحمت میں زیادہ کمزور ہوتا ہے۔

NHRC کی 2023-24 رپورٹ بھی محروم طبقات کے مسائل کو سماجی اور معاشی حالات سے جوڑتی ہے۔ اس لیے دلتوں، اقلیتوں اور خواتین کے خلاف تشدد کا مقابلہ صرف پولیس کارروائی سے نہیں کیا جاسکتا، اس کے لیے تعلیم، روزگار، زمین، رہائش، سماجی تحفظ اور قانونی امداد تک مساوی رسائی بھی ضروری ہے۔

ذات، صنف اور مذہب پر مبنی تشدد کی ایک وجہ وہ سیاسی اور سماجی ماحول بھی ہے جس میں شناخت کو انسانیت پر ترجیح دی جاتی ہے۔ جب انتخابی یا سیاسی فائدے کے لیے کسی طبقہ کے خلاف فرقہ وارانہ زہر پھیلایا جاتا ہے۔ تو یہ فوراً تشدد میں تبدیل نہیں ہوتا، لیکن اس سے ایسا ماحول پیدا ہوتا ہے جس میں تشدد معمول یا قابلِ جواز محسوس ہونے لگتا ہے۔ اسی لیے آزادیٔ اظہار اور نفرت انگیز اشتعال کے درمیان قانونی و اخلاقی فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔ جمہوریت میں حکومت پر تنقید، مذہبی یا سیاسی اختلاف اور سخت سیاسی گفتگو کی گنجائش ہونی چاہیے؛ لیکن کسی پورے سماج کو انسانیت سے محروم قرار دینا یا اس کے خلاف تشدد کو جائز ٹھہرانا جمہوری آزادی نہیں۔

سوال ہے کہ یہ مسئلہ حل کیسے ہوگا، میرا خیال ہے کہ موجودہ قوانین کا غیر جانب دارانہ اور تیز رفتار نفاذ ضروری ہے۔ ذات، صنف یا مذہب سے قطع نظر مجرم کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ پولیس، انتظامیہ، عدالتوں اور انسانی حقوق کے اداروں کو سیاسی اور سماجی دباؤ سے آزاد ہو کر کام کرنا ہوگا۔ متاثرین کے لیے قانونی امداد اور گواہوں کے تحفظ کا مؤثر نظام ہونا چاہیے۔ ساتھ ہی اسکولوں، یونیورسٹیوں، میڈیا اور مذہبی و سماجی اداروں کو مساوات، آئینی اقدار اور انسانی وقار کو فروغ دینا ہوگا۔ ذات اور مذہب کی بنیاد پر نفرت کو معمول بننے سے روکنا ہوگا اور لڑکیوں کی تعلیم و خود مختاری کو حقیقی ترجیح دینی ہوگی۔ بھارت کی اصل ترقی تبھی ممکن ہے جب کسی دلت کو اپنی ذات چھپانے کی ضرورت نہ ہو، کسی مسلمان کو اپنی مذہبی شناخت کی وجہ سے خوف نہ ہو اور کسی عورت کو اپنے وجود، لباس، تعلیم یا آزادی کے لیے اجازت نہ مانگنی پڑے۔ یہی آئینی مساوات کا حقیقی مفہوم اور انسانی حقوق کا بنیادی تقاضا ہے۔

9810371907

مودی سرکار میں ایف آئی آر کی تکرار

ڈاکٹر سلیم خان

مودی سرکار نے تاریخ کی کتابوں سے مغلیہ دور کو اس لیے نکال دیا کیونکہ اس ہندوستان سونے کی چڑیا کہلاتا تھا اور دنیا کی جی ڈی پی میں ملک کی پچیس فیصد حصہ داری تھی۔ ہندوتوا نواز فرقہ پرستوں کو مسلمان دشمنی کے سبب اس دور سے حسد کا شکار ہیں۔ اس لیے مسلم حکمرانوں کی کردارکشی کی جاتی ہے یا چھپایا جاتا ہے لیکن آر ایس ایس کے مخالفین مودی یگ کا چرچا کریں گے تاکہ ان کے مظالم اور حماقتیں منظرِ عام پر آسکیں۔ سہارنپور کوتوالی میں مسجد کی شہادت یا ہلدوانی کے اندر ملکارجن کھڑگے کی ریلی کے بعد ہونے والے 'شدھی کرن' معاملے میں نینی تال پولیس کا پہلی ایف آئی آر درج کرنے میں ایک ماہ کی تاخیر کو یاد رکھا جائے۔ 8/ اگست (2026) کو ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں کھڑگے کی ریلی کے دو روز بعد 10/ اگست کو وہاں 'شدھی کرن' کے لیے یگیہ کرکے گنگا جل کا چھڑکا گیا۔ اس حماقت نے کانگریس کو بی جے پی پر یہ الزام لگانے کا موقع دے دیا کہ بی جے پی درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے افراد کو کمتر سمجھ کر ان کی توہین کرتی ہے۔ پارٹی نے اسے آئین میں مساوات اور انسدادِ چھوت چھات کی ضمانت کے منافی قرار دے کر سڑک سے ایوان پارلیمان تک ہنگامہ کھڑا کردیا۔

بی جے پی والے اس تنازع کو نہ صرف آسانی سے رفع دفع کرسکتے تھے بلکہ اس کے ذریعہ دلتوں کو قریب کیا جاسکتا تھا مگر انہوں نے تو اپنے ہی پیر پر کلہاڑی ماری۔ مانسون پارلیمانی اجلاس کے دوران یہ سانحہ رونما ہوا اس لیے ایوانِ بالا میں حزب اختلاف کے رہنما نے اسے اٹھایا۔ بی جے پی کا دفاع کرتے ہوئے سابق صدر جے پی نڈا نے اس واقعہ کی مذمت کرکے کہا کہ بی جے پی چھوت چھات کے خلاف ہے۔ اس معاملے کی تفتیش کرکے قصوروار کو سزا دی جائے گی۔ اس کے بعد اگر کچھ لوگوں کو گرفتار کرکے جیل بھیج دیا جاتا تو بی جے پی اتراکھنڈ کے سترہ فیصد لوگوں کو یہ پیغام دے کر ان کا دل جیت سکتی تھی کہ وہ چھوا چھوت کرنے والوں کے ساتھ سختی سے نمٹتی ہے۔ اس طرح کانگریس کو اس کا سیاسی فائدہ اٹھانے سے روکا بھی جاسکتا تھا مگر پھر ان کا دماغ الٹ گیا اور صوبائی بی جے پی صدر مہندر بھٹ نے اسے کو جائز قرار دے کر کانگریس کو ایک ہنٹر پکڑا دیا اور اس نے بی جے پی کی پٹائی شروع کردی۔ مہندر بھٹ نے 'شدھی کرن' کے شرمناک واقعہ کو صحیح ٹھہرا کر اپنی پارٹی کی دلت مخالف ذہنیت کو ظاہر کیا۔ انہوں نے ایک ویڈیو میں ملکارجن کھڑگے کی تقریر والی جگہ پر 'شدھی کرن پوجا' کو یہ کہتے ہوئے درست ٹھہراتے نظر آئے کہ وہاں پر جو نعرے لگائے گئے، وہ مناسب نہیں تھے۔

یہ سنگھ پریوار کے دوغلا پن ہے کہ سرسنگھ چالک دنیا بھر میں مساوات کا پروچن دیتے ہیں مگر عدم برداشت کا یہ عالم ہے کہ ملک کے اندر اپنے ناقدین کی تضحیک سے گریز نہیں کرتے۔ وہ خود تو سارے مخالفین پر جی بھر کے تنقید کرتے ہیں مگر جب خود ان کے خلاف کوئی نعرہ لگتا ہے تو سب کچھ ناپاک ہوجاتا ہے اور اسے ہوون کرکے گنگا جل چھڑک کر پوتر کرنا پڑتا ہے۔ ان کی اونچ نیچ والی ذہنیت اس وقت بہت زیادہ توہین محسوس کرتی ہے جب دلت سماج کا کوئی فرد ان لوگوں سے سخت سوال پوچھتا ہے۔ مہندر بھٹ کے بعد وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی میدان میں آئے اور انہوں نے اعلان کردیا کہ شدھی کرن کرنے والے شری رام سینا سیوا نیاس کے لوگوں کا بی جے پی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ بولے چونکہ دلت بھی اس رسم شامل تھے اس لیے ذات پات کی تفریق کا معاملہ بھی نہیں تھا بلکہ وہ تو صرف صفائی کا کام تھا۔ پشکر سنگھ دھامی کے جھوٹے دعویٰ کو اگر سچ مان کہ وہاں کچرے اور شراب کی خالی بوتلوں صفائی کے لیے یہ کیا گیا تو انہیں یہ بتانا پڑے گا کہ کانوڑ یاترا کے تقریباً پانچ کروڑ لوگوں نے ہری دوار کی مقدس دیو بھومی آٹھ ہزار ٹن کوڑا چھوڑا۔ ان پیشاب سے بھری ہوئی بوتلیں بھی تھیں۔ دس ہزار مزدوروں کو بلا کر ان کی سرکار نے صفائی تو کتائی مگر دیو بھومی کو پاک کرنے کے لیے کوئی پوجا پاٹ یا ہوون وغیرہ کیوں نہیں کیا گیا؟ اس لیے ہلدوانی کے رام لیلا میدان میں اس کی ضرورت کیوں پیش آئی؟

رام لیلا میدان کی شدھی کرن پوجا میں شامل لوگوں سے بی جے پی نے تو تعلق توڑ دیا مگر اس کے رہنماؤں کی ان کے ساتھ تصاویر نے اس جھوٹ کو بھی بے نقاب کردیا۔ امیت کمار کے اپنے والمیکی سماج نے ہاتھ اٹھا کر کہہ دیا کہ وہ تو بی جے پی کا کارکن ہے اس لیے اس کا والمیکی سماج سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ بی جے پی کے ساتھ ان کے گہرے تعلق کی بلی اس وقت تھیلے سے باہر آگئی جب امیت کمار کے ذریعہ راہل گاندھی پر الٹا مقدمہ درج کروایا گیا اور پلک جھپکتے پولیس نے ایف آئی آر درج کرلی۔ وہ اگر بی جے پی کے حامی نہیں ہوتا اور ایف آئی آر حزب اختلاف رہنما راہل گاندھی کے خلاف نہ ہوتی تو کیا مجال ہے کہ مسکراتے ہوئے یہ شکایت درج ہوجاتی؟ جے پی نڈا کی یقین دہانی کے باوجود جب اس معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تو راہل گاندھی نے دہلی کے اندر ایک پریس کانفرنس میں یہ مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ بی جے پی-آر ایس ایس کی "دلت مخالف اور آئین مخالف" ذہنیت کی ایک سنگین مثال ہے۔

راہل گاندھی نے اپنی پریس کانفرنس میں کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ وہی سوال اٹھایا جو خود کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے پارلیمنٹ میں پہلے ہی اٹھا چکے تھے کہ 'ناپاکی دور کرنے کے لئے پوجا' کے اس عمل نے انہیں اچھوت کے ڈنک کا احساس دلایا اور ان کی تذلیل کی۔ بی جے پی حکومت نے اس جرم کا ارتکاب کرنے والوں پر ایف آئی آر درج کرکے دلت وقار بحال کرنے کے بجائے خود راہل گاندھی کو گھیرنے کی مذموم کوشش کردی۔ جواہر نگر کے رہنے والے شری رام سینا دھرمارتھ سیوا نیاس کے رکن امت کمار ہلدوانی پولیس اسٹیشن میں اپنی شکایت درج کروانے پہنچ گئے اور دعویٰ کیا کہ وہ "رسم اور صفائی مہم" کے دوران موجود تھے اور 29 اگست کو دہلی میں ایک پریس کانفرنس میں راہل گاندھی نے رسم سے وابستہ افراد کو "اچھوت" اور "دلت مخالف" کے طور پر پیش کرکے ان کی کمیونٹی کے جذبات کو ٹھیس پہنچایا ہے۔ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی مصداق اس مثال میں امیت کمار نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ خود درج فہرست ذات برادری سے تعلق رکھتا ہے۔ اس مذہبی رسم میں جس کا کھڑگے کی ذات سے "کوئی تعلق" نہیں تھا، سماج کے مختلف طبقات بشمول درج فہرست ذات شامل تھے۔

مذکورہ بالا ایف آئی آر چونکہ سرکار کے ایماء پر درج کروائی گئی اس لیے اس میں بھارتیہ نیا سنہتا (بی این ایس) کی مختلف دفعات مثلاً گروہوں کے درمیان دشمنی کو فروغ دینے اور مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کے لیے جان بوجھ کر کی گئی کارروائیوں سمیت درج فہرست ذاتیں اور درج فہرست قبائل (مظالم کی روک تھام) ایکٹ 1989 کو بھی لاگو کیا گیا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ ساحل نامی نوجوان کی ایف آئی آر درج کروانے کی خاطر راہل گاندھی کو دہلی میں ۶/ گھنٹے دھرنا دینا پڑا جبکہ اس کے جسم میں پیلیٹ گن کے چھرے موجود تھے مگر امیت کمار کا کام ایک منٹ میں ہوگیا۔ یہ دراصل بی جے پی-آر ایس ایس کے ذریعہ راہل گاندھی کو خوفزدہ کرنے کی مذموم کوشش تھی مگر وہ بھول گئے کہ گاندھی خاندان ایف آئی آر یا طاقت کے دباؤ سے ڈرنے والوں میں نہیں ہے۔ راہل گاندھی پہلے تو مودی سرکار کو ساحل کی ایف آئی درج کرنے پر مجبور کیا اس کے بعد ۵/ ستمبر کو بنگلورو کی ودھان سودھا پولیس نے اتراکھنڈ بی جے پی کے صدر مہندر بھٹ اور پارٹی کے دیگر اراکین کے خلاف زیرو ایف آئی آر درج کرلی۔

۸/ ستمبر کو کانگریس کے تقریباً 20 ایس سی/ ایس ٹی ارکان پارلیمنٹ اور دیگر رہنماؤں نے نئی دہلی کے پارلیمنٹ اسٹریٹ تھانے پہنچ کر 'شری رام دھرمارتھ سیوا نیاس' کے صدر گریش چندر پانڈے اور 15 دیگر افراد کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ کیا مگر امیت شاہ کی پولیس نے ایف آئی آر درج کرنے سے انکار کردیا۔ اس طرح اتراکھنڈ سرکار پر دباؤ اتنا بڑھ گیا کہ اس نے زچ ہو کر کانگریس کارکن انجو کی تحریری شکایت پر ہلدوانی تھانہ میں نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرلی۔ اس میں نامعلوم کیا ہے؟ سارے لوگوں کی ویڈیوز ذرائع ابلاغ میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان کی حمایت کرنے والوں بیانات موجود ہیں خیر پولیس نے یہ معاملہ بی این ایس کی دفعہ 196، 299 اور ایس سی/ ایس ٹی ایکٹ کی دفعہ 3(1) (آر) کے درج کیا ہے۔ بی جے پی کی ڈھیٹ سرکار سے معمولی ایف آئی آر درج کروانے کے لیے ریاست بھر سے 80 لوگوں کو شکایت کرنی پڑی۔ ان میں 19 نینی تال ضلع سے تھیں۔ اس حکومت کو اگر یہ کرنا ہی تھا تو پہلے ہی کر دیتے لیکن یہ لاتوں کے بھوت ہیں اس لیے ان کی سمجھ میں بات جلدی نہیں آتی۔ جب خوب بے عزتی ہوجاتی ہے تو عقل ٹھکانے آتی ہے۔ ملک کے عوام نے طے کرلیا ہے کہ اقتدار سے بے دخل کرنے سے قبل ان کا دماغ جوتوں سے درست کرکے بھیجیں گے۔

سوشل میڈیا کی اسکرین پر نئی نسل کا ذہن کون بنا رہا ہے؟

ڈاکٹر محمد سعید اللہ ندوی

آج کی دنیا میں بچے اور نوجوان صرف کتاب، استاد، گھر اور محلے سے تربیت حاصل نہیں کر رہے۔ ان کی شخصیت سازی کا ایک بڑا حصہ اسکرین کے اس پار ہو رہا ہے، جہاں معلومات، تصاویر، ویڈیوز، تبصرے، رجحانات اور الگورتھم مسلسل ان کے سامنے ایک ایسی دنیا تشکیل دیتے ہیں جو بظاہر بے ترتیب دکھائی دیتی ہے، مگر درحقیقت انسانی توجہ کو مخصوص سمتوں میں لے جانے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے۔ اسی لیے سوشل میڈیا کو محض تفریح، رابطے یا معلومات کا ذریعہ سمجھنا اب کافی نہیں۔ یہ نئی نسل کے ذہن، ذوق، زبان، ترجیحات، تعلقات اور حتیٰ کہ کامیابی کے تصور کو بھی متاثر کرنے والا ایک خاموش تعلیمی نظام بن چکا ہے۔

اس تبدیلی کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ نئی نسل سوشل میڈیا کو استعمال ہی نہیں کرتی، سوشل میڈیا بھی اسے استعمال کرتا ہے۔ پلیٹ فارم ہماری پسند، توقف، کلک، تلاش اور ردعمل کو پڑھ کر اگلی چیز سامنے لاتے ہیں۔ یوں نوجوان کو وہی چیز بار بار دکھائی جانے لگتی ہے جس پر وہ زیادہ دیر ٹھہرتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ معلومات کا انتخاب ہمیشہ شعوری نہیں رہتا؛ ایک غیر محسوس الگورتھمی عمل آہستہ آہستہ یہ طے کرنے لگتا ہے کہ نوجوان کیا دیکھے، کس پر حیران ہو، کس سے متاثر ہو اور کس مسئلے پر غصہ کرے۔ یہ صورت حال روایتی تعلیم سے مختلف ہے، کیونکہ یہاں نصاب کسی کتاب میں نہیں بلکہ مسلسل بدلتی ہوئی اسکرین پر موجود ہے۔

ہمیں اس مسئلے کو صرف اخلاقی خرابی یا موبائل کی زیادتی کہہ کر ختم نہیں کر دینا چاہیے۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم نے نئی نسل کو معلومات کے سمندر میں تیرنے کا ہنر دیا بھی ہے یا نہیں۔ ایک طالب علم اگر خبر اور افواہ میں فرق نہ کر سکے، رائے اور حقیقت کو ایک سمجھ لے، خوب صورت تصویر کو کامیاب زندگی کا ثبوت تصور کرے اور مقبولیت کو سچائی کا پیمانہ بنا لے تو مسئلہ صرف سوشل میڈیا کا نہیں، تعلیمی تربیت کی کمی کا بھی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اسکول اور جامعات میں ڈیجیٹل خواندگی کو محض کمپیوٹر چلانے کی مہارت نہ سمجھا جائے بلکہ اسے تنقیدی شعور، ذرائع کی جانچ، رازداری، ذمہ دارانہ اظہار اور ذہنی خود مختاری سے جوڑا جائے۔

سوشل میڈیا نے علم تک رسائی کو غیر معمولی طور پر آسان بھی بنایا ہے۔ ایک طالب علم دنیا کے بڑے تعلیمی اداروں کے لیکچر سن سکتا ہے، کسی زبان کے ماہر سے سیکھ سکتا ہے، تحقیقی مواد تک پہنچ سکتا ہے اور اپنے گھر سے ہزاروں میل دور موجود علمی حلقوں سے جڑ سکتا ہے۔ ایک استاد اپنی کلاس کو کتاب کی حدود سے باہر لے جاسکتا ہے۔ کسی مشکل تصور کی وضاحت ویڈیو، نقشے، تجربے یا متحرک مثال سے کی جا سکتی ہے۔ مسئلہ ذریعہ نہیں، استعمال کا فلسفہ ہے۔ وہی پلیٹ فارم جو ذہن کو بلند کرسکتا ہے، اگر بے مقصد استعمال ہو تو توجہ کو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

نئی نسل کے ذہنی ڈھانچے پر اس کا ایک گہرا اثر توجہ کے دورانیے میں تبدیلی کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ مختصر ویڈیوز اور تیز رفتار مواد نوجوان کو مسلسل نئی تحریک کا عادی بنا سکتے ہیں۔ کتاب کا ایک صفحہ، طویل مضمون یا مشکل علمی بحث ابتدا میں اسے سست محسوس ہوسکتی ہے، کیونکہ اسکرین نے اسے فوری تبدیلی اور فوری انعام کا عادی بنا دیا ہے۔ یہاں استاد کا کردار پہلے سے زیادہ اہم ہو جاتا ہے۔ استاد کو صرف معلومات فراہم کرنے والا نہیں بلکہ توجہ، صبر، سوال، مطالعہ اور گہری سوچ کی تربیت دینے والا رہنما بننا ہوگا۔ نوجوان کو یہ سکھانا ہوگا کہ ہر دلچسپ چیز اہم نہیں ہوتی اور ہر اہم چیز فوری طور پر دلچسپ بھی نہیں ہوتی۔

ایک اور خاموش تبدیلی خود شناسی کے میدان میں رونما ہو رہی ہے۔ سوشل میڈیا پر نوجوان مسلسل دوسروں کی زندگیوں کے منتخب مناظر دیکھتا ہے۔ کامیابیاں دکھائی جاتی ہیں، ناکامیاں کم دکھائی دیتی ہیں؛ خوشیاں نمایاں ہوتی ہیں، تنہائی چھپ جاتی ہے؛ سفر، لباس، تقریبات اور کامیابیوں کی تصاویر سامنے آتی ہیں، مگر ان کے پیچھے موجود محنت، قرض، اضطراب یا خاندانی مشکلات نظر نہیں آتیں۔ اس طرح ایک مصنوعی معیارِ زندگی تشکیل پاتا ہے جس سے نوجوان اپنی حقیقی زندگی کا موازنہ کرنے لگتا ہے۔ نتیجتاً وہ اپنی قدر کو کردار، علم اور خدمت کے بجائے لائکس، فالوورز، ظاہری مقبولیت اور دوسروں کی منظوری سے ناپنے لگتا ہے۔

یہاں گھر کا کردار فیصلہ کن ہے۔ بچوں کو صرف یہ کہنا کہ موبائل چھوڑ دو، عملی تربیت نہیں۔ اگر گھر میں ہر خاموش لمحہ فون سے پُر ہو، کھانے کی میز پر گفتگو کے بجائے اسکرین موجود ہو اور والدین خود مسلسل موبائل میں مصروف رہیں تو بچوں سے مختلف طرزِ عمل کی توقع کم مؤثر ہوگی۔ گھر کو ڈیجیٹل نظم و ضبط کی زندہ مثال بننا ہوگا۔ مخصوص اوقات میں فون سے فاصلہ، مشترکہ مطالعہ، آمنے سامنے گفتگو، کھیل، عبادت، تخلیقی سرگرمیاں اور خاندانی نشستیں نوجوان کو یہ احساس دلاتی ہیں کہ حقیقی زندگی کی معنویت اسکرین کے باہر بھی موجود ہے۔

تعلیمی اداروں کو بھی اپنی حکمت عملی بدلنے کی ضرورت ہے۔ نوجوان کو ٹیکنالوجی سے دور کرنا نہ ممکن ہے اور نہ ضروری۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ اسے ٹیکنالوجی کا باشعور صارف بنایا جائے۔ کلاس میں طلبہ سے کسی وائرل دعوے کی حقیقت جانچنے، مختلف ذرائع کا تقابل کرنے، مصنوعی طور پر تیار شدہ مواد پہچاننے، کسی پوسٹ کے جذباتی اثر کا تجزیہ کرنے اور اپنی ڈیجیٹل شناخت کے نتائج پر گفتگو کرائی جاسکتی ہے۔ اس طریقے سے سوشل میڈیا دشمن نہیں رہتا بلکہ ایک ایسا تعلیمی متن بن جاتا ہے جسے پڑھنا، سمجھنا اور تنقید کے ساتھ استعمال کرنا سکھایا جاسکتا ہے۔

زبان بھی اس تبدیلی سے متاثر ہو رہی ہے۔ مختصر پیغامات نے اظہار کو آسان بنایا ہے، مگر بعض اوقات خیال کی پیچیدگی کو بھی کم کر دیا ہے۔ نوجوان جلدی جواب دینے، مختصر ردعمل دینے اور فوری رائے قائم کرنے کا عادی ہو سکتا ہے۔ حالاں کہ علمی زندگی میں بعض سوالات کے جواب چند سیکنڈ میں نہیں ملتے۔ تحقیق، فلسفہ، ادب اور تاریخ انسان سے ٹھہراؤ کا تقاضا کرتے ہیں۔ اس لیے نئی نسل کے لیے مطالعہ محض امتحان کی تیاری نہیں بلکہ ذہنی گہرائی کی مشق بننا چاہیے۔ جو معاشرہ اپنی نئی نسل کو طویل متن پڑھنے، خاموشی میں سوچنے اور اختلاف کو برداشت کرنے کی تربیت نہیں دیتا، وہ معلومات کے باوجود فکری کمزوری کا شکار ہوسکتا ہے۔

سوشل میڈیا کا اثر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ نوجوان واقعے کو پس منظر کے ساتھ سمجھنے کے بجائے ایک کلپ یا تصویر کی بنیاد پر رائے قائم کرلیتا ہے۔ اشتعال انگیز مواد تیزی سے توجہ حاصل کرتا ہے، جبکہ متوازن گفتگو پرکشش دکھائی دے سکتی ہے۔ اس ماحول میں تقسیم اور بدگمانی بڑھ سکتی ہے۔ تعلیم کا مقصد رائے مسلط کرنا نہیں، بلکہ دلیل سننے، ثبوت مانگنے اور اختلاف کے باوجود نقط؟ نظر کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔

بالآخر نئی نسل کی ذہنی تشکیل کا فیصلہ صرف سوشل میڈیا نہیں کرے گا، اس فیصلے میں گھر، مدرسہ، اسکول، جامعہ، استاد، والدین، معاشرہ اور خود نوجوان سب شریک ہیں۔ ہمیں ایسی نسل درکار ہے جو اسکرین دیکھے مگر اسکرین کی بنائی ہوئی دنیا کو حقیقت کا آخری معیار نہ سمجھے؛ جو معلومات حاصل کرے مگر ہر معلومات کو علم نہ سمجھے، جو اختلاف کرے مگر نفرت نہ کرے، جو ٹیکنالوجی استعمال کرے مگر اپنی توجہ، وقت اور ضمیر کو اس کے حوالے نہ کرے۔ مستقبل کا اصل معرکہ موبائل چھیننے یا موبائل دینے کا نہیں، ذہنی خود مختاری بچانے کا ہے۔ اگر ہم نے نوجوان کو صرف ڈیجیٹل مہارت دی اور فکری بصیرت نہ دی تو وہ دنیا سے جڑ کر بھی اپنے اندر سے کٹ سکتا ہے؛ لیکن اگر ہم نے اسے علم کے ساتھ شعور، آزادی کے ساتھ ذمہ داری، اظہار کے ساتھ تہذیب اور رفتار کے ساتھ ٹھہراؤ سکھا دیا تو یہی سوشل میڈیا ایک منتشر ذہن بنانے کے بجائے ایک باشعور، تخلیقی اور ذمہ دار نسل کی تعمیر کا وسیلہ بن سکتا ہے۔

ناظم جامعۃ الحسنات دوبگا، لکھنؤ
رابطہ نمبر 8175818019

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مصنوعی ذہانت کے ذریعہ تیار کردہ تصویری

پروفیسر عذرا عابدی

31 اگست 2026 کو بشکیک میں شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کے سربراہی اجلاس کے موقع پر ہندوستان کے وزیر اعظم جناب نریندر مودی اور ایران کے صدر جناب مسعود پزشکیان کے درمیان ہونے والی ملاقات نے ہندوستان-ایران تعلقات کو ایک نئے اور اہم مرحلے میں داخل کرنے کے امکانات کو نمایاں کیا ہے۔ دونوں رہنماؤں نے دوطرفہ تعلقات کے ساتھ ساتھ مغربی ایشیا کی موجودہ صورتِ حال، علاقائی امن، سفارت کاری اور کثیر ملکی فورمز، خصوصاً برکس (BRICS) اور ایس سی او (SCO) میں تعاون پر تبادلۂ خیال کیا۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے صدر پزشکیان کو ہندوستان میں ہونے والی برکس (BRICS) سربراہی کانفرنس میں شرکت کی دعوت بھی دی۔

یہ پیش رفت اس لیے بھی اہم ہے کہ ہندوستان آئندہ برکس (BRICS) سربراہی اجلاس کی میزبانی کر رہا ہے۔ صدر مسعود پزشکیان کی ہندوستان آمد دونوں ممالک کے تعلقات کو اعلیٰ سطح پر آگے بڑھانے کا ایک اہم موقع فراہم کر سکتی ہے۔ 2024 میں برکس (BRICS) میں ایران کی شمولیت کے بعد اس فورم کے ذریعے ہندوستان اور ایران کے درمیان تعاون کے امکانات مزید وسیع ہوئے ہیں۔ برکس (BRICS) اب محض اقتصادی تعاون کا پلیٹ فارم نہیں رہا بلکہ عالمی جنوب، ترقی، تجارت، توانائی، ٹیکنالوجی اور ایک زیادہ کثیر قطبی عالمی نظام سے متعلق مباحث کا اہم فورم بن چکا ہے۔

اسی لیے آج ہندوستان-ایران تعلقات کو صرف تاریخی دوستی یا روایتی سفارتی قربت کے تناظر میں دیکھنا کافی نہیں ہوگا۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ دونوں ممالک اپنے باہمی تعلقات کو ترقیاتی، اقتصادی اور تزویراتی شراکت داری کی نئی شکل دیں۔ تجارت، توانائی، علاقائی رابطہ کاری، تعلیم، تحقیق، ٹیکنالوجی اور عوامی روابط اس نئی شراکت داری کے اہم ستون بن سکتے ہیں۔

ہندوستان اور ایران کے تاریخی و تہذیبی روابط یقیناً اس تعلق کی مضبوط بنیاد ہیں۔ فارسی زبان و ادب، علمی تبادلے اور ہندوستانی شیعہ معاشرے کے ایران کے ساتھ دیرینہ علمی و ثقافتی روابط اس قربت کو ایک منفرد سماجی گہرائی فراہم کرتے ہیں۔ تاہم اکیسویں صدی میں اصل سوال یہ ہے کہ اس تہذیبی سرمائے کو مستقبل کی ترقیاتی ضرورتوں سے کس طرح جوڑا جائے۔

اسی تناظر میں چابہار بندرگاہ ہندوستان-ایران تعاون کی ایک اہم علامت بن سکتی ہے۔ چابہار ہندوستان کو ایران کے راستے افغانستان اور وسطی ایشیا سے جوڑنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے ذریعے تجارت، سرمایہ کاری اور علاقائی رابطہ کاری کے نئے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔ 2024 میں ہندوستان اور ایران کے درمیان چابہار بندرگاہ کے طویل مدتی معاہدے کو بھی افغانستان اور وسطی ایشیا کے ساتھ تجارتی و اقتصادی روابط کے لیے اہم قرار دیا گیا تھا۔

برکس (BRICS) کے تناظر میں اس تعاون کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ ہندوستان اور ایران دونوں ایسے عالمی نظام میں دلچسپی رکھتے ہیں جس میں ترقی پذیر ممالک کی آواز زیادہ مؤثر ہو۔ برکس (BRICS) اس لیے دونوں ممالک کے لیے صرف سفارتی رابطے کا پلیٹ فارم نہیں بلکہ ترقی، اقتصادی تعاون اور عالمی جنوب کے مشترکہ مفادات کو آگے بڑھانے کا ایک اہم ذریعہ بن سکتا ہے۔ ہندوستان کی میزبانی میں ہونے والی آئندہ برکس (BRICS) سربراہی کانفرنس اس حوالے سے دوطرفہ اور کثیر ملکی تعاون کے نئے امکانات پیدا کر سکتی ہے۔

موجودہ عالمی حالات میں ہندوستان-ایران شراکت داری کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی، توانائی کی غیر یقینی صورتِ حال، بحری راستوں کے تحفظ، جنگوں کے انسانی اثرات اور عالمی معیشت میں بڑھتی ہوئی بے یقینی نے خطے کے ممالک کو نئے سفارتی امکانات تلاش کرنے پر مجبور کیا ہے۔ ایسے ماحول میں مذاکرات، سفارت کاری اور علاقائی تعاون پر زور ہندوستان-ایران تعلقات کو ایک مثبت اور تعمیری جہت فراہم کرتا ہے۔

اس تعلق کا ایک اہم سماجی پہلو ہندوستانی شیعہ معاشرے سے بھی وابستہ ہے۔ ہندوستان اور ایران کے درمیان مذہبی، علمی اور ثقافتی روابط کی ایک طویل روایت موجود ہے۔ اتر پردیش کے بارہ بنکی ضلع کا کنتور اس تعلق کی ایک قابلِ ذکر علامت ہے۔ تاریخی حوالوں کے مطابق آیت اللہ روح اللہ خمینی کے دادا، سید احمد موسوی ہندی، کا تعلق کنتور سے تھا، جہاں سے وہ بعد میں عراق اور پھر ایران گئے۔ اس مثال سے واضح ہوتا ہے کہ ہندوستان اور ایران کے تعلقات صرف ریاستی سطح تک محدود نہیں بلکہ انسانی اور سماجی روابط کی بھی اپنی ایک تاریخ رکھتے ہیں۔

تاہم آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اس تاریخی تعلق کو صرف ماضی کی یادداشت تک محدود نہ رکھا جائے بلکہ اسے مستقبل کے مواقع سے جوڑا جائے۔ ہندوستانی شیعہ نوجوانوں، طلبہ، محققین، علما اور ثقافتی کارکنوں کے لیے ایران کے ساتھ تعلیمی، تحقیقی، ادبی، ثقافتی اور عوامی روابط کے نئے امکانات پیدا کیے جا سکتے ہیں۔ اس طرح مذہبی و ثقافتی قربت کو علم، تحقیق، مکالمے اور عوامی سفارت کاری میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔

یہاں ہندوستانی شیعہ ڈائسپورا ایک مثبت پل کا کردار ادا کر سکتا ہے۔ یہ پل کسی سیاسی صف بندی کا نہیں بلکہ علم، ثقافت، مکالمے، باہمی احترام اور سماجی ہم آہنگی کا ہونا چاہیے۔ ہندوستان اور ایران کے بہتر تعلقات ہندوستانی شیعہ معاشرے کے لیے بھی یہ موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ اپنی تہذیبی وابستگی کو وسیع تر تعلیمی، ثقافتی اور سماجی روابط میں تبدیل کرے۔

اس سلسلے میں مذہبی انتہاپسندی، فرقہ وارانہ کشیدگی اور نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بنیاد پرستی جیسے عصری چیلنجز کو بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ ہندوستان اور ایران کے درمیان مضبوط اور دوستانہ تعلقات کو مکالمے، اعتدال، علمی تبادلے اور بین الثقافتی افہام و تفہیم کے فروغ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح ہندوستانی شیعہ معاشرے کے لیے ایران کے ساتھ تعلق محض مذہبی وابستگی کا اظہار نہیں رہے گا بلکہ علم، امن، ترقی اور انسانی اقدار کے فروغ کا وسیلہ بن سکتا ہے۔

آج ہندوستان-ایران تعلقات کے سامنے سب سے بڑا موقع یہی ہے کہ دونوں ممالک ماضی کے مشترکہ تہذیبی سرمائے کو مستقبل کی مشترکہ ترقی سے جوڑیں۔ برکس (BRICS)، چابہار، تجارت، توانائی، تعلیم، ٹیکنالوجی اور عوامی سفارت کاری ایسے شعبے ہیں جہاں باہمی تعاون ایک نئی معنویت اختیار کر سکتا ہے۔

آخرکار، ہندوستان اور ایران کے تعلقات کو اب صرف تاریخی دوستی کے عنوان سے بیان کرنا کافی نہیں۔ یہ تعلق ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو رہا ہے جہاں تہذیبی قربت کے ساتھ ساتھ ترقیاتی شراکت داری، اقتصادی تعاون، علاقائی رابطہ کاری، عالمی جنوب کے مفادات اور انسانی سلامتی زیادہ اہمیت اختیار کر رہے ہیں۔ آئندہ برکس (BRICS) سربراہی اجلاس اور صدر مسعود پزشکیان کی ہندوستان آمد اس نئے مرحلے کو آگے بڑھانے کا ایک اہم موقع ہے۔

ہندوستان اور ایران کے تعلقات کا نیا سفر ماضی کی تہذیبی یادداشت سے شروع ہو کر مستقبل کی ترقیاتی شراکت داری تک پہنچ رہا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس رشتے کو امن، ترقی، علم، مکالمے اور انسانی روابط کی بنیاد پر مزید مضبوط کیا جائے۔ یہی اس تعلق کی نئی معنویت بھی ہے اور مستقبل کا سب سے اہم امکان بھی۔

صدر شعبۂ سماجیات، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی
موبائل نمبر: 7065184156

☆☆☆☆☆☆

تدریسِ زبان کے اصول اور تدریسی خاکہ

محمد قمر خان

دنیا میں تمام زبانیں بولی جارہی ہیں مثلاً ہندی، انگریزی، اردو، فارسی، عربی وغیرہ ہمارا مقدس قرآن عربی زبان میں نازل ہوا۔ زبان چاہے جو بھی ہو اس کی تدریس ایک فن ہے۔ تدریس کے مراکز قائم کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں اپنے محبوب بندوں کو منتخب کیا اور ان بندوں نے اپنی محنت سے نونہالانِ ملت اسلامیہ کو علم کے زیور سے آراستہ کیا۔ قرآن جیسی کتاب اور عربی جیسی زبان کی تدریس کے فن میں مہارت حاصل کرنے کے واسطے باقاعدہ چند اصول وضع کئے گئے ہیں۔ مدرس کو چاہئے کہ ان اصولوں پر کاربند ہو کر تعلیم و تدریس کو انجام دے۔ زبان عربی ہی کیوں نہ ہو اس کی تدریس کے لئے بنیادی طور پر دو قسم کے اصول ہیں، کلّی اور جزوی۔

(الف) **رہنما اصول**: کلیات کی مختلف صورتوں کے طور پر ضروری ہے کہ

(۱) مقصد تدریس کا تعیّن ضروری ہے بہر حال آج کے دور میں اس سے زیادہ بابرکت اور ضروری عمل دوسرا کوئی نہیں۔

(۲) طلبا کی فطرت، ذوق اور ماحول کا جائزہ ضروری۔

(۳) مدت تدریس اور وقت نامہ کے لحاظ کو ذہن نشین رکھا جانا ضروری۔

(۴) اسباق کی نوعیت کے متعلق استاد پہلے اپنے ذہن کو پلان کرے۔

(ب) **بنیادی اصول**: بنیادی اصول وہ نہیں جن کا اثر تدریس زبان کے سلسلہ میں ہمہ گیر ہے۔

(۱) طلبا کے عمل کو ان کی ذاتیات سے جوڑ کر فیصلہ لئے جائیں۔

(۲) تدریس عمل کو روزمرہ زندگی سے خاص کر مربوط کیا جائے۔

(۳) اجتماعیت یعنی تدریس زبان میں ایسی صورت حال پیدا کی جائے کہ طلبہ آپس میں مل جل کر جماعت میں تعلیم حاصل کرنے کے عادی بنیں۔

(۴) انفرادیت یعنی تدریس زبان میں ایسے بھی موقع مہیا کئے جائیں کہ طلبہ انفرادی طور پر بھی عمل پیرا ہو سکیں مثلاً ایک دوسرے کا حفظ و سبق سننا۔

(۵) جتنا بھی ممکن ہو مقرونیت یعنی اشیائے محسوسہ، تصویروں، خاکوں، مثالوں اور واقعات کے ذریعہ موضوع تدریس کا تصور طلبہ کو ذہن نشین کرایا جائے۔

(۶) قرآن کو صاف پڑھنے اور ہر لفظ کے صحیح تلفظ پر پوری توجہ دیا جانا ضروری۔

(ج) **اقدامی اصول**:

(۱) آسان سے مشکل کی طرف

(۲) خاص سے عام کی طرف

(۳) معلوم سے نامعلوم کی طرف

(۴) غیر معیّن سے معیّن اور وضع کی طرف

(۵) منطقی تدبیر اور نفسیاتی ترتیب کا لحاظ رکھا جائے

(د) **تدبیری اصول**: تدبیری اصول وہ ہیں جن سے تدریس کو واضح دلچسپ اور مؤثر بنانے کی کوشش کی جائے۔ ان تدابیر میں حفظ کو سنانا، ضروری سوال جواب، خاموش مطالعہ، قرأت کا سننا اور اس کی تقلید کتب خانہ میں فیض اٹھانے کی عادت ڈالنا اور تمثیل وغیرہ شامل ہیں۔

سوچ سمجھ کر کسی کام کو سلیقہ سے انجام دینا انسان کا شیوہ ہے۔ ایک معمار عمارت کھڑی کرنے سے پہلے تعمیر کا ایک نقشہ تیار کرتا ہے۔ ایک ڈاکٹر علاج سے قبل تشخیص و تجویز کا سہارا لیتا ہے۔ اسی طرح ایک معلم کو بھی طریقۂ کار اختیار کرنا پڑتا ہے جس سے کہ وہ درجات/کلاس میں اچھی طرح سبق دے سکے۔ اس طریقۂ کار کو 'لیسن پلان' یا اشاراتی اسباق کہا جاتا ہے۔ 'لیسن پلان' کے موجد 'جان فیرڈرچ ہرٹرٹ' ہیں ہربرٹ نے جن پانچ اقدام کا ذکر کیا ہے ان میں خاص ہیں:

(۱) تیاری (Preparation)

(۲) پیش کش (Presentation)

(۳) مشاہدہ و موازنہ (Comparison)

(۴) استعام (Generalisation)

(۵) اطلاق (Application)

مندرجہ بالا اقدام میں سے مدرّس کو اہمیت کے اعتبار سے ان تین اقدام پر اسباق کی تیاری کرانا چاہئے اور تدریس کے دوران تمہید، پیش کش اور اطلاق کو ہمیشہ دھیان میں رکھتے ہوئے اپنا روز مرّہ کا وظیرہ مرتب کرنا چاہئے۔ 'اطلاق' کے تحت یہ دیکھا جاتا ہے کہ طلبہ نے اب تک جو معلومات حاصل کی ہیں یا جو سبق پڑھ لئے ہیں اُن کا صحیح طور پر اطلاق ہو پایا ہے کہ نہیں۔ معلوماتی سبق کے ذریعہ طلبہ غیر معلوماتی سبق پر کچھ روشنی ڈال پانے کے اہل ہیں یا نہیں اور اگر وہ اس کا استعمال نہیں کر پاتے تو پھر معلومات حاصل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ آخر میں گھر کے لئے یاد کرنے کا کام دے کر مدرّس کا اس دن کا کام ختم ہو جائے گا۔ طلبہ کے واسطے سبق یاد کر کے لانے کا ہوم ورک سب سے بہترین و مناسب گھر کا کام ہوگا۔

امید ہے کہ قرآن اور دیگر زبانوں کے مدرّس و معلم مندرجہ بالا' خاکہ اور تدریسی اصولوں' کا مطالعہ سنجیدگی سے کرتے ہوئے اُنہیں عملی جامہ پہنچائیں گے۔

سلام

مجتبیٰ شمسی خالدی ظرف کاکوروی

سلام اُس پر کہ جس نے کملی سائی کی بشیری اور نظیری کی
سلام اُس پر کہ جسنے سب فرشتوں سارے نبیوں پر امیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بندگی بندوں کو سِکھلائی
سلام اُس پر کہ جس نے ربِ العلیٰ کی سفیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے جنسِ نسواں کو جلاِ بخشی
سلام اُس پر کہ جس نے ریت رد کی زرخریدوں کی اسیری کی
سلام اُس پر کہ ضو بخشی ضیاءِ علم و حکمت کی
سلام اُس پر کہ جس نے دل شکستوں کی غم بصیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے رحمتوں کی تاجداری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے راہِ حق میں سب سے پہلے راہ گیری کی
سلام اُس پر کہ جس نے بے کسوں کی دستِ گیری

☆☆☆☆☆

وراثت، جہیز اور دکھاوا: شریعت کی روشنی، قانون کا سچ اور معاشرے کی ذمہ داری

اسلامی شریعت کے ساتھ ساتھ ملک کے قانون کو سمجھنا بھی ضروری ہے تاکہ لوگ اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھا سکیں۔ بھارت میں مسلمانوں کے وراثت کے معاملات 'مسلم پرسنل لاء (شریعت) ایپلی کیشن ایکٹ، 1937' کے تحت طے ہوتے ہیں، جس کے مطابق باپ کی وفات کے بعد اس کی جائیداد میں بیٹی، بیوی اور ماں کا حصہ قانونی طور پر طے شدہ ہے۔

ایم اے کمال

انسانی معاشرے کی تاریخ گواہ ہے کہ خاندان کی مضبوطی دو بنیادی ستونوں پر ٹکی ہوتی ہے یعنی انصاف اور احترام۔ جب ہم وراثت اور جہیز کی بات کرتے ہیں، تو دراصل ہم اس معاشی اور سماجی نظام کی بات کر رہے ہوتے ہیں جو معاشرے میں عورت اور مرد کے بنیادی حقوق طے کرتا ہے۔

وراثت صرف جائیداد کی منتقلی نہیں ہے، بلکہ یہ ایک نسل سے دوسری نسل کو ملنے والا وہ مستقل تحفظ ہے جو اسے معاشرے میں سر اٹھا کر جینے کے قابل بناتا ہے۔ یہ عورت کو معاشی آزادی دیتی ہے، نفسیاتی اعتماد بخشتی ہے اور خاندان میں سچے پیار اور برابری کی بنیاد رکھتی ہے۔ لیکن افسوس، ہمارے معاشرے نے وراثت کے اس صاف ستھرے قانون کو پیچیدہ بنا دیا ہے، جبکہ دوسری طرف جہیز جیسی لعنت کو ایک سماجی رسم کا نام دے کر بے شمار بیٹیوں کے خوابوں کو زہر دے دیا ہے۔

وراثت اور جہیز: شریعت کی روشنی میں

اسلام دنیا کا پہلا مذہب ہے جس نے عورت کو باقاعدہ خودمختار وارث قرار دیا۔ قرآن پاک کی سورۃ النساء (آیت: 7) میں اللہ تعالیٰ کا صاف ارشاد ہے کہ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کے لیے بھی ماں باپ اور قریبی رشتہ داروں کے چھوڑے ہوئے مال میں طے شدہ حصہ ہے۔ وراثت میں حصہ مانگنا کوئی شرم یا گناہ کی بات نہیں، بلکہ اللہ کا مقرر کیا ہوا فریضہ ہے۔ جو لوگ بیٹیوں یا بہنوں کو حصہ نہیں دیتے، وہ دراصل اللہ کی طے کی ہوئی حدوں کو توڑتے ہیں۔

دوسری طرف جہیز کو سنتِ نبوی ثابت کرنے کی کوشش بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے نکاح کے وقت جو گھریلو زندگی کا سادہ سامان دیا گیا تھا، اس میں اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ایک روپیہ بھی نہیں لگا تھا۔ وہ سامان خود حضرت علی (رضی اللہ عنہ) کی درع (زِرہ proc) کو بیچ کر حاصل کی گئی رقم سے خریدا گیا تھا، جو صرف بنیادی ضرورتوں کے لیے تھا۔ شادی میں لڑکے والوں کی طرف سے جہیز کا مطالبہ کرنا یا امید رکھنا سخت منع ہے، اور یہ ناحق مال کھانے (اکلِ حرام) کے زمرے میں آتا ہے۔

جہیز شادی کے وقت دیا جانے والا ایک عارضی سامان ہے جس پر اکثر سسرال کا قبضہ ہو جاتا ہے اور یہ عموماً دکھاوے کے لیے دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس، وراثت اللہ کا طے کیا ہوا قانونی حق ہے جو والدین کے انتقال کے بعد ملتا ہے، اور اس پر عورت کی اپنی مکمل اور مستقل ملکیت ہوتی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھائی اکثر یہ کہہ کر بہنوں کو ٹال دیتے ہیں کہ "شادی میں بہت خرچ کر دیا، اب وراثت کیسی؟" شریعت کا صاف حکم ہے کہ شادی کا خرچ یا دیا گیا سامان ہبہ (تحفہ) ہو سکتا ہے، لیکن وہ کبھی بھی وراثت کا بدل نہیں ہو سکتا۔ وراثت تو وفات کے بعد چھوڑے گئے کل ترکے میں سے ہی دی جائے گی۔

بھارتی قانون اور قانونی تحفظ

اسلامی شریعت کے ساتھ ساتھ ملک کے قانون کو سمجھنا بھی ضروری ہے تاکہ لوگ اپنے حقوق کے لیے آواز اٹھا سکیں۔ بھارت میں مسلمانوں کے وراثت کے معاملات مسلم پرسنل لاء (شریعت) ایپلی کیشن ایکٹ، 1937 کے تحت طے ہوتے ہیں، جس کے مطابق باپ کی وفات کے بعد اس کی جائیداد میں بیٹی، بیوی اور ماں کا حصہ قانونی طور پر طے شدہ ہے۔

قانوناً کوئی بھی شخص اپنی پوری جائیداد کی وصیت کسی ایک وارث کے نام نہیں کر سکتا۔ شریعت کے مطابق صرف ایک تہائی (1/3) حصے کی ہی وصیت کی جا سکتی ہے، وہ بھی غیر وارث کے لیے؛ باقی دو تہائی حصہ اللہ کے طے کیے ہوئے حصوں کے مطابق ہی بٹے گا۔ اگر کوئی شخص اپنی موت کے قریب (مرض الموت) کسی کا حق مارنے کی نیت سے وصیت بدلتا ہے، تو اسے شریعت اور قانون دونوں میں چیلنج کیا جا سکتا ہے۔

ساتھ ہی، جہیز ممانعت ایکٹ، 1961 (Dowry Prohibition Act) کے تحت جہیز کا لین دین ایک سنگین جرم ہے۔ اگر کوئی خاندان جہیز کے لیے دباؤ ڈالتا ہے، تو اس کے لیے سخت سزا کا فراہم کردہ نظام موجود ہے۔

وراثت کی تقسیم: حصے اور حساب (فرائض)

اسلامی شریعت میں وراثت کا حساب فرائض کے تحت طے کیا جاتا ہے۔ نیچے دیا گیا جدول صرف ایک عام مثال کے طور پر دیا جا رہا ہے۔ ہر خاندان کی صورت حال مختلف ہو سکتی ہے، اس لیے اپنے دقیق معاملے کے لیے شرعی ماہرین اور مفتیانِ کرام سے مسئلہ دریافت کرنا ضروری ہے:

وارث (Heir)	حالات (Condition)	طے شدہ حصہ (Share)
ایک بیٹی	اگر صرف ایک بیٹی ہو اور کوئی بیٹا نہ ہو	1/2 (آدھا حصہ)
دو یا زیادہ بیٹیاں	اگر دو یا اس سے زیادہ بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو	2/3 (دو تہائی حصہ)
بیٹی (بیٹے کے ساتھ)	اگر بیٹا اور بیٹی دونوں موجود ہوں	بیٹے کا آدھا (1:2 کا تناسب)
بیوی	اگر شوہر کی اولاد موجود ہو	1/8 (آٹھواں حصہ)
بیوی	اگر شوہر کی کوئی اولاد نہ ہو	1/4 (چوتھائی حصہ)
ماں	اگر مرنے والے کی اولاد موجود ہو	1/6 (چھٹا حصہ)
باپ	اگر مرنے والے کی اولاد موجود ہو	1/6 + بچا ہوا مال

بیٹے اور بیٹی کے حصے میں 1:2 کا تناسب اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ اسلام میں مرد پر پورے گھر کی مالی ذمہ داری ڈالی گئی ہے، جبکہ عورت کا مال پوری طرح اس کا اپنا ہے یعنی اسے نہ گھر چلانا ہے، نہ کسی کا بوجھ اٹھانا ہے۔ وہ اپنا مال پوری طرح اپنی مرضی سے سرمایہ کاری (Invest) کر سکتی ہے۔

شادیوں میں فضول خرچی اور قوم کی ذہنی مفلسی

شمالی ہند (North India) میں شادیوں پر بے حساب فضول خرچی اور دکھاوے کی ایک دوڑ سی مچی ہوئی ہے۔ لڑکی والوں کی طرف سے تو شاید مجبوری یا سماجی دباؤ کے تحت یہ خرچ کیا جا رہا ہو، لیکن رسم و رواج کے نام پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف، لڑکے والے سنت کا نام لے کر ولیمہ کے نام پر شیخی اور تماشا کرتے ہیں، جہاں 50-50 لاکھ اور کروڑوں روپے اڑا دیے جاتے ہیں۔

سب سے بڑی المیہ یہ ہے کہ پورے شمالی ہند میں مسلمانوں کی حالت سب سے زیادہ خستہ ہے یعنی نہ تو ہم کاروبار میں کہیں مضبوط ٹکتے ہیں، نہ تعلیم میں کوئی اونچا مقام ہے، اور سیاسی شعور تو نہ کے برابر رہ گیا ہے۔ قوم کی پوری طاقت اور جمع پونجی بس شادیوں اور ولیموں میں اپنی شیخی بگھارنے میں ضائع ہو رہی ہے۔ المیہ دیکھیے کہ 2000-3000 لوگوں کی دعوتیں کر کے کروڑوں روپے لٹانے والوں کے پاس، ضرورت پڑنے پر ساتھ کھڑے ہونے والے 10 سچے خیرخواہ بھی نہیں ہوتے۔

معاشرے کی اصلاح اور ہماری ذمہ داری

نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ارشاد ہے کہ سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں سب سے کم خرچ ہو۔ ہمیں اپنی شادیوں کو سادہ بنانا ہوگا اور ایسی شادیوں کا کھل کر بائیکاٹ کرنا ہوگا جہاں جہیز اور فضول خرچی کی نمائش کی جا رہی ہو۔

جب ہم بیٹی کو وراثت میں اس کا حق دیتے ہیں، تو ہم اسے صرف پیسہ نہیں دیتے، بلکہ اسے معاشرے میں ایک عزت دار اور خودمختار مقام دیتے ہیں۔ ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ جب ہم اپنی بیٹیوں کو ان کا وراثت کا حق نہیں دیتے، تو ہم انہیں اس تحفظ سے محروم کر دیتے ہیں جو خدا نے ان کے لیے طے کیا تھا المعرض۔ جہیز کی لعنت نے بیٹیوں کو بوجھ بنا دیا ہے، جبکہ وراثت کا حق انہیں طاقت دیتا ہے۔

اب وقت آ گیا ہے کہ ہم جہیز کے مطالبے کو ٹھکرائیں، دکھاوے کی شادیوں پر لگام لگائیں اور اپنی جائیداد میں اللہ کے بتائے ہوئے حصوں کو پوری دیانت داری کے ساتھ نافذ کریں۔

مناجات و دعا

اے باری تعالیٰ! ہمیں حق کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ہمارے دلوں سے لالچ اور دنیاوی دکھاوے کی محبت کو نکال دے۔ ہمیں اس قابل بنا کہ ہم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے حقوق کو اسی طرح ادا کر سکیں جیسے تو نے حکم دیا ہے۔ ہمارے گھروں میں برکت عطا کر اور ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کر جو دوسروں کا حق مار کر تیرے سامنے گنہگار ٹھہرتے ہیں۔ آمین۔

منی پوری موسیقار وکرم سنگھ کا جسد خاکی دہلی سے امپھال پہنچا

امپھال، (یو این آئی) مشہور منی پوری گٹارسٹ اور موسیقی کے استاد چونگ تھم وکرم سنگھ کا جسد خاکی بدھ کو امپھال لایا گیا۔ چونگ تھم وکرم سنگھ کی نئی دہلی میں مبینہ طور پر لوگوں کے ایک گروپ کی جانب سے مار پیٹ کیے جانے کے باعث موت ہوگئی تھی۔ ان کے اہل خانہ، دوستوں اور موسیقی کی دنیا سے وابستہ لوگوں نے ان کی موت کی فوری اور غیر جانب دارانہ جانچ کا مطالبہ کیا ہے۔ چونگ تھم وکرم سنگھ کا جسد خاکی امپھال بین الاقوامی ہوائی اڈے پہنچا، جہاں اہل خانہ، خیر خواہوں اور ساتھی موسیقاروں نے غمگین ماحول میں انہیں آخری خراج عقیدت پیش کیا۔ اس کے بعد جسد خاکی کو تھانگمی بند میں واقع ان کے آبائی گھر لے جایا گیا، جہاں آخری رسومات سے قبل لوگوں نے پھول پیش کر کے خراج عقیدت پیش کیا۔ ان پر مبینہ طور پر 06 ستمبر کی دیر رات جنوب مشرقی دہلی کے کلوکھڑی علاقے میں ان کے گھر کے باہر جان لیوا حملہ کیا گیا تھا۔ خبروں کے مطابق چونگ تھم وکرم سنگھ اپنے گھر کے قریب مبینہ طور پر ہنگامہ کر رہے اور شراب پی رہے لوگوں کے ایک گروپ کو ایسا کرنے سے روکنے کے لیے نیچے گئے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ اس دوران تنازع بڑھ گیا اور مبینہ طور پر گروپ کے لوگوں نے ان کا پیچھا کر کے ان کے ساتھ مار پیٹ کی۔

'الزامات اچانک ختم کس طرح ہو گئے؟'

دہشت گردی معاملہ میں گرفتار امریکی شہری کو راحت ملنے پر کانگریس کا سوال

قومی جانچ ایجنسی (این آئی اے) نے منگل کے روز امریکی شہری میتھیو وین ڈائک کے خلاف دہلی کے راؤز ایونیو کورٹ میں چارج شیٹ داخل کی۔ حالانکہ اس میں میتھیو وین ڈائک پر انسداد دہشت گردی قانون یو اے پی اے نہیں لگایا گیا ہے، جبکہ گرفتاری کے وقت اس پر دہشت گردی جیسے کئی سنگین الزامات عائد کیے گئے تھے۔ کانگریس نے اس معاملہ میں سوال اٹھاتے ہوئے مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس کے راجیہ سبھا رکن ابھشیک منو سنگھوی نے 9 ستمبر کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر جاری پوسٹ میں لکھا ہے کہ "اگر یہ خبریں سچ ہیں کہ امریکہ کے شہری میتھیو وین ڈائک پر لگے دہشت گردی کے الزامات کو امریکہ و ہندوستان کے درمیان ہوئی اعلیٰ سطحی میٹنگوں کے بعد ہٹا لیا گیا ہے، تو مودی حکومت کو چاہیے کہ وہ ہندوستان کو اس معاملے میں وضاحت پیش کرے۔" انھوں نے مزید کہا کہ اگر کسی شخص کو غیر قانونی طریقے سے گھسنے، مسلح گروپوں سے رشتہ رکھنے اور ڈرون جنگ کی ٹریننگ لینے کے الزامات میں گرفتار کیا گیا تھا، تو وہ سنگین الزامات اچانک کس طرح ختم ہو گئے؟

قابل ذکر ہے کہ وین ڈائک کو رواں سال مارچ میں کولکاتا ایئرپورٹ سے حراست میں لیا گیا تھا، جبکہ یوکرینی شہریوں کو دہلی اور لکھنؤ ایئرپورٹ سے پکڑا گیا تھا۔ گرفتاری کے تقریباً 6 ماہ بعد یہ چارج شیٹ داخل کی گئی ہے۔ وین ڈائک اور 6 یوکرینی شہریوں پر میانمار کے باغی گروپوں کو فوجی تربیت و ڈرون تربیت دینے کی سازش کا الزام ہے۔ این آئی اے نے پہلے ان لوگوں کے خلاف یو اے پی اے کی دفعہ 18 کے تحت معاملہ درج کیا تھا۔ راؤز ایونیو کورٹ نے اس پورے معاملے کی سماعت کے لیے یکم اکتوبر کی تاریخ طے کی ہے۔ واضح رہے کہ میتھیو ایرن وین ڈائک ایک امریکی شہری ہے۔ اس کو امریکہ کے ڈیپ اسٹیٹ کا حصہ مانا جاتا ہے۔ 'میتھیو سنز آف لبرٹی انٹرنیشنل' نام کے ادارہ کا بانی ہے۔ یہ ایک غیر منافع بخش سیکورٹی فرم ہے، جو تاناشاہ حکومتوں کے خلاف لڑنے والے گروپس کو تربیت دیتی ہے۔ وین ڈائک پہلے لیبیا اور شام جیسے خطرناک جنگی علاقوں میں بھی کام کر چکا ہے۔ وین ڈائک پر الزام ہے کہ وہ ہندوستان ویزا پر آیا تھا، لیکن بغیر کسی اجازت کے اپنے کچھ دیگر یوکرینی ساتھیوں کے ساتھ میزورم جیسے حساس علاقوں میں داخل ہوگیا۔ بعد ازاں ناجائز طریقے سے میانمار کی سرحد کو پار کرگیا۔ جانچ میں پتہ چلا کہ اس گروپ نے میانمار کے نسلی باغی تنظیموں اور ہندوستان کے کچھ باغی گروپس سے جڑے نیٹورک سے رابطہ کیا۔ این آئی اے کا الزام ہے کہ یہ لوگ یوروپ سے ہندوستان کے راستے کثیر تعداد میں ڈرون لائے تھے اور میانمار میں ان باغی گروپس کو فوجی ٹریننگ اور ڈرون چلانے کی ٹریننگ دے رہے تھے۔

گربا تنازعہ: 'مودی جب اسلامی ممالک کے لیڈران کو اپنا بھائی کہتے ہیں تو ہندوستانی مسلمان ہمارے بھائی کیوں نہیں'

سنجے راوت نے کہا کہ "اگر ملک کے وزیر اعظم مودی بیرون ممالک جا کر مساجد جاتے ہیں، اسلامک اسٹیٹ کے رہنماؤں کے گلے لگتے ہیں، انہیں بھائی بتاتے ہیں، تو ہندوستان کے مسلمان ہمارے بھائی کیوں نہیں ہوئے؟"

نوراتری تہوار کے موقع پر ملک بھر میں 'ماں درگا' کے پنڈال لگتے ہیں، لوگ خوشیوں سے جھومتے ہوئے گربا کھیلتے ہیں اور پوجا کرتے ہیں۔ ہر سال گربا تقاریب سے قبل ایک معاملہ اٹھتا ہے کہ مسلمانوں کو ان تقاریب میں داخلہ ملے گا کہ نہیں۔ اسی کے ساتھ ایک ثقافتی اور پیار بانٹنے والا تہوار سیاست کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس سال بھی ایسا ہی کچھ ہو رہا ہے۔ مہاراشٹر میں بی جے پی کے وزیر نتیش رانے نے ہمیشہ کی طرح یہ بیان دے دیا ہے کہ مسلمانوں کو گربا میں داخلہ نہیں دیا جانا چاہئے۔ حالانکہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی اہلیہ امریتا فڑنویس نے نتیش رانے کے خلاف بیان دیا ہے، جو موضوع بحث ہے۔ اس حوالے سے اب ادھو ٹھاکرے کی پارٹی شیوسینا یو بی ٹی سے راجیہ سبھا رکن سنجے راوت کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ سنجے راوت کا کہنا ہے کہ "اگر ملک کے وزیر اعظم نریندر مودی بیرون ممالک جا کر مساجد کا دورہ کرتے ہیں، اسلامک اسٹیٹ کے رہنماؤں کے گلے لگتے ہیں، انہیں اپنا بھائی بتاتے ہیں، تو ہندوستان کے مسلمان ہمارے بھائی کیوں نہیں ہوئے؟" سنجے راوت نے سوالیہ لہجے میں کہا کہ "سعودی عرب کے پرنس کو وزیر اعظم مودی بولتے ہیں نا 'مائی برادر'؟ تو ہندوستان میں بھی ہمارے بھائی ہیں، ان بھائیوں کو خوشیوں میں کیوں روکنا چاہئے؟ سعودی عرب میں بھائی ہیں اور ہندوستان میں دشمن، یہ کیسے چلے گا؟" اس سے قبل مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی اہلیہ امریتا فڑنویس نے بھی نتیش رانے سے اختلاف کا اظہار کیا ہے۔ امریتا فڑنویس نے کہا کہ "مسلمان اگر گربا تقاریب میں شامل ہوتے ہیں تو اس میں کچھ بھی غلط نہیں ہے، کیوں کہ ہندوؤں کے تہوار سب کو ساتھ لے کر چلنے والے جشن ہوتے ہیں۔" امریتا فڑنویس نے یہ بھی کہا تھا کہ "ایک اچھے معاشرے کے لیے یہ ضروری ہے کہ تہوار منائے جائیں، اسی کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ عوامی مقامات پر دوسروں کا بھی خیال رکھیں۔ ہمارے جشن سے کوئی دوسرا شخص پریشان نہ ہو، اصول و ضوابط پر عمل کیا جائے، یہ ضروری ہے کہ لوگوں میں احترام کا جذبہ ہو۔" دراصل گربا تقاریب سے قبل وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) کی جانب سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ ہندوؤں کے جشن میں مسلمانوں کو داخلہ نہ دیا جائے۔ وی ایچ پی کی اسی اپیل کی حمایت نتیش رانے نے کی تھی۔

نیپال میں ہندوستان کا امدادی آپریشن جاری

تکنیکی ٹیم ٹنل سے پانی اور کیچڑ نکالنے میں مصروف

نئی دہلی: نیپال میں 26 اگست کو آنے والے تباہ کن سیلاب کے بعد ہندوستان کی جانب سے امداد اور بچاؤ کا آپریشن مسلسل جاری ہے۔ ہندوستانی ٹیمیں نیپال میں امدادی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ مشکل مقامات پر جاری ریسکیو آپریشن میں بھی تکنیکی معاونت فراہم کر رہی ہیں۔ بدھ کے روز ہندوستانی بچاؤ ٹیم چلیبئے میں واقع سرنگ میں جاری ریسکیو آپریشن میں مصروف رہی۔ ہندوستان کی وزارت خارجہ کے مطابق، سرنگ میں جاری بچاؤ آپریشن کے تحت ہندوستان کی مشترکہ تکنیکی ٹیم نے بدھ کو بھی سرنگ سے پانی نکالنے اور کیچڑ ہٹانے کا کام جاری رکھا۔ تاہم سرنگ کی ڈھلان اور اس کے اندر تک پہنچنے میں پیش آنے والی مشکلات اب بھی بڑی رکاوٹ بنی ہوئی ہیں۔ ان چیلنجز کے باوجود ہندوستانی ٹیم نئے اور مؤثر طریقوں کا استعمال کرتے ہوئے ریسکیو کارروائی کو آگے بڑھا رہی ہے۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ سرنگ کی صفائی کے لیے بھاری مشینری اندر لے جانے کی غرض سے ایک عارضی راستہ بھی تیار کیا جا رہا ہے۔ اس راستے کی تعمیر کا کام مسلسل جاری ہے اور توقع ہے کہ یہ آئندہ دو سے تین دن میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد سرنگ کے اندر بھاری مشینری پہنچانے اور صفائی و بچاؤ کے کام کو مزید تیز کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ دوسری جانب، راجدھانی کھٹمنڈو میں تعینات ہندوستانی فارنسک ٹیم بھی اپنی کارروائی میں اہم پیشرفت کر رہی ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق ٹیم اس وقت 1400 سے زائد ڈی این اے نمونوں کی جانچ کر رہی ہے، جبکہ اب تک 378 ڈی این اے پروفائل تیار کی جا چکی ہیں۔ فارنسک ٹیم کی یہ کارروائی متاثرین کی شناخت اور ریسکیو آپریشن کے بعد کے مراحل میں اہم ثابت ہوسکتی ہے۔ وزارت خارجہ کے مطابق ہندوستان اب تک سات طیاروں کے ذریعے نیپال کو 95 ٹن امدادی سامان بھیج چکا ہے۔ اس کے علاوہ نیپال میں امدادی اور بچاؤ کی کوششوں میں مدد کے لیے فورینزک اور ٹنل ریسکیو ٹیمیں بھی تعینات کی گئی ہیں۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ ہندوستان نے نیپال کے عوام اور حکومت کے ساتھ یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے اور اس قدرتی آفت کے دوران ہر ممکن مدد فراہم کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک قریبی دوست اور پڑوسی کی حیثیت سے ہندوستان نے فوری طور پر ردعمل دیا اور نیپال کے امدادی، بچاؤ اور تعمیر نو کے اقدامات میں تعاون جاری رکھے گا۔ ان کے مطابق ہندوستان نے سات طیاروں کے ذریعے 95 ٹن امدادی سامان بھیجا ہے، جبکہ مزید سامان بھی جلد نیپال بھیجا جائے گا۔ ترجمان نے بتایا کہ ہندوستانی فورینزک ٹیم اور ٹنل ریسکیو ٹیم دونوں موقع پر موجود ہیں اور نیپال کے جاری امدادی و بچاؤ آپریشن میں عملی طور پر تعاون کر رہی ہیں۔

بہار: سیلاب کے باعث 14 اضلاع کے 40 لاکھ سے زائد افراد متاثر

بارش کے باعث ندیاں اور برساتی نالے طغیانی پر ہیں

پٹنہ (ایجنسی) بہار میں گزشتہ 4 سے 5 دنوں سے ہو رہی موسلا دھار بارش اور نیپال کے آبی جماؤ والے علاقوں میں شدید بارش کے باعث 14 اضلاع میں سیلاب کی صورتحال سنگین ہوگئی ہے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کے مطابق ریاست میں 40.21 لاکھ سے زائد لوگ سیلاب سے متاثر ہیں۔ ایک افسر نے بدھ کو بتایا کہ مسلسل بارش کی وجہ سے ندیاں اور برساتی نالے طغیانی پر ہیں۔ نیپال میں ہوئی شدید بارش کے سبب کئی ندیاں مختلف جگہوں پر خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ ڈپارٹمنٹ کی جانب سے جاری کردہ پریس ریلیز کے مطابق پٹنہ، بھوجپور، سارن، ویشالی، بھاگلپور، بیگوسرائے، بکسر، سمستی پور، مونگیر، کٹیہار، لکھی سرائے، کھگڑیا، پورنیہ اور ارول اضلاع کے 84 بلاکوں کی 514 گرام پنچایتوں کے تقریباً 40.21 لاکھ لوگ سیلاب سے متاثر ہیں۔ محکمہ کے تازہ ترین بلیٹن کے مطابق بھاگلپور کے سلطان گنج میں بدھ کی صبح 9 بجے گنگا کی سطح آب 36.78 میٹر درج کی گئی، جو 17 اگست 2021 کو ریکارڈ کی گئی 36.75 میٹر کی گزشتہ بلند ترین سیلابی سطح (ایچ ایف ایل) سے زیادہ ہے۔ حالانکہ سطح آب فی الحال مستحکم بنی ہوئی ہے۔ گنڈک، کوسی، بوڑھی گنڈک، گنگا، پنپن، باگمتی اور گھاگھرا سمیت کئی ندیاں مختلف مقامات پر خطرے کے نشان سے اوپر بہہ رہی ہیں۔

ڈمریا گھاٹ میں گنڈک، بلترا اور کرسیلا میں کوسی، کھگڑیا میں بوڑھی گنڈک، دیگھا، گاندھی گھاٹ، ہاتھیدہ، بھاگلپور، کہلگاؤں اور مونگیر میں گنگا، سری پال پور میں پنپن، بینی باد میں باگمتی و درولی اور گنگ پور سسون میں گھاگرا ندیوں کی کی سطح آب خطرے کے نشان سے اوپر ہے۔ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کے لیے ریاست کے مختلف اضلاع میں 723 کمیونٹی کچن چلائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 15 امدادی کیمپوں میں 13446 بے گھر لوگوں کے ٹھہرنے، کھانے، علاج اور دیگر ضروری سہولیات کا انتظام کیا گیا ہے۔ بلیٹن کے مطابق اب تک 1.94 لاکھ پولی تھین شیٹ اور تقریباً 29400 خشک راشن کے پیکٹ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ متاثرین کو نکالنے اور آمد و رفت کے لیے 1979 کشتیاں لگائی گئی ہیں اور 5178 کوئنٹل مویشیوں کا چارہ بھی تقسیم کیا گیا ہے۔ اہم بیراجوں سے پانی کے اخراج کی صورتحال کے بارے میں محکمہ نے بتایا کہ بدھ کی صبح 10 بجے گنڈک بیراج سے 86000 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا تھا اور صورتحال مستحکم تھی۔ رواں سال گنڈک بیراج سے پانی کا زیادہ سے زیادہ بہاؤ 14 جولائی کو 2.24 لاکھ کیوسک درج کیا گیا تھا۔ کوسی بیراج سے 148200 کیوسک پانی کا بہاؤ ریکارڈ کیا گیا، جبکہ اندر پوری بیراج (سون ندی) سے 80785 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا تھا اور وہاں پانی کے بہاؤ میں اضافے کا رجحان برقرار ہے۔ رواں سال اندر پوری بیراج سے سب سے زیادہ 563654 کیوسک پانی 2 ستمبر کو چھوڑا گیا تھا۔

ہندوستان کی فائنانشیل انٹیلیجنس یونٹ نے 15 کرپٹو پلیٹ فارمز کو جاری کیا نوٹس

انسداد منی لانڈرنگ ایکٹ سے جڑا ہے معاملہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان کی 'فائنانشیل انٹیلیجنس یونٹ' (ایف آئی یو) نے منی لانڈرنگ کی روک تھام کے قانون (پی ایم ایل اے) کی عدم تعمیل کے لیے 15 ورچوئل ڈیجیٹل اثاثہ سروس پرووائیڈرز کو نوٹس جاری کیے ہیں۔ یہ جانکاری بدھ کو جاری ایک بیان میں دی گئی۔ وزارت خزانہ کے مطابق ایف آئی یو-انڈیا کے ڈائریکٹر نے ان اداروں کے خلاف تعمیل سے متعلق کارروائی کے تحت یہ نوٹس جاری کیے ہیں، جو ضروری شرائط پوری کیے بغیر کام کر رہے تھے۔ دی گئی جانکاری کے مطابق جن کرپٹو پلیٹ فارمز کو نوٹس جاری کیے گئے ہیں، ان میں وی ایکس، بلوفن، ریزور یکس، بٹ یونیکس، ڈیجی فائنانس، ٹوبٹ، ایکس ٹی ڈاٹ کام، لاٹوکن، وو ایکس، پائنکس، چینج ناؤ، سمپل سوئپ، فکسڈ فلوٹ، وائٹ بٹ اور گارڈیرین شامل ہیں۔ وزارت نے بتایا کہ ایف آئی یو ڈائریکٹر نے ہندوستان کے انفارمیشن ٹیکنالوجی قانون کے تحت نوڈل افسر کے طور پر نوٹس جاری کیے ہیں۔ ان نوٹس میں 15 اداروں سے متعلق ایپس اور یو آر ایل کو عوامی رسائی سے ہٹانے کے لیے کہا گیا ہے۔ وزارت مالیات نے مزید کہا کہ یہ پلیٹ فارمز ہندوستان کے پی ایم ایل اے سے متعلق قوانین کی تعمیل کیے بغیر غیر قانونی طریقے سے چل رہے تھے۔ یہ کارروائی ضروری تھی کیونکہ مارچ 2023 میں ورچوئل ڈیجیٹل اثاثہ سروس پرووائیڈرز کو ہندوستان کے پی ایم ایل اے اور دہشت گردی کی مالی معاونت کے خلاف فریم ورک کے دائرے میں لایا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان میں کام کرنے والے وی ڈی اے سروس پرووائیڈرز (چاہے وہ غیر ملکی ہوں یا گھریلو) کے لیے ایف آئی یو-انڈیا کے ساتھ رپورٹنگ اداروں کے طور پر رجسٹر ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ ورچوئل ڈیجیٹل اثاثوں کو فیاٹ کرنسی کے بدلے ایکسچینج کرنے، ڈیجیٹل اثاثوں کو منتقل کرنے یا کسٹڈی یا انتظامی خدمات فراہم کرنے جیسی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں، تو یہ رجسٹریشن لازمی ہے۔ وزارت نے کہا کہ یہ ذمہ داریاں سرگرمیوں کی بنیاد پر طے ہوتی ہیں اور یہ اس صورت میں بھی نافذ ہوتی ہیں، جب کسی کمپنی کی ہندوستان میں کوئی فزیکل موجودگی نہ ہو۔ علاوہ ازیں رجسٹرڈ وی ڈی اے سروس پرووائیڈرز کے لیے پی ایم ایل اے اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین کے مطابق رپورٹنگ، ریکارڈ رکھنے اور دیگر ذمہ داریوں کی تعمیل کرنا ضروری ہے۔ ساتھ ہی، وزارت خزانہ نے لوگوں کو یہ بھی خبردار کیا کہ کرپٹو مصنوعات اور نان فنجیبل ٹوکن (این ایف ٹی) ریگولیٹیڈ نہیں ہیں اور ان میں بہت زیادہ خطرہ ہوسکتا ہے۔

ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا خام جوٹ پیدا کرنے والا ملک: حکومت

نئی دہلی، (یو این آئی) ہندوستان دنیا کا سب سے بڑا خام جوٹ پیدا کرنے والا ملک ہے اور جوٹ کی صنعت سے تقریباً 40 لاکھ کسان خاندانوں اور 3.70 لاکھ مزدوروں کی روزی روٹی جڑی ہوئی ہے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق مالی سال 2024-25 میں ملک میں 76 لاکھ گانٹھ خام جوٹ اور 12.80 لاکھ ٹن جوٹ کی مصنوعات کی پیداوار ہوئی۔ اس دوران 1.71 لاکھ ٹن جوٹ مصنوعات برآمد کی گئیں، جس کی مالیت 3,155.27 کروڑ روپے رہی۔ مالی سال 2026-27 کے لیے خام جوٹ کی کم از کم امدادی قیمت 925.5 روپے فی کوئنٹل مقرر کی گئی ہے۔

عوامی تقسیم کے نظام کے ڈیلروں کے آٹھ نکاتی مطالبات پر حکومت فوری فیصلہ کرے: تیجسوی

پٹنہ، (یو این آئی) بہار قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے ورکنگ قومی صدر تیجسوی پرساد یادو نے وزیر اعلیٰ سمراٹ چودھری کو خط لکھ کر عوامی تقسیم کے نظام (پی ڈی ایس) کے ڈیلروں کے آٹھ نکاتی مطالبات پر فوری اور بروقت فیصلہ لینے کی درخواست کی ہے۔ آر جے ڈی کی جانب سے بدھ کے روز میڈیا میں جاری کردہ خط میں مسٹر یادو نے وزیر اعلیٰ سے کہا ہے کہ عوامی تقسیم کے نظام کے ڈیلر ریاست کے پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کی ایک اہم کڑی ہیں اور وہ سخت حالات میں بھی لاکھوں غریب اور ضرورت مند خاندانوں تک اناج پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ اس کے باوجود طویل عرصے سے ان کے معاشی اور انتظامی مسائل کا حل نہ نکالا جانا بدقسمتی ہے۔ قانون ساز اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ ریکارڈ توڑ مہنگائی، بڑھتی ہوئی انتظامی مشکلات، کمیشن کی ادائیگی میں تاخیر اور تکنیکی مسائل کی وجہ سے پی ڈی ایس ڈیلروں کے سامنے سنگین معاشی بحران پیدا ہوگیا ہے۔ مسٹر یادو نے گجرات کی طرز پر پی ڈی ایس ڈیلروں کو کم از کم 30 ہزار روپے ماہانہ مقررہ اعزازیہ دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے جھارکھنڈ کی طرز پر ہمدردانہ بنیادوں پر تقرری کی وقت کی حد ختم کر کے اہل زیر کفالت افراد کو ہمدردی کی بنیاد پر تقرری کا التزام یقینی بنانے کی بھی اپیل کی۔ اپوزیشن لیڈر نے کہا کہ گزشتہ چھ ماہ سے ایک سال تک کا کمیشن زیر التوا ہے۔ اس کی فوری ادائیگی کی ضرورت ہے، کیونکہ کمیشن کی عدم ادائیگی سے ہزاروں ڈیلروں اور ان کے خاندانوں کے سامنے سنگین معاشی بحران کھڑا ہو گیا ہے۔ آر جے ڈی لیڈر نے کہا کہ اسمبلی انتخابات سے قبل عوامی تقسیم کے نظام (پی ڈی ایس) کے ڈیلروں کے کمیشن میں 47 روپے کے اضافے کا اعلان کیا گیا تھا۔ ایک سال گزر جانے کے باوجود اگر بڑھی ہوئی رقم کی ادائیگی نہیں ہوئی ہے تو اسے فوری اثر سے نافذ کر کے بقایا رقم کی ادائیگی کرائی جانی چاہیے۔

ذات پات پر مبنی مردم شماری کی موجودہ شکل میں شدید خامی: کانگریس

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ ذات پات پر مبنی مردم شماری کا مطلب صرف ذاتوں کی گنتی نہیں بلکہ سماجی انصاف کو یقینی بنانا ہے اور گنتی کے تعلق سے حکومت نے جو طریقہ اپنایا ہے، اس میں شدید خامیاں ہیں کانگریس کے شعبہ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے بدھ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ مودی حکومت کے ذات پات پر مبنی مردم شماری کے موجودہ فارمیٹ میں ڈراپ ڈاؤن فہرست کے بجائے کھلے سوالات رکھنا انتہائی سنگین خامی ہے۔ اس سے ایک ہی ذات کے مختلف نام، ذیلی ذاتیں اور املا درج ہو سکتے ہیں، جس سے ذات پات کی مردم شماری کا پورا عمل متاثر ہوسکتا ہے۔ اس سلسلے میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے 20 اگست کو وزیر اعظم نریندر مودی کو لکھے گئے مشترکہ خط کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خط میں موجودہ سوالنامے کو منسوخ کر کے ذاتوں کی تصدیق شدہ فہرست کی بنیاد پر نیا سوالنامہ تیار کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ خط میں نیا سوالنامہ تیار کرنے کے لیے سیاسی جماعتوں، ماہرین اور عوام سے وسیع پیمانے پر مشاورت کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔ تلنگانہ اور بہار کے ذات پات کے سروے کی طرح پہلے سے تیار کردہ اور تصدیق شدہ ذات پات کی فہرست کی بنیاد پر گنتی کو اس کا عملی حل بتایا گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ کھرگے اور راہل گاندھی کے خط کا ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ کانگریس نے اس مسئلے پر گزشتہ چار دنوں میں ملک بھر میں 17 پریس کانفرنسیں کر کے درست طریقے سے ذات پات کی مردم شماری کرانے کے مطالبے کو دہرایا ہے۔

مولانا عبدالودود قاسمی کی رحلت سے ایک خلا پیدا جس کی تلافی مشکل، مدارس کا تحفظ سب کی ذمہ داری: مولانا اکرام الحق قاسمی

نئی دہلی۔ مدرسہ قاسمیہ گھسکی سنسری نیپال کے بانی ناظم مولانا عبدالودود قاسمی کو دلی خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے القرآن اکیڈمی دہلی کے صدر اور مدرسہ تحفیظ القرآن بابو آن بسمتیہ کے بانی مولانا اکرام الحق قاسمی نے کہا کہ ان کے انتقال نہ صرف نیپال بلکہ سرحدی علاقے میں ایک خلا پیدا ہوگیا ہے جس کی تلافی مشکل نظر آرہی ہے۔ یہ بات انہوں نے سیمانچل سرکل آف دہلی (ایس سی ڈی) کے زیر اہتمام مولانا عبدالودود قاسمی مرحوم کی یاد میں ایک آن لائن-آف لائن تعزیتی نشست کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے مولانا مرحوم کے کے ساتھ اپنا ذاتی اور اداراتی تعلق کا اظہار کیا اور کہا کہ مولانا بڑے مہمان نواز، علم دوست اور اخلاص وللہیت کے پیکر تھے۔ مدرسہ تحفیظ القرآن کے قیام کے تعلق سے مرحوم سے جب مشورہ کیا گیا تو انھوں نے خوشی کا اظہار کیا اور کامیابی کی دعائیں دیں۔ انہوں نے مرحوم کی شخصیت اور ان کے خدمات پر مستقبل قریب میں ایک بڑا جلسہ کرانے کی پیشکش بھی کی۔ سیمانچل سرکل کے صدر اور اس نشست کے انعقاد میں کلیدی کردار ادا کرنے والے سینئر صحافی عابد انور نے بتایا کہ مولانا مرحوم دارالعلوم دیوبند میں ان سے جونیئر تھے۔ ذہین اور سنجیدہ شخصیت کے مالک تھے۔ مرحوم کی دعوت پر موصوف نے ان کا ادارہ، مدرسہ قاسمیہ کا چند سال قبل دورہ کیا اور ادارے میں دو دن قیام کر طلبہ و طالبات سے براہ راست بات چیت، ان کی رہنمائی اور ادارہ کو لڑکوں اور لڑکیوں کیلئے دینی عصری تعلیم کا سنگم پایا۔ انہوں نے کہا کہ آج دینی ادارے حکومت کے نشانے پر ہے، لہٰذا ان کی حفاظت ہر مسلمان کی ملی ذمہ داری ہے۔ آج اردو اگر زندہ ہے تو انہیں مدارس کی وجہ سے ہے۔

آن لائن گفتگو کی شروعات کرتے ہوئے راجستھان سے مولانا عارف حسین قاسمی استاذ حدیث مدرسہ لطیفیہ سردار شہر نے عبد الودود مرحوم کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلق کا اظہار کیا اور کہا کہ مولانا ایک علم دوست اور نیک طینت انسان تھے۔ انھوں نے بڑی تنگ و دو کے ساتھ مدرسہ قاسمیہ قائم کیا اور اپنی پوری زندگی اس کی تعمیر و ترقی میں لگادی۔ مولانا سہیل ندوی نے مرحوم کی سماجی اور علمی زندگی کا احاطہ کرتے ہوئے بتایا کہ مولانا مرحوم انتہائی ملنسار اور تواضع و انکساری کے پیکر تھے۔ مدرسہ قاسمیہ کی اچھی تعلیمی منصوبہ بندی کرتے اور علمی شخصیات سے ہمیشہ رائے مشورہ کرتے اور کچھ نہ کچھ نیا کرنے کی فکر میں لگے رہتے۔ اپنے مدرسے میں حفظ کے بعد قلیل-مدتی نصاب کی تیاری اور اس کی تکمیل، ان کا منصوبہ تھا تا کہ حافظ بچے بھی وقت رہتے مولوی و عالم و فاضل بن سکیں یا ہائی اسکول وانٹر کر سکیں۔ مدرسہ قاسمیہ کے موجودہ مہتمم حافظ ابرار عالم قاسمی نے مرحوم کی خوبیوں کا احاطہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک متحمل مزاج اور صابر و شاکر انسان تھے۔ مدرسہ قاسمیہ کے انتظام وانصرام کو انتہائی حکمت و بردباری سے انجام دیتے۔ ان کی اچانک رحلت سے ایک بڑا انتظامی و تربیتی خلا واقع ہوگیا ہے جس کو ٹریک پر لانا ہمارے لیے اس وقت بہت بڑا چیلینج ہے۔ مولانا مرحوم کے کاموں کو سراہتے ہوئے، سیمانچل سرکل کے سرپرست اور دہلی میں طویل عرصے سے تدریس قرآن سے وابستہ حافظ مولانا نثار عالم ندوی نے کہا کہ مولانا مرحوم نے تعلیمی و معاشرتی لحاظ سے انتہائی پسماندہ، گھسکی جیسی جگہ پر نہ صرف ایک بڑا ادارہ قائم کیا بلکہ اس کام کو بہترین منصوبہ بندی اور خوبصورتی سے انجام دیا۔

نیپالی زبان میں پہلی بار ترجمہ قرآن کرنے کا شرف حاصل کرنے والے ڈاکٹر علاؤالدین فلاحی نے مرحوم کے ساتھ اپنی قربت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم ان کے مکتب کے کلاس-ساتھی اور پڑوسی تھے۔ اعلیٰ تعلیم کے لیے دونوں میں سے ایک دارالعلوم دیوبند تو دوسرے جامعۃ الفلاح چلے گئے۔ عبدالودود مرحوم نے مدرسہ قاسمیہ کی تاسیس رکھی تو خاکسار نے بلال پبلک اسکول کی بنیاد رکھی۔ آج ان دونوں اداروں کی وجہ سے گھسکی علم و ادب کا گہوارہ بنی ہوئی ہے۔ مولانا مرحوم کے بڑے صاحبزادے برادر راشد نے مرحوم کی رحلت سے قبل چند گھنٹے کے واقعات بتا۔ آخری وقت میں بھی مرحوم کی زبان پر دعاؤں و کلموں کا ورد تھا اور پورے اطمینان و رضا کی کیفیت سے لبریز اس دنیا سے رخصت ہوگ۔ مفتی وارث قاسمی نے کہا کہ گھسکی اور پورے نیپال میں تحریک دارالعلوم دیوبند کو زندہ و تابندہ رکھنے میں مولانا مرحوم کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ علیگڑھ سے اپنے تحریری تعزیت نامے میں ڈاکٹر نظام الدین فلاحی نے لکھا کہ بڑے لوگوں کی خوبی ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت اور مقام کی ضرورت کو پورا کر رہے ہوتے ہیں، مولانا عبد الودود قاسمی وقت کی ضرورت کے لحاظ سے تعلیم حاصل کرنے کی ضرورت کو سمجھ رہے تھے اور اس لیے بچوں کو بورڈ کے امتحانات بھی دلاتے تھے۔ تعلیم نسواں پر بھی ان کا زور تھا۔ خواتین کی نمائندگی کرتے ہوئے جمیلہ مریم فلاحی نے مرحوم کے دینی و ملی خدمات کا اعتراف کیا اور ان کے لیے اسے بڑا صدقہ جاریہ بتایا۔

دہلی: اوکھلا میں آکسیجن سلنڈر دھماکہ، ایک کی موت، 4 زخمی

نئی دہلی (ایجنسی) دہلی کے اوکھلا فیز-1 علاقے میں بدھ (9 ستمبر) کو آکسیجن سلنڈر میں بلاسٹ ہونے کے باعث ایک بڑا حادثہ ہوگیا۔ یہ واقعہ کمیونٹی ہال کے پاس پیش آیا، جس میں ایک شخص کی موقع پر ہی موت ہوگئی، جبکہ 4 دیگر کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ واقعہ کے بعد علاقے میں افراتفری کا ماحول بن گیا۔ دہلی فائر سروسز کے مطابق آج صبح تقریباً 11:55 بجے کمیونٹی ہال کے پاس سلنڈر کے بلاسٹ ہونے کی اطلاع ملی تھی۔ اس کے بعد فائر بریگیڈ نے فوری طور پر 4 فائر ٹینڈر کو جائے وقوع کے لیے روانہ کیے۔ پولیس اور امدادی ٹیم بھی موقع پر پہنچیں اور حالات کو کنٹرول میں کیا۔ حادثہ میں زخمی چاروں افراد کو کیٹس ایمبولنس کی مدد سے نزدیکی اسپتال لے جایا گیا جہاں ان کا علاج جاری ہے۔

میر فراست علی باقری بی جے پی سینئر لیڈر کی دختر نیک اختر کی شادی تقریب کے موقع پر ایڈن گارڈن کنگ کوٹھی میں لی گئی تصویر میں نوشہ سید عباس سعید خان رضوی فرزند نواب سید اسد سعید خاں رضوی کے ہمراہ این رام چندر راؤ صدر بی جے پی تلنگانہ، ایٹلا رجندر رکن پارلیمنٹ ملکاجگیری جا سکتے ہیں۔ تقریب میں بنڈارو دتاتریہ سابق گورنر ہریانہ، کونڈا وشویشور ریڈی رکن پارلیمنٹ چیوڑلہ، سید جعفر حسین، نواب رونق یار خاں، بی جے پی کے سینئر لیڈر ڈاکٹر بھگوانت راؤ، جلیل احمد، سلیم اجانی، عظیم الرحمٰن، علماء اکرام وزا کرین، ڈاکٹرس، وکلا کے علاوہ دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی جناب میر فراست علی باقری نے مہمانوں کا استقبال کیا۔

سہارنپور مسجد کا انہدام قانون اور انصاف کا قتل ہے: جمعیت علمائے ہند

سہارنپور: 9 ستمبر (پی این ایس) جمعیت علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی نے سہارنپور کی تاریخی کلکٹریٹ مسجد کے انہدام پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ متاثرہ فریق کو اپنے دفاع اور آئینی حقوق کے استعمال کا موقع دیے بغیر اچانک بلڈوزر چلانا کسی بھی صورت قابل قبول نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ معاملہ صرف کسی ایک مذہب یا برادری کا نہیں بلکہ قانون کی حکمرانی آئینی حقوق اور انصاف کے بنیادی اصولوں سے متعلق ہے۔ جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر تنظیم کا ایک اعلیٰ سطحی مرکزی وفد جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں سہارنپور پہنچا اور مسجد کے انہدام کے بعد پیدا ہونے والی صورت حال کا جائزہ لیا۔ وفد نے شہر کے ذمہ دار افراد قانونی ماہرین سیاسی وسماجی شخصیات اور جمعیت کے مقامی عہدیداروں سے ملاقات کر کے آئندہ کی حکمت عملی پر تبادلہ خیال کیا۔ وفد نے سابق رکن پارلیمنٹ حاجی فضل الرحمن موجودہ رکن پارلیمنٹ عمران مسعود اور اراضی سے متعلق مرحوم یعقوب خان کے پوتوں فیروز خان اور شاہ ہارون خان سمیت وکلا اور مقدمے سے وابستہ دیگر افراد سے بھی ملاقات کی۔ اس دوران مسجد کے انہدام ضلع انتظامیہ کے رویے اور دستیاب قانونی راستوں پر تفصیلی غور کیا گیا۔ مولانا حکیم الدین قاسمی نے کہا کہ معاملے سے متعلق دستاویزات اور شواہد جمع کیے جا رہے ہیں جنہیں جمعیت علمائے ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ان کی ہدایت اور قانونی ماہرین سے مشاورت کے بعد آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جس عجلت کے ساتھ کارروائی کی گئی اس سے شہر کے لوگوں اور انصاف پسند شہریوں میں شدید بے چینی پیدا ہوئی ہے۔ عدالت سے رجوع کرنے کا حق محض رسمی سہولت نہیں بلکہ آئینی انصاف کا بنیادی حصہ ہے۔ انتظامی کارروائی اس انداز میں نہیں ہونی چاہیے کہ متاثرہ فریق کے لیے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانے کا موقع ہی ختم ہو جائے۔ مرکزی وفد نے وکلا کے ساتھ بھی خصوصی نشست کی جس میں دستیاب محصولات کے ریکارڈ تاریخی دستاویزات زمین کی ملکیت سے متعلق دعووں اور عدالتی کارروائی کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا۔ جمعیت نے کہا کہ انصاف کے حصول کے لیے مضبوط دستاویزات اور دستیاب قانونی ذرائع کی بنیاد پر منظم قانونی جدوجہد ضروری ہے اور اعلیٰ عدالتوں سے رجوع کرنے کے امکانات پر غور کیا جارہا ہے۔ مولانا حکیم الدین قاسمی نے کہا کہ جمعیت علمائے ہند انصاف کے ہر دستیاب قانونی راستے پر جائے گی اور سہارنپور کے لوگوں کو جہاں بھی قانونی مدد کی ضرورت ہوگی تنظیم ان کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں قانون کی نظر میں تمام شہری برابر ہیں اور عبادت گاہوں سمیت ہر شہری کے حقوق کا تحفظ جمہوری نظام کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے سہارنپور کے شہریوں کی جانب سے مشکل حالات میں بھی امن اور باہمی بھائی چارہ برقرار رکھنے کو قابل تحسین قرار دیا اور تمام شہریوں سے اپیل کی کہ وہ امن و امان اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی برقرار رکھتے ہوئے آئین اور قانون کے دائرے میں انصاف کی جدوجہد جاری رکھیں۔ مرکزی وفد میں مولانا قاسم نوری مولانا علی حسن مظاہری مولانا عظیم اللہ صدیقی مولانا محمد یوسف قاسمی اور حافظ ابوبکر ابن مولانا حکیم الدین قاسمی شامل تھے۔ مقامی سطح پر جمعیت علمائے ضلع سہارنپور کے صدر مولانا گلفام مظاہری جنرل سکریٹری مولانا سرتاج احمد قاسمی اور دیگر عہدیداران و ذمہ داران بھی موجود رہے۔

سہارنپور مسجد انہدام معاملہ پہنچا الہ آباد ہائی کورٹ، مسجد کمیٹی نے دائر کی عرضی

سہارنپور: 9 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے سہارنپور میں کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کے انہدام کا معاملہ اب الہ آباد ہائی کورٹ پہنچ گیا ہے۔ مسجد کمیٹی کی جانب سے اس کارروائی کے خلاف عدالت میں عرضی دائر کی گئی ہے، جس میں ضلع انتظامیہ پر قانونی طریقہ کار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسجد منہدم کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ مسجد کمیٹی کے متولی محمد تنویر کی جانب سے دائر کی گئی عرضی میں ضلع انتظامیہ، اتر پردیش حکومت اور اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ کو فریق بنایا گیا ہے۔ عرضی میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ مسجد کو منہدم کرنے سے قبل قانونی نوٹس اور انہدام کا مناسب حکم جاری کرنے سمیت ضروری قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔ مسجد کمیٹی نے اس کارروائی کو عبادت گاہوں سے متعلق قانونی تحفظات کے بھی خلاف قرار دیا ہے۔ عرضی میں عبادت گاہوں سے متعلق قانون، 1991 (پلیسز آف ورشپ ایکٹ، 1991) کی خلاف ورزی کا بھی الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس عرضی پر آئندہ ہفتے الہ آباد ہائی کورٹ میں سماعت متوقع ہے۔ خیال رہے کہ سہارنپور کلکٹریٹ احاطے میں واقع مسجد کو انتظامیہ نے گزشتہ ہفتے ہفتہ، 5 ستمبر کی علی الصبح منہدم کر دیا تھا۔ مسجد کے انہدام کے بعد سیاسی اور سماجی سطح پر بھی معاملہ بحث کا موضوع بن گیا۔ سہارنپور کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود سمیت مسجد فریق سے وابستہ افراد نے کارروائی کو یکطرفہ اور من مانی قرار دیا تھا۔ مسجد کے انہدام کے بعد سہارنپور جانے کی کوشش کرنے والے سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے بعض رہنماؤں کو پولیس نے نظر بند یا حراست میں لے لیا تھا۔ عمران مسعود نے اس معاملے کو سپریم کورٹ تک لے جانے کی بات کہی تھی۔ ان کا دعویٰ تھا کہ مسجد کی زمین کی ملکیت کا حق اب بھی مسجد کمیٹی کے پاس ہے۔ مسجد کی قانونی حیثیت سے متعلق مقدمہ مجسٹریٹ کی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ رپورٹ کے مطابق عدالت نے پیش کیے گئے دستاویزات کی بنیاد پر مسجد کی قانونی حیثیت سے متعلق دعویٰ مسترد کرتے ہوئے اسے منہدم کرنے اور 6 کروڑ روپے سے زائد کی تلافی کی رقم ادا کرنے کا حکم دیا تھا۔ مسجد کمیٹی نے اس فیصلے کے خلاف ضلعی عدالت سے رجوع کیا، تاہم وہاں بھی اس کی درخواست شواہد اور دستاویزات کی بنیاد پر مسترد کر دی گئی۔ اس کے بعد ضلعی انتظامیہ نے مسجد کو منہدم کر دیا۔ اب مسجد کمیٹی نے انہدام کی کارروائی کو الہ آباد ہائی کورٹ میں چیلنج کیا ہے۔ عدالت میں ہونے والی آئندہ سماعت سے یہ واضح ہوگا کہ مسجد کمیٹی کے قانونی اعتراضات پر عدالت کیا موقف اختیار کرتی ہے۔

ڈی ڈی یو گورکھپور میں طلباء اور پراکٹر کے درمیان تنازعہ

طلباء اور اساتذہ کے مفاد میں ہوگا اہم فیصلہ: وی سی

گورکھپور: 9 ستمبر (پی این ایس) دین دیال اپادھیائے یونیورسٹی میں ایک طالب علم لیڈر اور اسسٹنٹ پراکٹر کے درمیان جھگڑا ہوگیا۔ افراتفری کے درمیان، اسسٹنٹ پراکٹر کو یونیورسٹی کے گارڈز نے بچایا اور ہجوم سے لے گئے۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے۔ پولیس نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر صورتحال پر قابو پالیا۔ طلبہ کے جاری احتجاج کو ختم کرنے کے لیے اسسٹنٹ پراکٹر وید پرکاش رائے منگل کو تقریباً ڈھائی بجے احتجاجی مقام پر پہنچے اور طلبہ لیڈر ستیش پرجاپتی اور اجول سنگھ کے مطالبات سننے کے لیے جو انتظامی عمارت میں بھوک ہڑتال پر تھے۔ طلباء سے بات کرتے ہوئے انہوں نے بار بار کہا کہ نئے وائس چانسلر آ چکے ہیں اور ان کے مطالبات کو ان کے عہدہ سنبھالنے کے بعد پورا کیا جائے گا۔ اس دوران حالات مزید بگڑ گئے اور ہاتھا پائی تک جا پہنچی۔ اسسٹنٹ پراکٹر وید پرکاش رائے کو طلبہ کے درمیان سے بھاگتے ہوئے دیکھا گیا، لیکن کچھ طلبہ اسے پکڑنے کی کوشش میں گر پڑے۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر احتجاج کرنے والے طلباء کو جائے وقوعہ سے ہٹا دیا۔ اس معاملے پر اسسٹنٹ پراکٹر سے بات کرنے کی کوشش کی گئی لیکن وہ دستیاب نہیں ہو سکے۔ ادھر گورکھپور یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے پی سنگھ نے کہا کہ یہ معاملہ ان کے نوٹس میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے کی حقیقت سامنے لائی جائے گی۔ جو بھی فیصلہ ہوگا وہ طلبہ اور اساتذہ کے بہترین مفاد میں ہوگا۔ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ دین دیال اپادھیا گورکھپور یونیورسٹی میں طلبہ کے مسائل اور مبینہ بے ضابطگیوں کو لے کر طلبہ لیڈروں کا جاری احتجاج مسلسل شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ انتظامی عمارت کے سامنے 25 اگست سے جاری احتجاجی دھرنا 5 ستمبر کو بھوک ہڑتال میں بدل گیا۔ اسٹوڈنٹ لیڈر ستیش پرجاپتی گزشتہ چار دنوں سے بھوک ہڑتال پر ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ جب تک یونیورسٹی انتظامیہ ان کے مطالبات پر ٹھوس کارروائی نہیں کرتی احتجاج جاری رہے گا۔ طلباء کا الزام ہے کہ یونیورسٹی انتظامیہ کو بار بار اپنے مطالبات پیش کرنے کے باوجود ان کے مسائل حل نہیں ہوئے ہیں۔ اس سے ناراض ہو کر احتجاج اب بھوک ہڑتال میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اسٹوڈنٹ لیڈر ستیش پرجاپتی نے بتایا کہ وہ پہلے بھی دھرنا دے کر اپنے مطالبات کے لیے آواز اٹھاتے رہے ہیں لیکن جب کوئی ٹھوس کارروائی نہیں کی گئی تو اس نے بھوک ہڑتال شروع کر دی۔ انہوں نے کہا کہ وہ توقع کرتے ہیں کہ نئے وائس چانسلران کے مسائل حل کریں گے۔ انہوں نے واضح طور پر کہا کہ ان کے مطالبات کی منظوری تک بھوک ہڑتال جاری رہے گی۔ طلبہ رہنماؤں کے اہم مطالبات میں نکالے گئے طلبہ کی بحالی شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ طلباء کے مسائل پر سوالات اٹھانے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے والے طلباء کے خلاف بے دخلی کی کارروائیاں فوری طور پر واپس لی جائیں۔ طلبہ رہنماؤں نے یونیورسٹی میں طلبہ یونین کے انتخابات کے انعقاد کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کافی عرصے سے طلبہ یونین کے انتخابات نہیں ہوئے، اس کے باوجود طلبہ سے طلبہ یونین کی فیسیں وصول کی جارہی ہیں۔ اس نظام پر سوال اٹھاتے ہوئے طلبہ رہنماؤں نے مطالبہ کیا ہے کہ انتخابات جلد سے جلد کرائے جائیں۔ طلبہ رہنماؤں نے یونیورسٹی میں کام کرنے والی امتحانی ایجنسی پر بھی سوالات اٹھائے ہیں۔ انہوں نے ڈگریوں اور مارک شیٹس کے نام پر طلباء سے رشوت لینے کے الزامات کی جانچ کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ طلبہ رہنماؤں کا کہنا ہے کہ پورے معاملے کی غیر جانبدارانہ تحقیقات ہونی چاہیے۔

گاؤں کے سربراہوں کے حقوق اور گاؤں کی ترقی ہماری ترجیح ہے: للت شرما

ضلع پنچایت آڈیٹوریم میں میٹنگ کا اختتام ہوا

بہرائچ: قومی پنچایت راج پردھان تنظیم بہرائچ کے زیر اہتمام آج ضلع پنچایت آڈیٹوریم میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ میں ریاستی صدر اور ان کی ٹیم کے ساتھ ضلع کے عہدیداروں اور ضلع کے تمام بلاک صدور اور جنرل سکریٹریز موجود تھے۔ قومی پنچایت راج گرام پردھان آرگنائزیشن، بہرائچ کے زیر اہتمام منعقدہ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ریاستی صدر للت شرما نے کہا کہ گرام پنچایت جمہوریت کی سب سے اہم اور عوام کو درپیش اکائی ہے۔ اپنی منتخب مدت ختم ہونے کے بعد، گاؤں کے سربراہان، جو بطور منتظم اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، عوام کے سامنے جوابدہ ہو رہے ہیں۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ انتظامی سطح پر مسلسل رکاوٹوں کی وجہ سے پنچایتوں کا معمول کا کام متاثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انتظامی رکاوٹوں کی وجہ سے منریگا کی ادائیگیاں التوا میں پڑی ہیں اور گاؤ کشی کو چلانے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ روز نئے نئے عمل شروع ہونے سے گاؤں کی ترقی رک گئی ہے اور اس کا براہ راست نقصان دیہی لوگوں کو ہو رہا ہے۔ انہوں نے اپیل کی کہ اگر 15 دنوں کے اندر پنچایت کی ترقی میں حائل رکاوٹوں کو دور نہ کیا گیا اور اس کا مستقل حل نہ نکالا گیا تو راشٹریہ پنچایتی راج گرام پردھان تنظیم عوامی بیداری کے ذریعے ایک جامع حکمت عملی بنا کر حکومت تک اپنی بات پہنچائے گی، اگر ضرورت پڑی تو پوری ریاست میں دوستوں کو متحد کر کے جمہوری طریقے سے ایک بڑی جدوجہد شروع کی جائے گی۔ ضلع صدر بھگوان دین مشرا نے کہا کہ ضلع کے تمام ترقیاتی بلاک پردھان تنظیم کے عہدیدار متحد ہو کر حکومت تک اپنی بات پہنچانے میں مصروف ہیں، ضرورت پڑنے پر عوامی تحریک بھی شروع کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پنچایتوں کا احترام، پردھان کے حقوق اور دیہات کی ترقی ہماری ترجیح ہے۔ اجلاس سے ریاستی عہدیدار راکیش سنگھ شکیل احمد، ریاستی جنرل سکریٹری رام چندر پانڈے، رام سندر پانڈے نے بھی خطاب کیا اور سر تنظیم کو مضبوط بنانے کی اپیل کی۔ اجلاس کی نظامت سرپرست سنجیو شریواستو ایڈوکیٹ نے کی اور شکریہ کا ووٹ ہیڈ چتورا رام کمار یادو نے پیش کیا۔ اس میٹنگ میں بلاک صدر شیو شنکر موریہ، آنند پاٹھک، ستیندر سنگھ، سنتوش ترپاٹھی، ستیش شکلا، راجندر دنیش لودھی، خزانچی غلام وارث صادق حسین، سنجے ترپاٹھی، سورج سنگھ وغیرہ موجود تھے۔

بہادر چک میں سٹڈی ٹیبل تقسیم

بہرائچ۔ ضلع کے چتوڑا ترقیاتی بلاک کے تحت واقع اپر پرائمری اسکول بہادر چک میں آج بلاک ایجوکیشن آفیسر چتوڑا انوراگ کمار مشرا کے ذریعہ مطالعاتی میزیں تقسیم کی گئیں۔ کمشنر دیوی پٹن ڈویژن درگا شکتی ناگپال کی طرف سے چلائی جاری مہم کے ایک حصے کے طور پر اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ بچوں کو بہتر تعلیم ملے اور اسکول سے گھر تک تعلیمی ماحول کو برقرار رکھا جائے، بلاک ایجوکیشن آفیسر چتوڑا انوراگ مشرا نے اپر پرائمری اسکول بہادر چک کا دورہ کیا۔ انہوں نے اسکول کے تدریسی نظام اور دوپہر کے کھانے کے معیار کا معائنہ کیا۔

نامور شاعر اظہر عنایتی اور ڈاکٹر حسین افسر سنبھلی کی مولانا ڈاکٹر احسن اختر سروش سے ملاقات

مولانا ڈاکٹر سیادت نقوی کے انتقال پر تعزیت کا اظہار

امروہہ (نامہ نگار): اردو دنیا کے ممتاز اور صاحب طرز شاعر اظہر عنایتی نے امروہہ پہنچ کر شیعہ امام جمعہ مولانا ڈاکٹر سید احسن اختر سروش سے ملاقات کی اور مشہور عالمِ دین، ممتاز ناقد و شاعر مولانا ڈاکٹر سید سیادت نقوی کے ناگہانی انتقال پر گہرے رنج و غم اور تعزیت کا اظہار کیا۔ تعزیت پیش کرتے ہوئے غزل کے نامور شاعر اظہر عنایتی نے کہا کہ مولانا ڈاکٹر سیادت نقوی کی رحلت اردو ادب اور ملی وسماجی دنیا کے لیے ایک ایسا عظیم اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے جس کی بھرپائی ممکن نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مولانا مرحوم صرف ایک جلیل القدر عالمِ دین ہی نہیں تھے، بلکہ وہ اردو فکر و فن کے اہم ستون، بہترین شاعر، دقیق النظر نقاد اور اعلیٰ درجے کے ادیب تھے۔ انہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو ادب کی آبیاری، اصلاحِ معاشرہ اور باہمی اخوت و رواداری کے فروغ کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ ان کی علمی و ادبی خدمات اور وقیع تصانیف اردو ادب کا روشن باب ہیں جنہیں کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ اس موقع پر سنبھل کے استاذ الشعراء ڈاکٹر حسین افسر سنبھلی اور رام پور کی معروف ادیب نواز شخصیت اسد خان نے بھی اپنے تعزیتی کلمات میں مولانا کی رحلت کو ایک دور کا خاتمہ قرار دیا۔ تعزیت کنندگان نے امروہہ شہر کے پر امن ماحول اور بین المذاہب ہم آہنگی کو برقرار رکھنے میں مولانا سیادت نقوی کی تاریخی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم جب بھی شہر میں کوئی حساس یا کشیدہ صورتِ حال پیدا ہوتی، اپنے تدبر، حکمتِ عملی اور صلح جویانہ کردار سے امن و امان قائم رکھنے میں پیش پیش رہتے تھے۔ انہوں نے تمام مکاتبِ فکر کو جوڑنے اور پُرامن بقائے باہم کا ماحول پیدا کرنے میں ہمیشہ قائدانہ اور تاریخی کردار ادا کیا۔ اس تعزیتی نشست میں ادبی ادارہ کاروانِ خلوص ※ کے صدر سید محبوب حسین زیدی، نواب مراد علی خان، سید محمد مبارک نقوی، علی عابدی امروہوی، سید ثقلین نقوی، شیری نقوی اور سید رشعید نقوی بھی موجود تھے اور سبھی نے مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لیے دعا کی۔

تصادم کے بعد دو بدنام گاڑی چوروں کو پولس نے کیا گرفتار

غازی آباد: 9 ستمبر (پی این ایس) اتر پردیش کے غازی آباد کے اندرا پورم تھانہ علاقے میں سوات ٹیم، کرائم برانچ اور اندرا پورم پولیس کی مشترکہ ٹیم نے تیز تصادم کے بعد دو بدنام گاڑی چوروں کو گرفتار کر لیا۔ 9 ستمبر کو، کناونی پل کے قریب ایک چیکنگ آپریشن کے دوران، پولیس نے ایک مشکوک بریزا کار کو رکنے کا اشارہ کیا۔ ڈرائیور نے رکنے کے بجائے پلٹ کر رفتار تیز کرنے کی کوشش کی جس سے کار بے قابو ہو کر سڑک کے کنارے جا گری۔ تصادم کے فوراً بعد دونوں ملزمان باہر نکلے اور بھاگنے لگے اور تعاقب کرنے والی پولیس ٹیم پر فائرنگ کر دی۔ پولیس نے اپنے دفاع میں جوابی کارروائی کرتے ہوئے ڈرائیور گڈو کمار کو ٹانگ میں گولی مار دی۔ ٹانگ میں زخمی ہونے والے گڈو کو فوری طور پر علاج کے لیے قریبی اسپتال منتقل کیا گیا۔ اس کے بعد علاقے میں کومبنگ آپریشن کے دوران، پولیس نے اس کے ساتھی، چھوٹو کمار کو بھی گرفتار کیا۔ پولیس تفتیش میں گرفتار ملزمان کی شناخت 43 سالہ گڈو کمار اور 36 سالہ چھوٹو کمار کے طور پر ہوئی ہے۔

نگر پنچایت زید پور کا بڑا تالاب 1.51 کروڑ روپے میں ہوا نیلام

زید پور بارہ بنکی۔ (پریس ریلیز) نگر پنچایت زید پور کے حدود میں واقع بڑے تالاب کی آئندہ دس سال کے لیے نیلامی کا عمل بدھ، 9 ستمبر 2026 کو افسران، نگر پنچایت کے اراکین اور بڑی تعداد میں معزز شہریوں کی موجودگی میں مکمل ہوا۔ نیلامی کی کارروائی جوڈیشل تحصیلدار، تحصیل نواب گنج آکاش پانڈے، نمائندہ چیئر پرسن محمد داؤد علیم انصاری، ایگزیکٹو آفیسر ڈاکٹر انوپم سنگھ، ٹیکس کلکٹر ہریش کمار سمیت نگر پنچایت کے اراکین اور ملازمین کی موجودگی میں انجام پائی۔ نیلامی کے عمل میں دو شرکاء محمد اسلم اور شمس الحق نے حصہ لیا۔ نیلامی کی مقررہ شرائط کے مطابق دونوں شرکاء نے کارروائی شروع ہونے سے قبل پانچ پانچ لاکھ روپے بطور ضمانتی رقم نگر پنچایت زید پور کے دفتر میں جمع کرائے۔ بڑے تالاب کے لیے سرکاری بولی 75 لاکھ روپے مقرر کی گئی تھی، جبکہ نیلامی کا آغاز 76 لاکھ روپے کی بولی سے ہوا۔ دونوں شرکاء نے ضابطے کے مطابق بولی میں حصہ لیتے ہوئے مرحلہ وار رقم میں اضافہ کیا۔ مسابقتی بولی کے بعد شمس الحق نے ایک کروڑ 51 لاکھ روپے کی سب سے زیادہ اور آخری بولی لگائی، جو نیلامی میں سب سے زیادہ بولی رہی۔ اس طرح نگر پنچایت زید پور کے بڑے تالاب کی نیلامی 76 لاکھ روپے کی ابتدائی بولی سے شروع ہو کر ایک کروڑ 51 لاکھ روپے کی حتمی بولی پر مکمل ہوئی۔ نیلامی کی کارروائی کے دوران علاقے کے معزز شہریوں اور نگر پنچایت کے تمام متعلقہ اہلکاروں کی موجودگی رہی اور پورا عمل مقررہ ضوابط کے تحت مکمل کیا گیا۔

جامعہ عائشۃ الصدیقہ نسواں کالج میں جشن افتتاح بخاری

شراوستی: جامعہ عائشۃ الصدیقہ نسواں کالج میں جشن افتتاح بخاری شریف بڑی شان و شوکت کے ساتھ منایا گیا اس میں تلاوت معلمہ سائرہ فاطمہ نے کیا اور نظامت کے فرائض معلمہ عائشہ فاطمہ نے انجام دیا اور معلمہ ضیاء فاطمہ نے امام بخاری کی خدمات و تدوین حدیث کے تعلق سے پر مغز بیان کیا اور دیگر طالبات و معلمات نے بھی نعتیں اور تقریریں پیش کیا جس سے بزم کی رونق دوبالا ہوئی اور اس کا افتتاح ماہر علوم عربیہ مصنف کتب کثیرہ حضرت علامہ مفتی محمد شبیر احمد علوی مصباحی سربراہ اعلیٰ جامعہ ہذا نے کیا اور بخاری شریف اور صاحب بخاری حضرت محمد بن اسمعیل بخاری کی فضیلت و اہمیت پر روشنی ڈالی اور انما الاعمال بالنیات والی حدیث کی تشریح و توضیح عمدہ پیرا اور دل نشیں انداز میں کیا اور فرمایا کہ جو بھی جائز کام ہے اس میں نیت صالح ہو تو وہ کام عبادت بن جاتا ہے اور اگر نیت اچھی نہ ہو تو عبادت ضائع ہو جاتی ہے اور کئی مثالیں دے کر سمجھایا۔ اور فرمایا چہرہ ہاتھ۔ پیر دھلا اور سر پر بھیگا ہاتھ پھیرا اگر ان چیزوں کو وضو کی نیت سے کیا تو ثواب ملے گا اور اگر وضو کی نیت نہیں کی تو ثواب سے محرومی رہے گی اگر مکان میں روشن دان اس نیت سے لگایا کہ اس سے آزان کی آواز آئےگی میں آزان سن کر مسجد میں نماز پڑنے جاؤنگا تو یہ روشن دان لگانا عبادت ہے اور روشن دان لگانے سے کوئی نیت نہیں کی تو یہ روشن دان لگانا عبادت نہیں ہے شریک ہونے والی اسلامی شہزادیاں خوب محظوظ ہوئی اور آخر میں صلوٰۃ و سلام اور دعا پر مجلس کا اختتام ہوا اس جامعہ میں عالمیت قرأت ناظرہ قرآن پاک اور ہندی و انگریزی اور گرٹت کی تعلیم ہو رہی ہے اور کردار سازی اور دینی امور سے انھیں ہم آہنگ کرنے کے لیے کئی معلمات رات و دن منہمک ہیں اللہ تعالیٰ جامعہ کو دن بدن روز افزوں ترقی عطا فرمائے اور نظر بد سے بچائے۔

دین میں کسی ترمیم و تنسیخ اور حذف و اضافہ کی نہ کوئی ضرورت ہے اور نہ گنجائش: مولانا سید تجمل حسین

دیوبند، 9/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) قرآن ایک دستور حیات اور زندگی گزارنے کا بہترین راہ عمل ہے، ہمیں قرآن کو اپنی زندگی میں نافذ کرنا چاہئے اور تلاوت کا اہتمام کرنا چاہئے ان خیالات کا اظہار مدرسہ اسلامیہ اصغریہ دیوبند کے مہتمم مولانا ڈاکٹر سید تجمل حسین میاں نے کیا، انہوں نے کہا کہ مخلوقاتِ عالم میں صرف انسان ہی ایک ایسی مخلوق ہے جس کو خدا تعالیٰ نے خاص قسم کی صلاحیت اور استعداد عطا فرما کر ایک محدود دائرہ میں آزاد ارادہ اور اختیار دے دیا ہے، اور اس آزاد ارادہ اور اختیار کے لیے اس کو قانون دے کر اس کی تعمیل چاہی ہے۔ اس قانون کا نام دین اور مذہب ہے اور اسی کی تعلیم اور یاد دہانی کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیغمبر مبعوث ہوتے رہے اور اسی سلسلہ تعلیم کو امام الانبیاء سید الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہوکر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ مولانا ڈاکٹر سید تجمل حسین میاں نے کہا کہ قیامت تک اب دین میں کسی ترمیم و تنسیخ اور حذف و اضافہ کی نہ تو کوئی ضرورت ہے اور نہ گنجائش۔ ہدایت کے لئے جن احکام کی ضرورت تھی وہ اصولاً سب نازل کر دئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کریم خالص انسانی، اخلاقی، معاشرتی اور اجتماعی زندگی کے اصول و اقدار پر مشتمل ایک دستور حیات ہے۔ یہ عظیم کتاب فرائض، عقائد اور حقوق اللہ کے بعد حقوق العباد کے مسئلہ کو مقدم گردانتی ہے یہ بات نہایت ہی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق معاف کر دے گا لیکن بندوں کا اپنے حقوق و مطالبات کو معاف کرنا بندوں کے حد اختیار میں ہے۔ یہ کتاب تمام امتیازات سے بالاتر ہو کر اس بات کا اعلان کرتی ہے کہ آپ کو کسی قوم یا گروہ کی دشمنی اس بات کے لئے مجرم نہ بنائے کہ آپ عدل نہیں کروگے، عدل سے کام لو یہی تقوی (خدا پرستی) کے بہت ہی قریب ہے۔ جن عام لوگوں، خواص، رہنماؤں پیشواؤں اور حکمرانوں نے قرآن کی رہنمائی میں اپنے فرائض اور ذمہ داریاں انجام دیں وہ انسانی دنیا کے لئے خیر عام، باعث آرام اور موجب رحمت ثابت ہوگئے۔

ٹھاکر پھول سنگھ میموریل انٹر کالج رنکھنڈی میں اسکاوٹ گائیڈ کیمپ کا انعقاد

دیوبند، 9/اگست (ڈاکٹر فیروز خان) ٹھاکر پھول سنگھ میموریل انٹر کالج رنکھنڈی میں اسکاوٹ گائیڈ کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ جس میں طلبہ و طالبات نے مختلف ثقافتی پروگرام بھی پیش کئے۔ بھارت اسکاوٹ گائڈ کے زیر انتظام جاری اسکاوٹ گائڈ پروگرام کا افتتاح کالج کے پرنسپل نے کیا۔ اس دوران اسکاوٹ کاؤنسلر راجپال سنگھ پنڈیر نے طالب علموں کو بی پی سکس کی مشق کرائی گئی اور اس سے متعلق انسانی صحت پر پڑنے والے مثبت اثرات کے بارے میں تفصیل کے ساتھ معلومات فراہم کرائی۔ ادارہ کے پرنسپل امر دیپ سنگھ پنڈیر نے کہا کہ ادارہ میں مہذب، باکردار اور ڈسپلن کی پابندی کرنے والے طلبہ تیار کئے جاتے ہیں۔ موجودہ وقت میں اس ادارہ کا تعلیم کے تعلق سے اہم کردار ہے، کیونکہ برسہا برس سے ادارہ میں اعلی و معیاری تعلیم کے ساتھ بچوں کی عملی تربیت بھی کی جاتی ہے۔ ادارہ کے استاذ پشپیندر راور ونشیکا پنڈیر نے طلبہ و طالبات کو بتایا کہ اسکاوٹ میں حصہ لینے والے خود بہ خود ڈسپلن کے پابند ہو جاتے ہیں اور ان کے اندر خود سے کچھ کر گزرنے کا جذبہ از خود جاگ اٹھتا ہے۔ اس موقع پر سیما، مینک، سبھاش اور راجندر بطور خاص موجود تھے۔

جامعہ اظہار العلوم جہانگیر گنج میں عرسِ پاک کی تیاریاں تیز

امبیڈکر نگر: معمار ملت علامہ الحاج محمد کوثر خان نعیمی کا 15/واں عرس معمار ملت 14/ستمبر بروز دوشنبہ بعد نماز عشاء جامعہ عربیہ اظہار العلوم نیا بازار جہانگیر میں مولانا حافظ و قاری سید اویس مصطفیٰ واسطی قادری ہردوئی کی سرپرستی، محمد جیلانی خان نعیمی برکاتی کی قیادت، آفاق رضا مشاہدی گنڈوی کی نظامت، مولانا یعقوب خان کی نگرانی، معمار ملت انتظامیہ کمیٹی کے بانی نور الزماں برکاتی اور معمار ملت انتظامیہ کمیٹی کے صدر ریحان برکاتی کی موجودگی میں منعقد ہوگا۔ بطور مہمان خصوصی سید سالار حسن واسطی و فیض الحق اعظمی بطور مقرر خصوصی شرکت کریں گے۔ مولانا یعقوب خان نعیمی و نور الزماں برکاتی کے مطابق عرسِ مبارک کے انتظامات کو حتمی شکل دی جارہی ہے۔ دور دراز علاقوں سے آنے والے زائرین اور عقیدت مندوں کے لیے ضروری سہولیات کا انتظام کیا جا رہا ہے، جبکہ نظم و ضبط اور دیگر انتظامات کے لیے کمیٹیاں بھی تشکیل دی گئی ہیں۔ ساتھ ہی معمار ملت انتظامیہ کمیٹی کے زیر اہتمام ضلع کے سماجی کارکن وار دو سے وابستہ اہم شخصیات کو ایوارڈ سے نوازا جائے گا۔ عرسِ مبارک کے موقع پر جامعہ کے احاطے میں میگا میڈیکل کیمپ بھی لگایا جائے گا۔ کیمپ میں مختلف امراض کے ماہر ڈاکٹروں کی جانب سے مریضوں کا طبی معائنہ کیا جائے گا اور ضروری طبی مشورے دیے جائیں گے۔ منتظمین کے مطابق معاشرے کے مختلف طبقات کو صحت کی سہولیات فراہم کرنا بھی اس پروگرام کا اہم مقصد ہے۔ عرس کے موقع پر آنکھوں سے متعلق مسائل سے پریشان افراد کے لیے مفت امراضِ چشم کیمپ بھی منعقد کیا جائے گا۔ اس میں لوگوں کی آنکھوں کا معائنہ کرنے کے ساتھ طبی مشورے کی سہولت بھی دستیاب ہوگی۔

گوتم بدھ نگر میں بیماریوں کا خطرہ بڑھا، سوائن فلو کے مریض 313 تک پہنچے، لمپی کو لے کر بھی الرٹ

نوئیڈا: 9 ستمبر (پی این ایس) مانسون کے آخری مرحلے میں موسم میں برقرار نمی اور درجہ حرارت میں مسلسل اتار چڑھاؤ کے درمیان گوتم بدھ نگر میں موسمی اور متعدی بیماریوں کا خطرہ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے۔ ڈینگی اور ملیریا کے بعد اب سوائن فلو کے معاملات میں بھی تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ ضلع میں سوائن فلو سے متاثرہ مریضوں کی تعداد بڑھ کر 313 ہوگئی ہے۔ وہیں مویشیوں میں پھیلنے والی لمپی اسکن ڈیزیز کو لے کر بھی انتظامیہ اور محکمہ حیوانات الرٹ موڈ پر ہیں۔ ضلع میں لمپی جیسی علامات والے تقریباً 40 مویشیوں کے سامنے آنے کی اطلاع کے بعد نگرانی اور جانچ کا دائرہ بڑھا دیا گیا ہے۔ محکمہ صحت کے گزشتہ اعداد و شمار کے مطابق، ستمبر کے آغاز میں ہی ضلع میں سوائن فلو کے 232 کیس سامنے آ چکے تھے۔ 3 ستمبر کو ایک ہی دن میں سوائن فلو کے 12 نئے مریض اور ڈینگی کے 3 مریض ملنے کی اطلاع سامنے آئی تھی۔ اس وقت ڈینگی کے مجموعی کیس 60 اور ملیریا کے 44 تک پہنچ چکے تھے۔ اب سوائن فلو کے مریضوں کی تعداد 313 تک پہنچنے سے محکمہ صحت کی تشویش مزید بڑھ گئی ہے۔ اس سے قبل اگست کے آخری ہفتے میں بھی سوائن فلو کے معاملات میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا تھا۔ 27 اگست کو ضلع میں 20 نئے مریض ملنے کے بعد مجموعی تعداد 140 ہو گئی تھی، جبکہ 29 اگست تک یہ تعداد بڑھ کر 192 تک پہنچ گئی تھی۔ محض چند دنوں میں مریضوں کی تعداد میں ہونے والا اضافہ انفیکشن کی تیزی کو ظاہر کرتا ہے۔ بارش اور اس کے بعد ماحول میں بڑھنے والی نمی مچھروں کی افزائش کے لیے سازگار حالات پیدا کر رہی ہے۔ اسی وجہ سے محکمہ صحت ڈینگی اور ملیریا کے معاملات پر بھی مسلسل نگرانی رکھ رہا ہے۔ صحت کے ماہرین کے مطابق بارش کے بعد پانی جمع ہونے اور درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ سے مچھروں سے پھیلنے والی بیماریوں کے ساتھ وائرل اور دیگر انفیکشن کا خطرہ بھی بڑھ جاتا ہے۔ محکمہ صحت کی جانب سے لوگوں سے اپیل کی جا رہی ہے کہ گھروں اور آس پاس پانی جمع نہ ہونے دیں، کولر، گملوں، چھتوں اور خالی پلاٹوں میں پانی کی باقاعدگی سے جانچ کریں اور بخار ہونے کی صورت میں طبی مشورہ لیں۔ تیز بخار، کھانسی، گلے میں خراش، جسم میں درد اور کمزوری جیسی علامات سوائن فلو میں ظاہر ہو سکتی ہیں۔ دوسری جانب ضلع میں لمپی اسکن ڈیزیز نے بھی تشویش بڑھا دی ہے۔ گریٹر نوئیڈا کے مختلف علاقوں میں پہلے ہی 12 مویشیوں میں لمپی انفیکشن کی تصدیق ہو چکی ہے۔ انتظامیہ نے متاثرہ یا مشتبہ مویشیوں کو دوسرے جانوروں سے الگ رکھنے اور ان کے نمونے جانچ کے لیے بھیجنے کی ہدایات دی ہیں۔ لمپی سے بچاؤ کے لیے ضلع میں بڑے پیمانے پر ٹیکہ کاری مہم چلائی جا رہی ہے۔ دستیاب معلومات کے مطابق تقریباً 26 ہزار مویشیوں کی ویکسینیشن کی جا چکی ہے، جبکہ تقریباً 50 ہزار مویشیوں کو ٹیکہ لگانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ مشتبہ مویشیوں کو الگ رکھنے کے لیے پواری گاؤ شالہ میں انتظام کیا گیا ہے۔ ایسے میں ایک طرف انسانوں میں سوائن فلو، ڈینگی اور ملیریا کے بڑھتے معاملات محکمہ صحت کے لیے چیلنج بنے ہوئے ہیں، تو دوسری طرف مویشیوں میں لمپی انفیکشن کے خدشے نے انتظامیہ کی تشویش بڑھا دی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اس وقت لوگوں کو گھبرانے کے بجائے صفائی ستھرائی، ذاتی تحفظ اور بیماری کی ابتدائی علامات کے حوالے سے محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

کسانوں کی آمدنی اور روزگار بڑھانے کیلئے 6 منصوبوں کو منظوری

فوڈ پروسیسنگ سیکٹر کو فروغ دینے پر نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے دیا زور

لکھنؤ: 9 ستمبر۔اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ مسٹر کیشو پرساد موریہ نے کہا ہے کہ فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں کسانوں اور صنعت کاروں کی آمدنی میں اضافہ اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے بے پناہ امکانات ہیں۔انہوں نے محکمہ فوڈ پروسیسنگ کے افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی کے تحت فراہم کی جانے والی سہولیات اور فراہم کی جانے والی گرانٹ کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں، تاکہ زیادہ سے زیادہ ادارے قائم کیے جا سکیں۔ فوڈ پروسیسنگ ڈیپارٹمنٹ اس سمت میں بہت تیزی سے کام کر رہا ہے۔ انہوں نے ہدایت دی ہے کہ فوڈ پروسیسنگ کو فروغ دے کر کسانوں کو ان کی مصنوعات کی زیادہ سے زیادہ قیمت ملنی چاہیے۔ایک ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں فوڈ پروسیسنگ سیکٹر کا بہت بڑا تعاون ہوگا۔ڈپٹی چیف منسٹر مسٹر موریہ کی رہنمائی میں فوڈ پروسیسنگ یونٹس کو مسلسل منظوری مل رہی ہے اور اتر پردیش سرمایہ کاروں کی پسند بن رہا ہے۔ حکومت فوڈ پروسیسنگ کے ذریعے کسانوں اور نوجوانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے ٹھوس کوششیں کر رہی ہے۔ اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کاروباریوں کو نئی جہتیں فراہم کر رہی ہے۔فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں روزگار کے بے پناہ مواقع موجود ہیں۔

اس پالیسی سے مقامی کسانوں کو فائدہ پہنچے گا اور صنعتی ہم آہنگی ہر گاؤں تک پہنچ رہی ہے۔اتر پردیش میں فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری سرمایہ کاری اور روزگار کا ایک نیا مرکز بن رہی ہے۔فوڈ پروسیسنگ محکمہ ملک کی بہترین اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی کے ذریعہ ریاست میں زیادہ سے زیادہ سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے لئے مختلف اسکیمیں چلا رہا ہے۔ اس اسکیم میں پھلوں اور سبزیوں کی پروسیسنگ، دودھ کی پروسیسنگ، کھانے کے لیے تیار/کھانے کے لیے تیار کھانے کی اشیاء/ ناشتہ کے سیریلز/ ناشتے/ بیکری اور دیگر کھانے کی اشیاء، سیریلز/ دالیں اور تیل کے بیجوں کی پروسیسنگ، دیگر زرعی/ باغبانی مصنوعات۔ مصالحے، سویا بین، مشروم پروسیسنگ، شہد پر مبنی پھلوں کی پروسیسنگ، جیکو پیس، ویلیو پراسسنگ، کوپس وغیرہ شامل ہیں۔ تیار شدہ کاربونیٹیڈ مشروبات، دیگر کھانے کی مصنوعات جو انسانی استعمال کے لیے موزوں ہیں، اور پولٹری/ مچھلی کی خوراک بنانے والے یونٹ۔اس سلسلے میں، اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت تشکیل کردہ تشخیصی کمیٹی کی ایک میٹنگ فوڈ پروسیسنگ ڈائریکٹریٹ میں مسٹر بی ایل مینا ایڈیشنل چیف سکریٹری، باغبانی اور فوڈ پروسیسنگ ڈیپارٹمنٹ کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ اجلاس میں مجموعی طور پر 6 تجاویز اپریزل کمیٹی کو پیش کی گئیں جن پر تفصیلی غور و خوض کے بعد ضروری شرائط اور رہنما اصولوں کے ساتھ منظوری دی گئی۔منظور شدہ تجاویز میں بنیادی طور پر سولر پاور پلانٹس، رائس ملز، پھلوں کے گودے کے پلانٹ، کھانے کے لیے تیار اور پکانے کے لیے تیار مصنوعات بنانے والی یونٹ، بیکری اور آئس کریم کے پیداواری یونٹس اور فوڈ پروسیسنگ کے مختلف منصوبے شامل ہیں۔اجلاس میں پروجیکٹس کی کامیابی اور بروقت تکمیل کے لیے متعلقہ تاجروں کو ضروری ہدایات دی گئیں۔ کمیٹی نے اس بات کو یقینی بنانے پر خصوصی زور دیا کہ منظور شدہ پروجیکٹوں میں مقامی زرعی اور ڈیری پروڈیوسروں سے خام مال کی خریداری کو ترجیح دی جائے، تاکہ ریاست کے کسانوں اور مقامی پروڈیوسروں کو براہ راست فائدہ حاصل ہو۔مزید برآں، اہل پروجیکٹس کی طرف سے مقررہ شرائط کی تعمیل، ضروری سرٹیفکیٹس اور دستاویزات کی بروقت دستیابی اور پروجیکٹ کی پیش رفت کا باقاعدہ جائزہ لینے کی ہدایات دی گئیں۔ کمیٹی نے یہ بھی ہدایت دی کہ تمام متعلقہ عہدیداروں اور کاروباری افراد پروجیکٹ پر عمل آوری میں تیزی لائیں، تاکہ ریاست میں فوڈ پروسیسنگ سیکٹر میں سرمایہ کاری، روزگار اور ویلیو ایڈیشن کو مزید رفتار مل سکے۔میٹنگ میں عہدیداروں کو ہدایت دی گئی کہ پروجیکٹوں کی جانچ اور معائنہ کے عمل کو موثر بنایا جائے اور پہلی قسط وصول کرنے والے اداروں/ یونٹس کے ذریعے پروجیکٹ کی پیشرفت اور جانچ کی رپورٹ دستیاب کرائی جائے۔اتر پردیش فوڈ پروسیسنگ انڈسٹری پالیسی-2023 کے تحت، ریاستی حکومت فوڈ پروسیسنگ کے شعبے میں سرمایہ کاری کی حوصلہ افزائی کرنے، جدید انفراسٹرکچر تیار کرنے اور کسانوں کی آمدنی بڑھانے کے لیے مسلسل کوششیں کر رہی ہے۔ان پروجیکٹوں کو، جن کی تشخیص کمیٹی نے منظوری دی ہے، توقع کی جاتی ہے کہ ریاست میں نئی سرمایہ کاری، روزگار پیدا کرنے، اور زرعی مصنوعات کی قدر میں اضافے کو نمایاں طور پر فروغ دیں گے۔

اسمارٹ میٹروں کی جانچ پر سنگین سوالات، آر ای سی نے لیا نوٹس

24 میٹروں کی جانچ کی تکنیکی درستگی پر اٹھے سوال، یو پی پی سی ایل سے رپورٹ طلب

لکھنؤ، 9 ستمبر (یو این آئی) مرکزی حکومت کے رورل الیکٹریفیکیشن کارپوریشن لمیٹڈ (آر ای سی) نے اتر پردیش میں اسمارٹ میٹروں کی جانچ کو لے کر ریاستی بجلی صارفین کی کونسل کی طرف سے اٹھائے گئے سنگین تکنیکی سوالات کا سنجیدگی سے نوٹس لیا ہے۔ 22 اگست کو سینٹرل الیکٹرسٹی اتھاریٹی کے چیئرمین اور آر ای سی کے چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر کو کونسل کی طرف سے پیش کردہ تفصیلی رپورٹ کے بعد آر ای سی ہیڈ کوارٹر نے پورے معاملے کو لکھنؤ علاقائی دفتر کو مطلع کیا۔ اس کے بعد مسٹر ایس ایس گپتا، چیف پروگرام منیجر، آر ای سی لکھنؤ ریجنل آفس، نے اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر سے رپورٹ طلب کی، جس میں اتر پردیش پاور کارپوریشن لمیٹڈ (UPPCL) اور متعلقہ تقسیم کار کمپنیوں سے کونسل کی طرف سے اٹھائے گئے پورے معاملے پر تفصیلی تبصرے اور آراء فراہم کی گئیں۔ آر ای سی دفتر نے صارف کونسل کو تحریری معلومات فراہم کیں۔ کونسل کے چیئرمین اور ریاستی مشاورتی کمیٹی کے رکن اودھیش کمار ورما، جو سنٹرل الیکٹرسٹی ریگولیٹری کمیشن کی مرکزی مشاورتی کمیٹی کے رکن بھی ہیں، نے کہا کہ آر ای سی کے متعلقہ دفتر نے اس معاملے میں کی گئی کارروائی اور کیس کو مزید ریفر کرنے کے بارے میں کونسل کو تحریری طور پر معلومات فراہم کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کونسل نے 22 اگست کو آر ای سی کے چیئرمین اور منیجنگ ڈائریکٹر اور سنٹرل الیکٹرسٹی اتھارٹی کے چیئرمین کو ایک تفصیلی رپورٹ پیش کی تھی۔ اپنی رپورٹ میں کونسل نے سمارٹ میٹروں کی جانچ کے لیے استعمال ہونے والی لیبارٹری کی ایکریڈیشن اور جانچ کی تکنیکی درستگی سے متعلق اہم حقائق اور دستاویزات پیش کیں۔ مسٹر ورما نے کہا کہ مرکزی حکومت کی سنٹرل الیکٹرسٹی اتھاریٹی بھی اپنی سطح پر اس معاملے میں ضروری کارروائی پر غور کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ مسئلہ اب صرف یو پی پی سی ایل تک محدود نہیں ہے بلکہ مرکزی سطح پر متعلقہ اداروں کی توجہ بھی پہنچ چکا ہے۔ اپنی تفصیلی رپورٹ میں کونسل نے کہا کہ اتر پردیش پاور کارپوریشن کی طرف سے تشکیل دی گئی ایک اعلیٰ سطحی تکنیکی کمیٹی نے MVVNL، گومتی نگر، لکھنؤ میں واقع ہائی ٹیک ٹیسٹنگ لیبارٹری میں مختلف کمپنیوں کے 24 سمارٹ میٹروں کی جانچ کی۔ مختلف تکنیکی ٹیسٹوں کی بنیاد پر، کمیٹی نے تمام 24 سمارٹ میٹرز کو مقررہ حدود میں پایا۔ کونسل نے اس ٹیسٹ کی درستگی پر سنگین سوالات اٹھاتے ہوئے کہا کہ متعلقہ ہائی ٹیک ٹیسٹنگ لیبارٹری کے منظور شدہ ٹیسٹنگ اسکوپ میں IS 16444 کے پارٹ-1 اور پارٹ-2 کے مطابق اسمارٹ میٹرز کی جانچ شامل نہیں ہے۔ کونسل نے اس سال 10 جون کو نیشنل ایکریڈیٹیشن بورڈ فار ٹیسٹنگ اینڈ کیلیبریشن لیبارٹریز کی طرف سے جاری کردہ تحریری وضاحت کا بھی حوالہ دیا، جس میں واضح کیا گیا کہ لیبارٹری کی تسلیم شدہ جانچ کی حدود میں IS 16444 کے پارٹس 1 اور 2 کے مطابق ٹیسٹنگ شامل نہیں ہے۔ REC نے معاملے کو سنجیدگی سے لیا۔

مایاوتی کی آکاش آنند کی واپسی پر بڑی شرط

اشوک سدھارتھ سیاست سے مکمل ریٹائر ہوں، تبھی بحالی پر غور ہوگا

لکھنؤ، 9 ستمبر (یو این آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی سربراہ مایاوتی نے اپنے بھتیجے آکاش آنند کی پارٹی میں واپسی پر ایک اہم شرط رکھی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ آکاش آنند کی بحالی کے لیے تبھی غور کیا جائے گا جب ان کے سسر، راجیہ سبھا کے سابق رکن اشوک سدھارتھ اپنے سیاسی عزائم کو ترک کر دیں اور سیاست سے مکمل طور پر ریٹائر ہو جائیں۔ بدھ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس ※ پر چھ نکاتی پوسٹ میں محترمہ مایاوتی نے کہا کہ اتر پردیش، اتراکھنڈ اور پنجاب میں اسمبلی انتخابات بہت قریب ہیں اور یہ تینوں ریاستیں بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے بہوجن سماج ※ کو حکمران سے حکمران طبقے میں تبدیل کرنے کے مشن کے لیے بہت اہم ہیں۔ انہوں نے کہا، ”ایسے وقت میں جب بہوجن سماج ※، بی ایس پی اور تحریک کو سخت چیلنجوں کا سامنا ہے، خاص طور پر ریزرویشن کو لے کر، بالکل اسی طرح جیسے بابا صاحب کے دور میں، تب بہوجن سماج ※ کے ہر طبقے کے لوگوں، خاص طور پر دلت طبقے کو، ذاتی یا خاندانی مفادات کے لیے ایسا کچھ نہیں کرنا چاہیے جس سے اس میں رکاوٹیں پیدا ہوں۔“ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ اس کو ذہن میں رکھتے ہوئے گمراہ لوگوں کی اصلاح کی جا رہی ہے، جب کہ مشن میں رکاوٹیں پیدا کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا رہی ہے، جس کی ایک مشہور مثال سابق راجیہ سبھا ممبر پارلیمنٹ اشوک سدھارتھ ہیں۔ انہوں نے کہا،”پارٹی نے انہیں بہتری کے صرف ایک نہیں بلکہ کئی مواقع دیئے، لیکن انہوں نے بی ایس پی کے مشن سے زیادہ اپنے ذاتی اور خاندانی مفادات اور عزائم کو اہمیت دی، جس کا خمیازہ انہیں اور ان کے داماد مسٹر آکاش آنند کو بھگتنا پڑا۔“ محترمہ مایاوتی نے کہا،”ان لوگوں نے اپنے ذاتی مفاد میں، مسٹر آکاش آنند اور بی ایس پی تحریک کی کبھی بھی ٹھیک سے پرواہ نہیں کی، جب کہ اس کے لیے مسٹر اشوک سدھارتھ کو پارٹی اور سماج کے لیے دوسروں سے زیادہ قربانی اور کفایت شعاری کی مثال پیش کرنی چاہیے تھی۔“ انہوں نے کہا، ”اپنے خاندان اور اپنے داماد، آکاش آنند کے مستقبل کو ذہن میں رکھتے ہوئے اشوک سدھارتھ کے پاس اب بھی موقع ہے کہ وہ اپنے سیاسی عزائم کو ترک کر دیں اور سیاست سے مکمل طور پر ریٹائر ہو جائیں، تب ہی مسٹر آکاش آنند پارٹی کے لیے کام کرنے کے لیے آزاد ہوں گے اور تب ہی پارٹی ہمدردی کے ساتھ انھیں ان کی ذمہ داریاں واپس کرنے پر غور کرے گی۔“

دہرادون-کوٹانندا دیوی ایکسپریس

11 ستمبر سے دیوبند میں رکے گی

سہارنپور، 9 ستمبر (یو این آئی) ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے 29 کلومیٹر طویل دیوبند-روڑکی ریلوے لائن پر مسافروں کی مانگ پر دہرادون-کوٹانندا دیوی ایکسپریس کو دیوبند میں روکنے کا ایک اہم حکم جاری کیا ہے، جو ایک سال قبل ایک ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوئی تھی۔ اب تک یہ ٹرین دیوبند میں بغیر رکے چل رہی تھی۔ دیوبند اسٹیشن کے سپرنٹنڈنٹ انل کمار نے آج کہا کہ پوری ٹرین ایئر کنڈیشنڈ ہے اور اس میں AC-1، AC-2، اور AC-3 ڈبے ہیں۔ ٹرین روزانہ چلتی ہے۔ دہرادون سے روانہ ہونے والی یہ ٹرین ہریدوار، رڑکی، دیوبند، مظفرنگر، میرٹھ، غازی آباد سے ہوتی ہوئی نظام الدین، نئی دہلی میں رکے گی۔

بی جے پی جمہوریت کی دشمن، نفرت پھیلانا اس کی کامیابی: اکھلیش یادو

2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت بنے گی، عوام کو بی جے پی کے بدانتظامی سے نجات دلائیں گے

لکھنؤ۔سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے کہا ہے کہ بی جے پی جمہوریت کی دشمن ہے۔ وہ جمہوری نظام کو تہس نہس کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ بی جے پی سیاسی گینگ اور بے ایمان لوگوں کا گروہ ہے۔ بی جے پی نفرت پھیلانے کو اپنی کامیابی سمجھتی ہے۔ سماج وادی پارٹی کے رہنماؤں اور کارکنوں کو بی جے پی سے محتاط رہنا ہے۔ بدھ کے روز سماج وادی پارٹی کے ریاستی صدر دفتر، لکھنؤ میں مختلف اضلاع سے بڑی تعداد میں آئے رہنماؤں اور کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نے لوک نائک جے پرکاش نارائن جی کو دھوکا دیا ہے۔ سماج وادی حکومت میں تعمیر کی گئی سکنیچر بلڈنگ، جے پرکاش نارائن انٹرنیشنل سینٹر کو فروخت کر دیا۔ بی جے پی نے جے پی کے نام پر تعمیر کی گئی عمارت کو کیوں فروخت کیا؟ جناب یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں بدعنوانی اور کمیشن خوری عروج پر ہے۔ بی جے پی نے سماج وادی حکومت میں تعمیر کی گئی کئی سرکاری چیزوں کو فروخت کر دیا۔ پلاسیو مال، کسان بازار، قنوج کا کاؤ ملک پلانٹ سمیت کئی چیزیں فروخت کر دی گئیں۔ سماج وادی پارٹی کی حکومت میں ریاست میں جو ترقی ہوئی ہے، اسے بی جے پی حکومت برباد کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی حکومت نے اتر پردیش میں کوئی کام نہیں کیا۔ دس سال کی حکومت میں بی جے پی کے لوگوں نے بدعنوانی اور بجٹ کی لوٹ کے علاوہ کوئی کام نہیں کیا۔ بی جے پی حکومت میں بنائے گئے ہائی وے اور ایکسپریس وے میں بڑے پیمانے پر بدعنوانی ہوئی۔ جل جیون مشن میں پانی کی ٹنکیاں مسلسل ٹوٹ رہی ہیں۔ پانی کی ٹنکیاں بی جے پی کی بدعنوانی کا بوجھ برداشت نہیں کر پا رہی ہیں۔ ریاست میں ہر محکمہ میں بدعنوانی اور لوٹ ہے۔ طبی وصحت کا نظام چوپٹ ہے۔ غریبوں کو علاج نہیں مل رہا ہے۔ اسپتالوں میں مریضوں کو موسمی اور متعدی بیماریوں کا بھی علاج نہیں مل پا رہا ہے۔ جناب اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی حکومت کوئی کام نہیں کرتی ہے۔ مخالف جماعتوں، خاص طور پر سماج وادی پارٹی پر بے بنیاد الزامات لگا کر بدنام کرنے کی سازش کرتی ہے۔ عوام کو گمراہ کرتی ہے۔ جناب اکھلیش یادو نے کارکنوں سے کہا کہ عوام کے درمیان رہنا ہے۔ رویے اور زبان میں شائستگی ہونی چاہیے۔ عوام سماج وادی پارٹی کی حکومت بنانے کے لیے تیار ہے۔ 2027 میں انتخابات جیتنا ہی ہے۔ عوام کو بی جے پی کی بدانتظامی سے نجات ملے گی۔

اکھلیش یادو نے ’سیونگ ایکولی‘ کتاب حاصل کی، ’پی ڈی اے کرانتی‘ کی رونمائی

مہنت رام داس نے پیش کی کتاب، اکھلیش نے آئین اور سماجی برابری پر زور دیا

لکھنؤ۔سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ جناب اکھلیش یادو نے آج پارٹی کے ریاستی صدر دفتر، لکھنؤ کے ڈاکٹر لوہیا سبھاگار میں ایودھیا دھام کے مہنت رام داس جی مہاراج (بال یوگی) کی جانب سے جناب اکھلیش یادو کو ’سیونگ ایکولی‘ کتاب پیش کی گئی۔ اس کتاب کی تدوین جناب اننتانند، رام بچن اور سنیتا وشوناتھ نے کی ہے۔ اس کتاب کی تاریخ داں جناب راج موہن گاندھی نے تعریف کی ہے۔ کتاب کے صفحات 80 سے 86 تک مہنت رام داس جی کا مضمون ’دی ہندوازم آف رام‘ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویشنو فرقے کے سنیاسی کی حیثیت سے میرا یقین ہے کہ پوری دنیا اور اس کے تمام لوگ میرے اپنے ہیں۔ خواہ وہ اپنی شناخت ہندو، مسلمان، عیسائی یا سکھ بتاتے ہوں۔ ذات کا میرے لیے کوئی مطلب نہیں ہے، میرا یقین ہے کہ تمام انسان برابر ہیں۔ جناب اکھلیش یادو نے نوجوان مصنف بھارت کے مراج بھرکی کتاب ’پی ڈی اے کرانتی نئے بھارت کی عوامی بیداری اور جمہوری مباحث‘ کی رسم رونمائی کی۔ جناب بھارت کے مراج بھر کا کہنا ہے کہ پی ڈی اے کوئی اچانک وجود میں آنے والا نعرہ نہیں ہے، بلکہ یہ ہندوستانی سماج کی صدیوں پرانی نابرابریوں اور محرومیوں کے خلاف اجتماعی شعور کا نام ہے۔ ’جناب اکھلیش یادو: آئین کے محافظ‘ کتاب میں بھی ایک باب ہے۔ سلطان پور ضلع کے لمبھوا اسمبلی حلقے کے سابق رکن اسمبلی جناب سنتوش پانڈے نے جناب اکھلیش یادو کو بجرنگ بلی ہنومان جی کی خوب صورت مورتی پیش کی۔ انہوں نے یہ مورتی ایودھیا دھام کے کرتلیہ بابا آشرم کے مہنت رام داس جی مہاراج (بال یوگی) کو پیش کر دی۔

نوئیڈا پولیس نے 5 کروڑ روپے سے زیادہ مالیت کے منشیات کو تباہ کر دیا

نوئیڈا، 9 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش میں گوتم بدھ نگر پولیس نے آپریشن دہن کے تحت 5 کروڑ روپے سے زیادہ کی منشیات کو تباہ کر دیا ہے۔

پولیس نے بدھ کو بتایا کہ عدالت کی اجازت کے بعد تشکیل دی گئی کمیٹی کی نگرانی میں کل 972.283 کلوگرام منشیات کو تلف کیا گیا۔ تباہ شدہ منشیات میں بھاری مقدار میں چرس کے علاوہ چرس، ڈوڈا، کوکین اور ایم ڈی ایم اے بھی شامل ہے۔ تباہی کے دوران 907.622 کلوگرام چرس، 0.552 کلوگرام چرس، 63.750 کلوگرام ڈوڈا، 0.115 کلوگرام کوکین، اور 0.004 کلوگرام ایم ڈی ایم اے کو تلف کیا گیا۔ مزید برآں 240 نشہ آور گولیاں بھی تلف کی گئیں۔ انہوں نے بتایا کہ نوئیڈا زون پولیس کے ذریعہ تباہ کی گئی منشیات کی تخمینہ قیمت 5.23 کروڑ روپے سے زیادہ ہے۔

کیمپس ڈائری طالبات کی مجموعی ترقی کے لئے ایک نئی پہل: پروفیسر ریشماں پروین

آکاشوانی اردو ٹیم کی کھن کھن جی گرلز پی جی کالج آمد، طالبات کی صلاحیتوں کا شاندار مظاہرہ

لکھنؤ۔کیمپس ڈائری کے عنوان سے آکاشوانی اردو پروگرام کے تحت، آکاشوانی اردو کی ایک ٹیم نے کھن کھن جی گرلز پی جی کالج کا دورہ کیا۔ آکاش وانی کی ٹیم میں اردو پروگرام انچارج آصف اقبال، محترمہ ناہید اور محترمہ شازیہ خان شامل تھیں۔ آکاشوانی ٹیم نے طالبات کی تخلیق کردہ (غزل) مضامین اور کہانیاں ریکارڈ کیں۔ اس پروگرام میں سب سے پہلے بی اے تھرڈ ایئر کی طالبہ ادیبہ خان نے اپنا مضمون پیش کیا کہ کہانی کیا ہے، اس کی ابتدا کیسے ہوئی اور کہانی لکھنے میں کیسے تبدیلیاں آرہی ہیں۔ ان کے بعد بی اے تھرڈ ایئر کی طالبہ سمیرا ملک نے اپنی کہانی ’تورز‘ سنائی جس میں انہوں نے اس سماجی رسم و رواج پر طنز کیا کہ لوگ صرف شکل دیکھ کر ہی انسان کی زندگی کا فیصلہ کرنے لگتے ہیں اور اس کی خوبیوں کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ بی اے فرسٹ ایئر کی طالبہ محترمہ فلک انصاری نے غزل کیا ہے“ کے عنوان سے نہایت آسان اور موثر زبان میں غزل کی خوبیاں بیان کیں۔ ان کا مضمون سب کو پسند آیا۔ ان کے بعد بی اے فرسٹ ایئر کی طالبہ ارم فاطمہ نے اپنی تخلیق کردہ غزل عمدہ اور پرکشش انداز میں پیش کر کے سب کو مسحور کر دیا۔ اس موقع پر آکاشوانی ٹیم نے بھی طالباء سے ریپڈ فائر کے تحت بہت سے سوالات پوچھے، جن کا اطمینان بخش جواب طالبات نے بڑے اعتماد کے ساتھ دیتے ہوئے آکاشوانی ٹیم کو حیران کر دیا۔ اردو پروگرام کے انچارج آصف اقبال نے طالبات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”کیمپس ڈائری کے تحت، ہم یہ پروگرام شہر کے کالجوں اور یونیورسٹیوں میں طلباء سے براہ راست ملاقات کے لیے منعقد کرتے ہیں۔ ان کے مسائل سن کر اور شخصیت کی نشوونما کے لیے انھیں مناسب رہنمائی فراہم کر کے، ہم انھیں زندگی میں کامیاب ہونے میں مدد دے سکتے ہیں۔“ کالج کی پرنسپل پروفیسر انشو کیڈیا نے آکاشوانی کے اردو پروگرام کی ٹیم کا تہہ دل سے خیر مقدم کیا اور آکاش وانی ٹیم کی کیمپس میں آمد کو طالبات کی شخصیت کی نشوونما کے لیے بہت اہم قرار دیا۔ یہ پورا پروگرام کھن کھن جی گرلز پی جی کالج میں شعبہ اردو کی صدر پروفیسر ریشما پروین کی رہنمائی میں ترتیب دیا گیا۔ پروفیسر ریشما پروین نے بتایا کہ طالبات نے پروگرام میں شرکت کے لیے، بہت محنت کے ساتھ تیاری کی۔ انھوں نے طالبات کو ان کی کامیاب کوششوں کے لئے مبارکباد دی۔

لینگویج یونیورسٹی میں پروفیسر وی۔کے شرما کا نئے لوک پال کی حیثیت سے تقرر

طلبہ کی شکایات کے ازالے کے نظام کو ملے گی مزید مضبوطی

لکھنؤ، 9 ستمبر 2026: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی میں طلبہ کی شکایات کے موثر، غیر جانب دار اور بروقت ازالے کی سمت میں اہم پیش رفت ہوئی ہے۔ یونیورسٹی کی کارگزار کونسل کے اجلاس میں لیے گئے فیصلے کے تحت ریٹائرڈ اور سابق ڈین ڈی ایس ڈبلیو پروفیسر وی۔ کے۔ شرما کو یونیورسٹی کا نیا لوک پال مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تقرری یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) کے طلبہ کی شکایات کے ازالے سے متعلق ضوابط کے مطابق وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کی ہے۔ یو جی سی کے ضوابط کے مطابق لوک پال طلبہ کی شکایات کے ازالے کے نظام میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اگر کسی طالب علم کی شکایت کا ازالہ اسٹوڈنٹ گریوینس ریڈریسل کمیٹی (SGRC) کی سطح پر نہیں ہو پاتا تو طالب علم مقررہ طریقہ کار کے تحت لوک پال کے سامنے اپیل کر سکتا ہے۔ لوک پال متعلقہ معاملے میں دونوں فریقوں کو سننے کے بعد مناسب فیصلہ کر سکتا ہے اور شکایت کے ازالے کے لیے ضروری احکامات بھی جاری کر سکتا ہے۔ یو جی سی کے ضوابط میں لوک پال کے سامنے پیش کی جانے والی اپیلوں کے ازالے کے لیے تقریباً تیس دن کے اندر کارروائی مکمل کرنے کی کوشش کا بھی التزام ہے۔ نئے لوک پال کی تقرری سے طلبہ کو اپنی تعلیمی اور یونیورسٹی سے متعلق سرگرمیوں سے وابستہ شکایات کے ازالے کے لیے ایک آزاد اور موثر فورم دستیاب ہوگا۔ اس اقدام سے یونیورسٹی میں شفافیت، جواب دہی اور طلبہ مرکز انتظامی نظام کو مزید تقویت ملنے کی توقع ہے۔ اس موقع پر وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ طلبہ کے مسائل کا غیر جانب دارانہ اور بروقت حل یونیورسٹی انتظامیہ کی ترجیحات میں شامل ہے۔ انھوں نے کہا کہ موثر شکایت ازالہ نظام طلبہ کے اعتماد کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کے تعلیمی ماحول کو بہتر بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ انھوں نے امید ظاہر کی کہ نئے لوک پال کے تجربے اور رہنمائی سے طلبہ کی شکایات کے ازالے کا عمل مزید موثر بنایا جا سکے گا۔ یونیورسٹی انتظامیہ نے طلبہ سے اپیل کی ہے کہ کسی بھی شکایت کے ازالے کے لیے مقررہ شکایت کے ازالے کے طریقہ کار پر عمل کریں۔

جے کے یونیورسٹی میں عالمی فزیوتھراپی ڈے 2026 کا شاندار انعقاد

دل کے امراض اور اسٹروک سے بچاؤ و بحالی میں فزیوتھراپی کے کردار پر زور

لکھنؤ۔جے کے یونیورسٹی کی فیکلٹی آف الائیڈ ہیلتھ سائنسز اینڈ ریسرچ کے فزیوتھراپی شعبہ نے 8 ستمبر 2026 کو عالمی فزیوتھراپی ڈے 2026 انتہائی جوش و خروش اور فعال شرکت کے ساتھ منایا۔ اس پروگرام کا مقصد صحت کو فروغ دینے، بیماریوں کی روک تھام، کام کاج میں خود انحصاری بڑھانے اور زندگی کے معیار کو بہتر بنانے میں فزیوتھراپی اور جسمانی سرگرمی کے اہم کردار کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس پروگرام کے موضوع میں دل کے امراض اور اسٹروک کی روک تھام، انتظام اور بحالی میں فزیوتھراپسٹ کے اہم کردار پر روشنی ڈالی گئی، ساتھ ہی باقاعدہ جسمانی سرگرمی اور صحت مند طرز زندگی کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا۔ یہ پروگرام ”مضبوط لوگ، صحت مند معاشرہ“ اور ”بہتر چلیں، بہتر زندگی جئیں“ (Live BrighterMove Better) کے پیغام کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز رنگولی مقابلے سے ہوا، جس میں طلبہ نے پرجوش انداز میں حصہ لیا اور صحت، فزیوتھراپی اور ویلنس سے متعلق موضوعات کے ذریعے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ باضابطہ پروگرام کا آغاز مہمانوں کے استقبال اور تعارف کے ساتھ ہوا۔ اس پروگرام میں ڈاکٹر آر۔ ایس۔ ترپاٹھی (PT) اور ELMC&H کے پرنسپل پروفیسر (ڈاکٹر) جمال مسعود بطور خصوصی مہمان شریک ہوئے۔ پروگرام کا افتتاح ایرا یونیورسٹی کی معزز پرو وائس چانسلر پروفیسر (ڈاکٹر) فرزانہ مہدی نے کیا۔ انہوں نے فزیوتھراپی شعبہ کی جانب سے منعقد کیے گئے اس معلوماتی اور دلچسپ پروگرام کو سراہا۔ انہوں نے طرز زندگی سے متعلق بیماریوں کی روک تھام اور مریضوں کے صحت یاب ہونے کے عمل (ری ہیبلیٹیشن) میں مدد کرنے کے لیے فزیوتھراپی اور جسمانی سرگرمی کی اہمیت پر زور دیا، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جو دل کی بیماری اور اسٹروک سے متاثر ہیں۔

بہترین کام کرنے والی 10 گرام پنچایتوں کو 50 لاکھ روپے کا انعام دیا جائے گا

لکھنؤ، 9 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش حکومت نے گرام پنچایتوں میں ترقیاتی کاموں کی حوصلہ افزائی اور دیہاتوں کی مجموعی اور پائیدار ترقی کو تیز کرنے کے لیے پہلی بار چیف منسٹر اسپیشل ایوارڈ ※ متعارف کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کے تحت ریاست میں مختلف شعبوں میں بہترین کام کرنے والی 10 گرام پنچایتوں کا انتخاب کیا جائے گا اور انہیں 50-50 لاکھ روپے کی انعامی رقم دی جائے گی۔ پنچایتی راج ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر امیت سنگھ نے بدھ کو کہا کہ چیف منسٹر پنچایت ایوارڈ اسکیم گزشتہ نو سالوں سے وزیر اعلیٰ کی ترجیحی اسکیموں میں شامل ہے۔ اس اسکیم کے تحت، ریاست بھر میں 375 گرام پنچایتوں کو، بشمول ہر ضلع سے پانچ، کو نوازا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب اس اسکیم کے تحت پہلی بار ریاستی سطح پر خصوصی شعبوں میں نمایاں کام کرنے والی 10 گرام پنچایتوں کو 50 لاکھ روپے کی انعامی رقم دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ گرام پنچایتوں کو 10 مخصوص زمروں میں چیف منسٹر کے خصوصی ایوارڈ کے لئے منتخب کیا جائے گا۔ ان میں وہ گرام پنچایتیں شامل ہیں جنہوں نے گھر گھر کوڑا اٹھانے، مائع کچرے کے انتظام، اپنی آمدنی کے ذرائع تیار کرنے اور پلاسٹک سے پاک حیثیت حاصل کرنے اور پلاسٹک کے کچرے کے انتظام میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ امیت سنگھ نے کہا کہ ریاست میں تمام دلچسپی رکھنے والی اور اہل گرام پنچایتیں 15 سے 30 ستمبر 2026 تک نامزد پورٹل پر آن لائن درخواست دے سکتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس اقدام کا مقصد گرام پنچایتوں کے درمیان صحت مند مقابلہ کو فروغ دینا، اختراع کی حوصلہ افزائی کرنا، اچھی حکمرانی، صفائی، ماحولیاتی تحفظ، خواتین کی ڈیجیٹل رسائی اور ڈیجیٹل خدمات تک رسائی کے قابل بنانا ہے۔ مقامی سطح پر۔ اس سے دیہاتوں کو خود انحصار، صاف، بااختیار اور خوشحال بنانے کی کوششوں کو نئی تحریک ملے گی۔

پریاگ راج میں بی جے پی بلاک چیف کے گھر سے لاکھوں روپے کی چوری

پریاگ راج، 9 ستمبر (یو این آئی) اتر پردیش کے پریاگ راج کے سریامارج تھانہ علاقے کے تحت جھاری گاؤں میں بی جے پی بلاک چیف کے گھر پر منگل کی دیر رات ایک سنسنی خیز چوری کا واقعہ پیش آیا۔ چوروں نے رات 2 بجے کے قریب گھر کو نشانہ بنایا اور سونے اور چاندی کے زیورات اور نقدی سمیت قیمتی سامان چوری کر لیا۔ پولیس ذرائع نے بتایا کہ پریاگ راج کے پرتاپ پور کے بی جے پی بلاک چیف شیلیش یادو کے گھر واقعہ کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی۔ پولیس نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور شواہد اکٹھے کرنے کے لیے فرانزک ٹیم اور ڈاگ سکواڈ کو طلب کر لیا۔